نفع نقصان آپس میں اپنے برابر سمجھتے تھے۔ تبھی کرّۂ زمین پر سکھ تھا۔ اب تو بہت سے
مذاہب کے پیروکار ہونے سے بہت سا دُکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اس کو
دور کرنا عقلمندوں کا کام ہے۔ پرماتما سب کے من میں سچّے مذہب کا
ایسا انکر (بیج) ڈالے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی ہی معدوم ہو جاویں
اس میں سب عالم لوگ غور کرکے مخالفت کو چھوڑیں اور راحت کو بڑھائیں
یہ تھوڑا سا آچار۔ اناچار۔ بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا

کتاب کے حصہ اول کا خاتمہ

(۱۴) اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں سملاس کے
ساتھ ختم ہوا۔
ان سملاسوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اس لیے نہیں لکھا کہ جب تک
آدمی جھوٹ سچ کے سوچنے کی کچھ بھی طاقت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک
کھنڈن کے مطالب کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے پہلے سب کو سچی نصیحت کا اُپدیش
کرکے اب پچھلے نصف حصہ کہ جس میں چار سملاس ہیں اس میں زیادہ تر
کھنڈن منڈن لکھیں گے ان چاروں میں سے پہلے سملاس میں آریہ ورت
کے دوسرے میں جینیوں کے۔ تیسرے میں عیسائیوں کے اور چوتھے میں
مسلمانوں کے مختلف مذاہب و فرقوں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں لکھیں گے
اور بعد ازاں چودھویں سملاس کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جاویں
گے۔ جو کوئی بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ ان چاروں سملاسوں میں
دیکھے۔ لیکن عام طور پر کہیں کہیں دس سملاسوں میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن
منڈن کیا ہے۔

کتاب سے غیر متعصب آدمی فائدہ حاصل کرے گا۔

(۱۵) ان چودہ سملاسوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی
نظر سے دیکھے گا اُس کے آتما میں ستیہ ارتھ کے پرکاش (سچے
معنوں کی روشنی) سے راحت پیدا ہوگی اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھے
سُنے گا اُس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہے۔
اس لیے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کرے گا وہ اس کا مطلب نہ سمجھ کر
غوطہ کھایا کرے گا۔ عالموں کا یہی کام ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو اختیار
اور جھوٹ کو چھوڑ کر اعلیٰ راحت پاتے ہیں اور وہی نیک اوصاف اختیار
کرنے والے لوگ عالم ہو کر "دھرم" "ارتھ" "کام" اور "موکش" یہ چار
پھل حاصل کرکے خوش رہتے ہیں۔

کہیں راکھ - کہیں لکڑی - کہیں ٹوٹی ہانڈی - کہیں جُوٹھی رکیبی - کہیں ہڈی - کہیں ٹانگ پڑی رہتی ہیں اور مکھیوں کا تو ذکر ہی کیا! وہ جگہ ایسی بُری لگتی ہے کہ اگر کوئی بھلا آدمی جاکر بیٹھے تو اُس کو قے ہونے کا بھی احتمال ہے - اور بدبو دار جگہ کے مانند ہی وہ جگہ دکھائی دیتی ہے -

بھلا کوئی اُن سے پوچھے کہ اگر کوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص گنتے ہو تو چولھے میں اُپلے جلانے - اُس کی آگ سے تمباکو پینے - گھر کی دیوار پر لپائی کرنے وغیرہ سے میاں جی کا بھی چوکا پلید ہوجاتا ہوگا - اسمیں کیا شک ہے -

کھانا وہاں کھانا چاہیئے جہاں صاف جگہ ہو -

سوال - چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر - ؟

(۲۹) جواب - جہاں پر اچھی خوشنما - خوب صورت جگہ دکھائی دے وہاں کھانا کھانا چاہیئے لیکن ضروری موقعہ لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے -

اپنے ہاتھ کا نہیں بلکہ سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے بشرطیکہ درست طریقہ پر بنا ہو

سوال - کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہیئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں -

(۳۰) جواب - اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بنا دے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی حرج نہیں - کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کے عورات مرد کھانا پکانے - چوکا دینے برتن بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں تو علم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہوسکتی -

اس کی تفسیر

(۳۱) دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے "راج سویہ" یجنہ میں کُرہ زمین کے راجہ رشی - اور مہرشی آئے تھے - ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے -

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے چلا -

(۳۲) جب سے عیسائی مسلمان وغیرہ کے مختلف مذاہب چلے - آپس میں دشمنی اور عناد ہوا - اُنھوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا اُسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہوگیا

اگلے زمانہ میں قندھار وغیرہ ممالک میں آریوں کا شادی بیاہ ہوتا اور ایک ہی ویدمت کا ماننا

(۳۳) دیکھو کابل قندھار - ایران - امریکہ - یورپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری - مدری - الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے ملک کے راجہ لوگ شادی وغیرہ معاملات کرتے تھے - شکنی وغیرہ کورو پانڈو کے ساتھ کھاتے پیتے تھے - کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے - کیونکہ اُس زمانہ میں تمام کُرہ زمین پر ایک ہی مذہب وید کا تھا - اُسی پر سب کا اعتقاد تھا - اور ایک دوسرے کا سکھ دکھ

نصف حصّہ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر مسلم ہے کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر وید مت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ ویدکی سب باتیں علم کے مطابق ہیں۔ ویدوں کی اشاعت کے رُک جانے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا۔ انکی اشاعت نہ ہونے سے جہالت۔ تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور پڑ گیا جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔ اُن سب مذاہب میں چار مذہب یعنی جو وید کے برخلاف پُرانی۔ جینی۔ کرانی۔ اور قُرانی سب مذاہب کی جڑ ہیں۔ ویسے سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے۔ اب ان چاروں کی شاخیں ایک ہزار سے کم نہیں ہیں۔ ان سب مذاہب کے معتقدوں انکے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف نہ ہو اس لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ جو جو اسمیں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اس کو سب کو جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے۔ اس میں جیسی میری عقل جتنا علم اور جس قدر ان چاروں مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اس کو سب کے آگے پیش کرنا میں نے افضل سمجھا ہے۔ کیونکہ گم شدہ ودیا (یعنی علم) کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ رورعایت چھوڑ کر اسکو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ ان میں سے جو پُرانی وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذاہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں۔ انکے عیب و ثواب مختصراً اس گیارھویں سمولاس میں دکھائے جاتے ہیں۔ اس میرے کام سے اگر اُپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں۔ کیونکہ میرا منشا کسی کا نقصان یا دشمنی کرنے سے نہیں بلکہ سچ جھوٹ کا نتارا کرنے کرانے کا ہے۔ اسی طرح سب انسانوں کو بلحاظ انصاف برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے۔ انسانی قالب کا وجود سچ جھوٹ کے فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کے لئے۔ اسی مذاہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب

شری سوامی دیانند سرسوتی جی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا دسواں سملاس دربیان آچار و اناچار و بھکشیہ و ابھکشیہ ختم ہوا۔

پہلے نصف حصہ کا خاتمہ

نصف حصۂ دوم

گیارھواں سملاس

آریہ ورت کے مت متانتروں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں

آریہ ورت کی عظمت

۱- اب ہم اُن آریہ لوگوں کے مذاہب کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) و نیز منڈن (تائید) کرینگے + یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جس کی مانند روے زمین پر دوسرا کوئی ملک نہیں ہے - اِسی لئے اس سرزمین کا نام سوَرن بھومی یعنی سُنہری زمین ہے - کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے اِسی لئے ابتدائے آفرینش میں آریہ لوگ اِسی ملک میں آکر بسے + ہم دُنیا کی پیدایش کے مضمون میں لکھ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں کے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیو ہے - روئے زمین پر جتنے ملک ہیں وے سب اِسی ملک کی تعریف کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ پارس پتھر جو سُنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے لیکن آریہ ورت ملک ہی سچا پارس پتھر ہے کہ جس کو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھونے پر ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں +

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।
स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ मनु० २।२० ॥

نتائج ہوئے۔ ہوتے ہیں اور ہونگے انکو بے رو رعایت عالم لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک کہ اِس نسلِ انسانی سے باہمی جھوٹے مذاہب کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب نہ ہوگی۔ اگر ہم سب انسان اور خاصکر عالم لوگ حسد و بغض کو چھوڑکر سچ جھوٹ کا نتارا کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات محال نہیں ہے۔ تحقیقاً اِن عالموں کے اختلاف ہی نے سب کو دامِ نفاق میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر یہ لوگ خود غرضی میں نہ پھنسکر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو ابھی ایک مت ہو سکتے ہیں۔ اِس کے ہونے کی ترکیب اِس کتاب کے خاتمہ پر لکھیں گے۔ سروشکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونے کا شوق سب انسانوں کی روحوں میں پیدا کرے ٭

فاضل علما کے واسطے زیادہ تشریح معزز بلند منزلت عالموں کے روبرو بے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ٭

یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے اُن سے بھی بڑھکر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ اُنکو شکست دینے کے قابل ہو ۔ جیسے مسلمانوں کی بادشاہی کے سامنے سیواجی ۔ گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہوکر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا ۔

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित् सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्र्यश्वाश्वपतिशशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेनादयः। अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः। मैत्र्यु० प्रपा० १। खं० ४॥

چکرورتی آریہ راجوں کے نام ۔

کیا اس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ ابتدائے دنیا سے لیکر مہابھارت تک چکرورتی یعنی روے زمین کے راجا آریہ کل میں ہی ہوتے تھے ۔ اب ان کی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھوکر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے ۔ جیسے یہاں سدیومن ۔ بھوردیومن ۔ اندردیومن ۔ کولیاشو ۔ یووناشو ۔ ودھریشو ۔ اشوپتی ۔ ششبندو ۔ ہریشچندر ۔ امبریش ۔ ننکتو ۔ سریاتی ۔ ییاتی ۔ انرنیہ ۔ اکشسین ۔ مروت ۔ اور بھرت ۔ روے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں ۔ ویسے ہی سوایمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی ۔ مہابھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں اس کو غلط کرنا جاہل اور متعصب لوگوں کا کام ہے ۔

۵ (سوال) جو آگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں وے سچ ہیں یا نہیں ۔ اور توپ نیز بندوق تو اُس زمانہ میں تھی یا نہیں ؟ ۔

توپ بندوق وغیرہ سب اُس زمانہ میں تھے ۔

(جواب) یہ بات سچی ہے یہ اوزار بھی تھے کیونکہ علم طبعی سے ان کا امکان ہے ۔

۶ (سوال) کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے تھے ؟

منتر بچار کا نام ہے ۔ توپ کو شتگھنی اور بندوق کو بھشنڈی کہتے ہیں ۔

(جواب) نہیں ۔ یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) ششتروں (اوزار) کو بناتے تھے وے منتر یعنی سوچنے سے بناتے اور چلاتے تھے ۔ اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اُس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا ۔ اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے تو وہ منتر کے کہنے والے کے دل اور زبان کو خاکستر کر دیوے ۔

ابتدائے دنیا سے لیکر مہابھارت کے جنگ تک آریوں کا راج زمین پر رہا ہے ۔ اور دنیا کا اُستاد یہی ملک تھا ۔

۲ ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین پر سب کے اوپر ایک ہی راج تھا۔ دیگر ممالک میں ماتحت یعنی چھوٹے چھوٹے راجے رہتے تھے۔ کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور ضابطہ سلطنت میں کُل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے۔ کیونکہ یہ منوسمرتی جو دنیا کے ابتدا میں ہوئی ہے اُس کا حوالہ ہے ۔ اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ براہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن۔ کھشتری۔ ویشیہ۔ شودر۔ دسیو۔ (ملیکھ) میچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و اعمال کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں ۔ اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں۔ سنو! چین کا بھگدت۔ امریکہ کا ببروواہن۔ یورپ کا ویڈال اکھشن یعنی بلی کی مانند آنکھ والے۔ یون جس کو یونان کہہ آئے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے۔ جب رگھوگن راجا تھے تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا۔ جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہوگیا تو اُس کو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے معزول کر اُس کے بھائی وبھیشن کو راج دیا تھا ۔ سوایمبھو راجا سے لیکر پانڈو تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی۔ بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑکر تباہ ہو گئے ۔

تباہی کے باعث

۳ کیونکہ پرمیشور کی اس دنیا میں مغرور۔ متکبر۔ جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں رہتی اور یہ دنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضروریات سے بڑھ کر ہو جاتی ہے تب سستی۔ شاہ خرچی۔ حسد و بغض۔ نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے ۔ اس سے ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہو کر بد اوصاف اور بد شغل بڑھ جاتے ہیں جیسے کہ شراب و گوشت کا استعمال۔ بچپن کی شادی اور من مانی کاروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھتے ہیں ۔ اور جب لڑائی کے صیغہ میں جنگ کا علم اوزار اور فوج اتنی بڑھے کہ جس کا مقابلہ کرنے والا روئے زمین پر دوسرا نہ ہو تب اُن لوگوں میں طرفداری غرور بڑھ کر ظلم بڑھ جاتا ہے جب یہ عیب ہو جاتے ہیں تب باہمی نفاق ہو کر

[۱] (نوٹ منجانب مترجم) دنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے ۔

[۲] منجانب مترجم) غلط العام چیپنیکس ۔

پڑھتے ہیں اتنی کوئی نہیں پڑھتا - یہ محض بات ہی ہے کیونکہ -

"निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते"

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا اُس ملک میں ایرنڈ ہی کو بڑا درخت مان لیتے ہیں - ویسے ہی یورپ کے ملک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس مولر صاحب نے تھوڑا سا پڑھا وہی اُس ملک کے لئے بہت ہے - لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں تو اُن کی بہت کم گنتی ہے - کیونکہ میں نے جرمنی ملک کے رہنے والے ایک "پرنسپل" کے خط سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنے والے بھی بہت کم ہیں اور میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھ کر مجھکو ظاہر ہوتا ہے کہ میکس مولر صاحب نے اِدھر اُدھر آریہ ورتی لوگوں کی ہوئی ٹیکا دیکھ کر کچھ کچھ ایسا ویسا لکھا ہے جیسا کہ

"युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परितस्थुषः। रोचन्ते रोचना दिवि"

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے - اِس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے وہ اچھا ہے - لیکن اس کا درست ترجمہ پرماتما ہے سو میری بنائی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے - اُس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کیا ہے - اتنے سے جان لیجئے - کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے +

۸- یہ تحقیق ہے کہ جتنا علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وہ سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں - دیکھو ایک جکولیئٹ صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائبل ان انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے - اور جملہ علوم نیز مذاہب اسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی آریہ ورت ملک کی پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے - ایسا لکھتے ہیں اُس کتاب میں دیکھ لو +

> جکولیئٹ صاحب آریہ ورت کو منبع علوم لکھتے ہیں -

۹- نیز داراشکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا مکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں - وہ ایسا اُپنشدوں کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں لیکن میرے دل کے شکوک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی - جب سنسکرت دیکھی اور سنی تب شکوک

> داراشکوہ کے شکوک سنسکرت ودیا سے مٹ گئے -

(نوٹ منجانب مترجم) اصل ستیارتھ پرکاش میں غلطی سے گولڈسٹکر کا نام لکھا گیا - بائبل ان انڈیا کے مصنف جکولیئٹ صاحب ہیں +

مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ۔ اس لئے منتر یا بھید سوچنے کو جیسا "راج منتری" یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہاتا ہے۔ ویسے منتر یعنی سوچنے کا ہے۔ قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی اقسام کی اشیاء و آلات و اوزار پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولا بنا کر اُس میں ایسی اشیاء رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے ہوا میں دھُواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے اسی کا نام اگنی آستر (آگ کا ہتھیار) ہے + جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اُسی پر وارُن آستر چھوڑ دے یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر اگنی آستر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کے لئے سیناپتی (سردار فوج) وارُن آستر سے اگنی آستر کا دفعیہ کرے۔ وہ ایسی اشیاء کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھُواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل ہو کر جھٹ برسنے لگ جاوے اور آگ کو بجھا دیوے + ایسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اُس کے اعضاء کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے۔ ویسے ہی ایک موہن آستر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے (بنایا جاوے کہ) جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے۔ اسی طرح سب شستر آستر (ہتھیار و اوزار) ہوتے تھے۔ اور ایک تار سے یا شیشے سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے۔ اُس کو بھی اگنی آستر نیز پاشوپت آستر کہتے ہیں + "توپ" اور "بندوق" یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں سنسکرت اور آریہ ورت ملک کی بھاشا کے نہیں۔ البتہ جس کو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں۔ سنسکرت اور بھاشا میں اُس کا نام "شتگھنی" اور جس کو بندوق کہتے ہیں اُس کو سنسکرت اور آریہ بھاشا میں "بھُشنڈی" کہتے ہیں + جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے وے غلطی میں پڑ کر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ کہتے ہیں۔ اُن کو دانا لوگ مان نہیں سکتے +

دنیا کے کل علوم کا منبع آریہ ورت ہی ہے۔

۷۔ جتنا علم روئے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک سے مصر والوں۔ اُن سے یونانی۔ اُن سے روم اور اُن سے یورپ میں۔ اُن سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے + اب تک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب

(نوٹ منجانب مترجم) لہ پانی کا ہتھیار۔

عالموں دھرم پر چلنے والوں کا نام براہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر
میں لکھا تھا انکو اپنے بیوقوف ، نفس پرست ، خود غرض عیاش ، اودھرمیوں پر گھٹا بیٹھے ۔
بھلا وہ سچے عالموں (آپت ودوان) کے اوصاف اُن جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں؟
لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوگئے ۔ تب اُن کے
سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی ۔ تب ان برائے نام براہمنوں
کی بن پڑی ۔ سب کو اپنے دام کلام میں پابند کر کے قابو کر لیا اور کہنے لگے کہ

ब्रह्मवाक्यं जनार्दनः ॥ पाण्डवगीता

یعنی جو کچھ براہمنوں کے موقع سے بات نکلتی ہے وہ جانو ہو بہو پرمیشور کے موقع سے
نکلی ۔ جب کھشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی علم
کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی ایسے ایسے چیلے ملے تو پھر
ان فضول براہمن نام والوں کو عیش وعشرت کا باغ مل گیا ۔ یہ بھی اُن لوگوں نے
ظاہر کیا کہ جو روئے زمین پر اچھی اشیاء ہیں وے سب براہمنوں کے لئے ہیں
یعنی جو وصف ۔ عمل اور فطرت کے رو سے براہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا اسکو
برباد کر پیدائش پر مقرر کیا ۔ اور مُردے تک کا بھی دان یجمانوں سے لینے لگے ۔
جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا برتاؤ کیا ۔ یہاں تک کہ ہم بھودیو ہیں ؎ ہماری خدمت
کے بدون دیو لوک کسی کو نہیں مل سکتا ۔ ان سے پوچھنا چاہئے تم کس لوک میں جاؤگے؟
تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں ۔ کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ ہوگے تب تو بڑے
غصہ میں آکر کہتے ہیں ہم "شاپ" دیں گے تو تمہاری تباہی ہو جائیگی کیونکہ لکھا ہے کہ

"ब्रह्म द्रोही विनश्यति"

جو براہمنوں سے دشمنی کرتا ہے اُس کی بربادی ہو جاتی ہے ۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ
جو کامل وید اور پرمیشور کو جاننے والے ۔ دھرم پر چلنے والے ۔ کل دنیا کے فیض رساں
اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا وہ ضرور برباد ہوگا ۔ لیکن جو براہمن نہوں اُن کا نہ براہمن
نام اور نہ اُن کی خدمت کرنی مناسب ہے ۔

(سوال) تو ہم کون ہیں ؟

(نوٹ منجانب مترجم) ؎ ہم زمین کے دیوتا ہیں ۔

رنج ہونے سے مجھکو بڑی خوشی ہوتی ہے ۔

۱۰۔ دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں سشومار چکر کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں ہی ہے تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک بھی کھگول (آسمان) کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے ۔ اگر "سوائی جے پور آدھیش" اُس کی حفاظت اور ٹوٹے پھوٹے کی مرمت کیا کریں گے تو بہت اچھا ہوگا ۔

> بنارس کا مان مندر علم نجوم کی عظمت دکھا رہا ہے

۱۱۔ ایسے سرتاج ملک کو مہا بھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ اب تک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا ۔ کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے ؟

> مہابھارت کے جنگ کے بعد سے برابر تنزلی ہوتی گئی ۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः ॥ वृद्धचाणक्य । अ० १६ । १७ ॥

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونے کا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہو کر اُلٹے کام کرتے ہیں ۔ کوئی اُنکو سیدھا سمجھاوے تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاویں تو اُس کو سیدھی مانیں ۔ جب بڑے بڑے عالم ۔ راجا مہاراجا ۔ رشی منی لوگ مہا بھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور وید وکت دھرم کی اشاعت بند ہونے لگی ۔ حسد ۔ بغض ۔ غرور ۔ آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا وہ ملک کو دبا کر راجا بن بیٹھا ۔ ویسے ہی تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہوگئی ۔ پھر دیپ دیپانتر کی سلطنت کا انتظام کون کرے ؟ جب براہمن لوگ بے علم ہوئے تب کھشتری ۔ ویشیہ اور شودروں کے جاہل ہونے کا تو ذکر ہی کیا کرنا ؟ جو قدیم سے وید وغیرہ شاستروں کے بامعنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وہ بھی چھوٹ گیا ۔ صرف روزی کمانے کے لئے پاٹھ ماتر براہمن لوگ پڑھتے رہے وہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا کیونکہ جب جاہل لوگ گرو بن گئے تب مکر و فریب اور ادھرم بھی اُن میں بڑھتا گیا ۔ براہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہئے ۔ صلاح کرکے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اُپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں ۔ بغیر ہماری خدمت کے تمکو سورگ[1] یا مکتی[2] نہ ملے گی بلکہ جو تم ہماری خدمت نہ کروگے تو گھور نرک[3] میں پڑوگے ۔ جو جو پورے

(نوٹ منجانب مترجم) ۱ بہشت ۔
۲ نجات ۔
۳ بڑے جہنم ۔

ملک میں بھی گویا پوپ جی کے لاکھوں اوتار دیکھ لینا چاہئے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کچھ بھی کام نہیں کرنا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو جو کہ فریب وغیرہ مذموم کام کرتے ہیں وہی پوپ کہلاتے ہیں۔ جو کوئی اُن میں بھی دھرم پر چلنے والے فاضل سب کی بہتری چاہنے والے ہیں وہ سچے براہمن اور سادھو ہیں۔ اب انہی مکار فریبی خود غرض لوگوں (آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنے والوں) ہی پر "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہئے اور براہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے۔ دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا براہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا ستور سہت پڑھنا پڑھانا (کس طرح ہو سکتا) اور جین۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ کے دام سے بچ کر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت (کیسے رہ سکتی) اور اُن کو ورن آشرم میں سوائے (ایسے) براہمن یا سادھوؤں کے کون قائم رکھ سکتا؟

"विषादप्यमृतं ग्राह्यम्" मनु० ।

زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنے کی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلاؤں سے بہکائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ متوں سے بچ کر رہے۔ جب نیچ جان بے علم ہوئے اور آپ کچھ پاٹھ پوجا پڑھ کر (ادھر) غرور میں آ گئے (تو اُدھر) سب لوگوں نے باہم صلاح کر کے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دی جانی چاہئے کیونکہ

"ब्राह्मणो न हन्तव्यः" ।

"साधुर्न हन्तव्यः" ।

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے وہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے۔ اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر اُن میں رشی منیوں کے نام لکھ دئے اور اُنہی کے نام سے سناتے رہے۔ (اس طرح کرنے سے) اُن ذی عزت رشی منیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اٹھوا دی۔

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ اُن پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اٹھنا بیٹھنا۔ جانا آنا۔ کھانا پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کر سکیں۔ راجاؤں کو ایسا یقین دلایا کہ پوپ گن والے نام نہاد براہمن سادھو

پوپ کی تشریح | ۱۲ (جواب) تم پوپ ہو۔

(سوال) پوپ کس کو کہتے ہیں۔

(جواب) اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

(سوال) ہم تو براہمن اور سادھو ہیں کیونکہ ہمارا باپ براہمن اور ماں براہمنی نیز ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں۔

(جواب) یہ سچ ہے لیکن سنو بھائی! ماں باپ براہمنی براہمن ہونے سے اور کسی سادھو کے چیلے ہونے پر براہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف، اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں۔ سنتا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہو گے تو ہم معاف کر دیں گے۔ بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کراؤ گے اتنے ہی کا سامان سورگ میں تم کو ملے گا۔ ایسا سن کر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانے کی خواہش کر کے "پوپ" جی کو حسب خواہش روپے دیتا تھا تب وہ "پوپ" عیسیٰ اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈی لکھ کر دیتا تھا "اے خداوند عیسیٰ مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپے بہشت میں آنے کے لئے ہمارے پاس جمع کر دیے ہیں۔ جب وہ بہشت میں آوے تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپیوں میں باغ باغیچہ اور مکانات، پچیس ہزار روپیوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر، پچیس ہزار روپیہ میں کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپے اس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کے واسطے دلا دینا۔" پھر اس ہنڈی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈی اس کے ہاتھ میں دے کر کہہ دیتے تھے کہ "جب تو مرے تب اس ہنڈی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر دینے کے لئے اپنے خاندان کو کہہ رکھنا۔ پھر تجھے لیجانے کے لئے فرشتے آویں گے تب تجھے اور تیری ہنڈی کو بہشت میں لیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھکو دلا دیں گے"۔

اب دیکھیے گویا جنت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔ جب تک یورپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔ لیکن اب علم کے ہونے سے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی۔ ویسے ہی آریہ ورت

काली तंत्रादि में ।

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।
निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥
कुलार्णव तन्त्र ॥

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले ।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥
महानिर्वाण तन्त्र ॥

मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु ।
वेदशास्त्रपुराणानि सामान्यगणिका इव ॥
एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव ।
ज्ञानसंकलिनी तन्त्र ॥

دیکھئے ان گپرگنڈ پوپوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بہاری ادھرم کے کام ہیں انہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا۔ پوری کچوری اور بڑے روٹی وغیرہ چبینی یونی پاتر آدھار۔ مدرا اور پانچویں رتی کارمی (مانی ہے) یعنی آدمی سب شیو کی مانند اور عورت تمام پاربتی کی مانند ہیں ۔

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः ।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت اس اوٹ پٹانگ قول کو پڑھکر باہم سنگم (صحبت) کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہیں مانتے۔ جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہئے انکو نہایت پاکیزہ انھوں نے مانا ہے۔ جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے۔ انکو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے۔ انکا اشلوک سنئیے ۔

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चाण्डाली तु स्वयं काशी चर्मकारी
प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता । अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥

چاہیں سو کریں اُن کو کبھی سزا نہ دیں یعنی اُن کو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہئے۔ جب ایسی جہالت چھائی تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے۔

۱۳۔ اس خرابی کے باعث مہابھارت کے جنگ سے ایک ہزار برس پیشتر سے شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اُس زمانہ میں رشی منی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سستی۔ غفلت۔ حسد بغض کے جو بیج بوئے گئے تھے وے بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے۔ (آخرکار) جب سچا اُپدیش نہ رہا تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

جب سچے اُپدیشک نہ رہے تب اندھ پرمپرا چلی

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः। इतरथान्धपरम्परा॥

सांख्य० अ० ३। सू० ७९। ८१॥

جب اچھے اچھے اُپدیشک ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اُپدیشک اور سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے۔ پھر بھی جب ستپرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

۱۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ایسے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریئے کی مانند جھوٹے گرو اور چیلے پھنسانے لگے۔ علم۔ طاقت۔ عقل۔ ہمت۔ بہادری۔ شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔ پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت۔ شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر اُنہی میں سے ایک وام مارگ قائم ہو گیا۔

وام مارگ کا آغاز اور اُس کا بیان

"دو شیو بولا" "دو پاربتی بولی" "دو بھیرو بولا" اس قسم کے نام لکھ کر اُنکا نام تنتر رکھا۔ اُن (تنتروں) میں ایسی ایسی عجیب لیلا کی باتیں لکھیں کہ:

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च।

एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे॥

سلسلہ وار پی پی کر مدہوش ہو جاتے ہیں۔ چاہے کوئی کسی کی بہن لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جس کی جس کے ساتھ خواہش ہو اُس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتیں چلتیں مُکا مُکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں۔ جس کسی کو وہاں سے آ جائے تو اُن میں جو کامل اگھوری یعنی سب میں بڑا سدھ گنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے۔ یہ اُن کے سب سے بڑے سدھ کی یہ باتیں ہیں کہ۔

हाला पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिका-
गृहेषु । विराजते कौलवचक्रवर्ती

جو دیکشت یعنی کلال کے گھر میں جا کر بوتل پر بوتل چڑھا وے۔ رنڈیوں کے گھر میں جا کر اُن سے بدفعلی کر کے سو وے۔ جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلیٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی اُن میں بڑا اور جو اچھے کام کرے اور بُرے کاموں سے ڈرے وہی چھوٹا ہے کیونکہ:۔

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ॥
ज्ञानसङ्कलनी तन्त्र । श्लो० ४३ ॥

اسی طرح تنتر میں کہا ہے کہ جو دُنیا کی شرم۔ شاستر کی شرم خاندان کی شرم ملک کی شرم وغیرہ قیود میں مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر بُرے کام کرے وہی سدا شو ہے۔

اور گیان تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر جس میں چاروں طرف طاقچے ہوں اُن میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دینی چاہئیں۔ جو آدمی ان طاقچوں میں سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچے کی طرف جائے اُس میں سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے پی کر چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جائے کہ جب تک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے۔ پھر جب نشہ اُترے تب اُسی طرح پی کر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح پی کر گر کر اُٹھے تو اُس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ہاں سچ تو یہ ہے کہ ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا قالب ملنا ہی مشکل ہے۔ البتہ نیچ جونی میں پڑ کر بہت دیر تک اُس میں رہیں گے۔ وامیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ (بات بطور) اصول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔ خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں

रुद्रयामल तंत्र ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پُشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کا کرنا ہے۔ اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرکے آنا ہے۔ شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت کا نام "شُدّھی" اور مچھلی کا نام "تریتیا"۔ جل تُرسکا اور مُدرا کا نام "چترتھی" اور زناکاری کا نام "پنچمی"۔ ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے۔ کول۔ آرد ویر۔ شانبھو۔ اور گن وغیرہ اپنے نام رکھتے ہیں۔ اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں اُن کے نام "کنٹک" "بیمکھ" "شُشک پشو" وغیرہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اُس میں (داخل شدہ) براہمن سے لیکر چانڈال تک کا نام دوِج ہو جاتا ہے۔ اور جب بھیروی چکر سے الگ ہو جائیں تب سب لوگ اپنے اپنے ورنوں میں ہو جائیں۔ بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختے پر ایک نقطہ۔ مثلث۔ مربع یا دائرہ بنا کر اُس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اُس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر ایسا منتر پڑھتے ہیں۔

"ब्रह्म शापं विमोचय"

یعنی اے شراب! تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں (مرد) ایک عورت کو برہنہ کرکے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کرکے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی۔ کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں۔ بہن۔ بہو وغیرہ کو (جو وہاں) آتی ہیں (پکڑ لاتے ہیں)۔ ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں دھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں۔ جو اُن کا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "رُدر بھیرو اہم" "شِوو اہم" یعنی میں بھیرو یا شیو ہوں۔ اور یہ کہہ کر پی جاتا ہے۔ پھر اُسی جوٹھے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کرکے یا کسی مرد کو برہنہ کرکے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں تو اُس عورت کا نام دیوی اور اُس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ اُن کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر اُس دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلا کر اُسی جوٹھے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے پھر اسی طرح

بھی عیب ہے اِس کو بے عیب کہنے والا خود بھی ہے ۔

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈال کر کتنے ہی رشی منیوں کے نام سے کتابیں بنا کر گومیدھ ۔ اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے یعنی ان حیوانوں کو مار کر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے ۔ اِس مشہور بات کی تحقیق تو یہ ہے کہ جو براہمن گرنتھوں میں اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ مندرج ہیں اُن کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے ہیں ۔ کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے ؟ ۔

۱۵ (سوال) اشومیدھ ۔ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں ؟ ۔

اشومیدھ گومیدھ ۔ نرمیدھ وغیرہ کے سچے معنی

(جواب) انکے معنی تو یہ ہیں کہ

राष्ट्रं वा अश्वमेधः । शत० १३ । १ । ६ । ३ ॥ अन्नं हि गौः । शत० ४ । ३ । १ । २५ ॥ अग्निर्वा अश्वः । आज्यं मेधः ॥ शतपथब्राह्मणे ॥

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا ۔ صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے جھوٹے معنی لکھے ہیں بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلائی ہے ۔ اور جہاں جہاں تحریر ہے وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے ۔

دیکھو راجہ عدل و انصاف سے رعیت کی پرورش کرے علم وغیرہ کا دینے والا یجمان ۔ اور آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا اشومیدھ کہلاتا ہے ۔

اناج ۔ حواس ۔ شعاع ۔ زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ کہلاتا ہے ۔

اور جب انسان مر جائے تب اُس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے ۔

۱۶ (سوال) یگیہ کرنے والے کہتے ہیں کہ یگیہ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے تھے نیز ہوم کر کے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے یہ بات سچی ہے یا نہیں ؟

حیوانوں کو قربانی دینے والا اور حیوان بہشت کو نہیں جاتے

(جواب) نہیں ۔ جو بہشت کو جاتے ہوں تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت پہنچانا چاہئے یا اُس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچاتے ؟

یا ویدی میں سے پھر کیوں نہیں زندہ کر لیتے ہیں ؟

(سوال) جب یگیہ کرتے ہیں تب ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتا

مذہب کے ساتھ سنگم کر لینا چاہئے - ان وام مارگیوں کی دس مہاودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں - ان میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے کہ

"मातरमपि न त्यजेत्"

یعنی ماں کو بھی سنگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور عورت مرد کے سنگم کے وقت منتر جپتے (دوہراتے) ہیں کہ ہم کو کامیابی حاصل ہو جائے - اس قسم کے پاگل اور بڑے درجے کے وحشی انسان بھی دنیا میں بہت کم ہونگے !!!

جو انسان جھوٹھ چلاتا ہے وہ سچائی کی مذمت ضرور ہی کرتا ہے (چنانچہ) دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں - وید شاستر اور پران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ شامبھوی وام مارگ کی مدرا ہے وہ ایک پوشیدہ خاندان کی عورت کی مانند ہے - اسی لئے ان لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قائم کیا ہے - پھر (جب) ان لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی تھوڑی لیلا چلائی یعنی

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत् । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसं, वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांसभक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने । प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥ मनु० अ० ५ । ५६ ॥

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے - اس کے معنی تو یہ ہیں کہ سوترامنی یگ میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے - پروکشت یعنی یگ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ایسی بامرتی (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں ان سے پوچھنا چاہئے کہ جو ویدک ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر سوم کر ڈالیں تو کیا ڈر ہے - یہ کہنا کہ گوشت کھانے شراب پینے - زناکاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں ہے جھوٹا پن ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو اذیت دیئے گوشت حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں - شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے - کیونکہ اب تک وام مارگیوں کے سوا کسی کتاب میں نہیں لکھا بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں

پھر کر اُن کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہنچتی؟ جو جیتے ہوئے دور ملک یا دس ہاتھ پر دور بیٹھے ہوئے کو دیا ہُوا نہیں پہنچتا تو مرے ہوئے کے پاس کسی طرح نہیں پہنچ سکتا ۔

۲۰ - اُن کی ایسی مدلل ہدایتوں کو ماننے لگے اور اُن کا مت بڑھنے لگا - جب بہت سے راجہ جاگیردار اُن کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی اُن کی طرف جھکے کیونکہ اُنکو جدھر مال اچھا ملے وہیں چلے جائیں - فوراً

بدھ مت کی ترقی جین مت کی شکل میں اور بت پرستی کا آغاز -

جینی بننے لگے - جینیوں میں بھی اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارھویں سملاس میں لکھیں گے - بہت لوگوں نے اُنکا مت قبول کیا - لیکن وہ لوگ جو پہاڑ - کاشی - قنوج - مغرب - جنوب ملک والے تھے اُنھوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا - وہ جینی وید کے معنی نہ جان کر بیرونی پوپ لیلا کی بنیاد و غلطی سے وید پر مان کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اُس کے پڑھنے پڑھانے یگیو پویت وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا - جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں اُن کو تلف کیا - آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا تکلیف دی - جب اُنکو خوف و خطر نہ رہا تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیروؤں کی بے عزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش و آرام اور غرور میں پھول کر پھرنے لگے رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش کرنے لگے - یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے چلی - پرمیشور کا ماننا کم ہُوا پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں مصروف ہوئے - ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی - بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہوگئے تھے - اس بات کو اندازاً اڑھائی ہزار برس گزرے ہونگے

۲۱ - بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ ملک میں پیدا شدہ برہمن برہمچریہ سے ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے کہ ہا ہا! سچے پرمیشور کے معتقد وید مت کا چھوٹنا اور جین پرمیشور

شنکر آچاریہ کا ظہور اور جین مت کی تباہی -

کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے - اس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے - شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھتے تھے - اور اُن کی دلیل بھی بہت مضبوط تھی - اُنھوں نے سوچا کہ اِنکو کس طرح ہٹا دیں - یقین ہُوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ ہٹیں گے - ایسا سوچکر اوجین شہر میں آئے - وہاں اُسوقت سُدھنوا راجہ تھا جو جینیوں کی کتابیں اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا - وہاں جاکر وید کا اُپدیش کرنے لگے اور راجہ سے ملکر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو اس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیوں کے

ویدوں میں جیوادوں کی قربانی کا کہیں ذکر نہیں ہے

۱۷- تو تم ہاں کیوں پڑھتے ؟

(جواب) منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن اُن کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا۔ جیسے

"अग्नये स्वाहा"

اِس قسم کے منتروں کے معنی (یہ ہیں کہ) آگ میں آہوتی دینے یا طاقت دہ گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا۔ بارش۔ پانی۔ پاکیزہ ہوکر دُنیا کو راحت پہنچاتے ہیں لیکن اِن سچے معانی کو وے جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خود غرض خیال والے ہوتے ہیں وے سوائے اپنی غرض پُورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے ❊

۱۸ (اوّل) جب اِن پوپوں کی ایسی بد فعلیں دیکھیں اور (بیتے) مُردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا (تو) ایک سخت غضبناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بودھ یا جَین مت رائج ہوا۔

براہم مارگ کی اِن خرابیوں نے بُدھ مت کی ضرورت قائم کی

۱۹ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا اُس سے پوپوں نے یگیہ کرایا

بودھ مت کا آغاز

اُس کی پیاری رانی کا سماگم گھوڑے کے ساتھ کرانے سے اُس کے مر جانے پر۔ بعد ازاں تارک الدُّنیا ہوکر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہوکر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ بنیاد اِسی کی شاخ کے چارواک اور ابھانک مت بھی ہُوا تھا۔ اُنھوں نے اِس قسم کے شلوک بنائے ہیں۔

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।

स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥

मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ॥

गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر آگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سورگ میں کیوں نہیں بھیجتے ؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر ملک میں جانے والے انسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کے لئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے خوراک پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈال لوٹا

جینیوں نے زمین میں گاڑ دیئے تھے۔ کہ توڑے نہ جائیں۔ وے ابتک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں۔ سوامی شنکر آچاریہ کے پہلے شیومت بھی تھوڑا سا رائج تھا (اُس پنتھ) اُس کی اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔ اُسوقت اُس ملک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دل میں ملکی ہمدردی کا خیال بھی تھا۔ جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سدھنوا راجہ نے نہیں تڑوائے تھے کیونکہ اُن میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے کہ اتنے میں دو جینی باہر سے برائے نام ویدمت کے معتقد اور اندر سے پکے جینی یعنی "کپٹ منی" تھے۔ شنکر آچاریہ اُن پر نہایت خوش تھے اُن دونوں نے موقع پا کر شنکر آچاریہ کو ایسی زہریلی چیز کھلا دی کہ اُن کی بھوک کم ہو گئی۔ بعد ازاں جسم میں پھوڑے پھنسی ہو کر چھ ماہ کے اندر مر گئے۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور جو علم کی اشاعت ہونے والی تھی وہ بھی نہ ہونے پائی۔ جو جو اُنہوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے اُن کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے یعنی جو جینیوں کی تردید کے لئے برہم برحق عالم فانی اور جیو (روح) برہم کا ایک ہونا بیان کیا تھا اُس کا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں شرنگیری۔ مشرق میں بھوگوردھن شمال میں جوشی اور دوارکا میں ساردا مٹھ بنا کر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولت مند ہو کر موج کرنے لگے کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے اُن کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی ٭

اب اِس میں غور کرنا چاہیئے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دُنیا کا جھوٹا ہونا شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر جینیوں کی تردید کے لیئے اِس اعتقاد کو اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے۔ نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے :۔

۲۲۔ (سوال) دُنیا مثل خواب ہے (یا جیسے) رسی میں سانپ صدف میں چاندی شراب میں پانی۔ فرضی دُنیا اور اندرجال کی طرح یہ دُنیا جھوٹی ہے۔ ایک برہم ہی سچا ہے ٭

(ذرہ ہمہ اوست) نوین ویدانتیوں کی دلائل کی تردید —

(سدھانتی) تم جھوٹا کس کو کہتے ہو؟

(نوین ویدانتی) جس کا وجود نہ ہو اور معلوم ہووے +

(سدھانتی) جس کا وجود ہی نہیں اُس کا علم کیسے ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ادھیا روپ سے ۔

پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرائیے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجئے گا۔ اگرچہ سودھنوا راجہ جین مت میں تھا تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اس لئے اس کے دل میں بڑے درجہ کی حیوانیت نہیں چھائی تھی کیونکہ جو عالم ہوتا ہے وہ سچ جھوٹھ کی آزمایش کرکے سچ کو قبول اور جھوٹھ کو چھوڑ دیتا ہے۔

جب تک سودھنوا راجہ کو بڑا عالم اپدیشک (واعظ) نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے کہ ان میں کون سا سچا اور کون سا جھوٹھا ہے۔ جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سنی تو بڑی خوشی کے ساتھ بولے کہ ہم ضرور مباحثہ کراکر سچ جھوٹھ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دور دور سے بلاکر سبھا کرائی۔ اس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے برخلاف مت تھا یعنی شنکر آچاریہ کا پکش (دعوے) ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز تک ہوا۔ جینیوں کا مت یہ تھا کہ عالم کا صانع ازلی پرمیشور کوئی نہیں یہ دنیا اور جیو آتما ازلی ہیں۔ ان دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی دنیا کا صانع ہے۔ یہ دنیا اور جیو جھوٹھا ہے کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی۔ وہی پیدا، قائم اور فنا کرنے والا ہے۔ اور یہ جیو اور پرپنچ خواب کی مانند ہے۔ پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (بشکل عالم) ہوکر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا لیکن آخرش دلیل اور حوالہ سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتح یاب رہا۔ تب ان جینیوں کے پنڈت اور سودھنوا راجہ نے ویدمت کو قبول کرلیا۔ جین مت کو چھوڑ دیا۔ پھر بڑا شور وشر ہوا اور سودھنوا راجہ نے دیگر اپنے دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا۔ لیکن جینیوں کی شکست کا زمانہ آپہنچا تھا شکست کھاتے گئے۔ بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہ گھومنے کا انتظام سودھنوا وغیرہ راجاؤں نے کر دیا۔ اور ان کی حفاظت کے لئے نوکر چاکر بھی رکھ دئے۔ اسی وقت سے سب کے یگیوپویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس وتدریس نے رواج پکڑا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی۔

شنکر آچاریہ کے وقت میں جین ودھونس (ہوئے) اب جتنے بت جینیوں کے نکلتے ہیں وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے اور جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں وے

ہاں اِتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں اشیاء کا یادداشت پر علم مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً اپنے مُعلم کو دیکھتا ہے اور کبھی بہت مدت تک دیکھنے یا سُننے سے بھولے ہوئے علم کو حاصل کرتا ہے۔ تب یاد نہیں رہتا کہ جو پہلے اُس وقت دیکھا سُنا یا کیا تھا اُسی کو دیکھتا سُنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے ویسے خواب میں باقاعدہ نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا تمہارے ودھیابھاس اور آروپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو (نوین) ویدانتی لوگ ووِرت واد یعنی رسّی میں سانپ وغیرہ کے علم کی تمثیل کو برہم میں جہان کے علم ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں وہ بھی درست نہیں۔

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان کے بغیر موہوم کا علم نہیں ہوتا۔ جیسے رسّی نہ ہو تو سانپ کا علم بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے رسّی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے۔ لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ پر اچانک رسّی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہو کر خوف سے (انسان) کانپتا ہے۔ جب اُس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے اُسی وقت وہم اور خوف دور ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح برہم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہُوا ہے وہ اور جگت (عالم) برہم کے حق الیقین علم ہونے پر دُور ہو جاتے اور برہم کا علم حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح کہ سانپ کا دفعیہ ہو جاتا اور رسّی کا علم حاصل ہوتا ہے۔

(سدھانتی) برہم میں جہان کا غلط علم کس کو ہُوا ؟

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سدھانتی) جیو کہاں سے ہوا ؟

(نوین ویدانتی) اگیان یعنی لاعلمی سے۔

(سدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے ؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے اور برہم میں رہتی ہے۔

(سدھانتی) برہم میں برہم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی ؟

(نوین ویدانتی) چدابھاس کو۔

(سدھانتی) چدابھاس کی ماہیت کیا ہے ؟

(نوین ویدانتی) برہم۔ برہم کو برہم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بھول جاتا ہے۔

(سدھانتی) اُس کے بھولنے کا باعث کیا ہے ؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی۔

(سدھانتی) لاعلمی محیط کُل ہمہ دان کی صفت ہے یا محدود العقل کی۔

(نوین ویدانتی) محدود العقل کی۔

(سیدھانتی) ادھیاروپ کس کو کہتے ہیں۔
(نوین ویدانتی)

"वस्तुन्यवस्त्वारोपणमध्यासः"

"अध्यारोपापवादाभ्यां निष्प्रपंचं प्रपंच्यते"

جو چیز کچھ اور ہو اُس میں دوسری شے کا تصور باندھنا ادھیاس یعنی ادھیاروپ ہے اور اُس کا دفعیہ کرنا اپ واد کہلاتا ہے۔ اِن دونوں کے ذریعے غیر متبدل برہم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے ۔

(سیدھانتی) تم رسّی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھ کر اس غلطی کے دام میں پڑے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسّی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ (تو ہے) اور اُس کا خیال دل میں ہے۔ پس وہ سانپ بھی موہوم نہ رہا۔ اسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا۔ اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں وے کسی اور جگہ (ہیں) اور اُن کے خیال آتما میں بھی ہیں۔ اس لئے وہ خواب بھی وجود میں موہوم شے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں ۔

(نوین ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا مثلاً اپنا سر کٹا ہے اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہوا تھا وہ دیکھا جاتا ہے وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے؟

(سیدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید و شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر حق الیقین علم نہیں ہوتا ۔ جب کسی سے سنا یا دیکھا کہ فلاں شخص کا سر کٹا اور اُس کے بھائی یا باپ وغیرہ کو لڑائی میں سر کٹا روتے دیکھا اور فوارے کا پانی اوپر اٹھتے دیکھا یا سنا اُس کا خیال اُس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے تب اپنی آتما میں وہی اشیا نظر آتی ہیں جن کو دیکھا یا سنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں۔ بلکہ جیسے نقشے نویس پہلے سے دیکھے سنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ آتما میں شکل کو قائم کر ہو بہو لکھ دیتا ہے ۔

جس طرح آگ لمبی۔ چوڑی۔ گول۔ چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں محیط ہوکر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے اور اُن سے الگ ہے۔ ویسے ہی محیط کل پرمیشور انتہ کرنوں میں محیط ہوکر انتہ کرن[۱] کی شکل والا ہو رہا ہے لیکن اُن سے جدا ہے۔

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے کیونکہ جیسے گھڑے۔ مکانات۔ بادل اور آکاش کو الگ الگ مانتے ہو ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برہم سے اور برہم کو اُن سے جدا مان لو۔

(نوین ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہوکر دیکھنے میں اُس شکل کی نظر آتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور غیر متعقل اور متعقل میں محیط ہوکر شکل والا یعنی لاعلموں کو صورت والا نظر آتا ہے۔ درحقیقت برہم نہ غیر متعقل اور نہ جیو ہے۔ جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں اُن میں سورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں اصل میں سورج ایک ہے۔ اُن برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا پھیلنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ جلتا اور نہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرنوں میں برہم کا عکس جسکو چداَبھاس[۲] کہتے ہیں پڑتا ہے۔ جب تک انتہ کرن ہے تب ہی تک جیو ہے۔ جب انتہ کرن گیان (علم) کے ذریعہ مٹتا تب جیو برہم سروپ ہے۔ اس چداَبھاس کو اپنے برہم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل بھوگنے والا سکھی۔ دکھی۔ گنہگار۔ نیکوکار (مانتا) اور جیسے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے تب ہی تک دُنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا۔

(سدھانتی) یہ مثال تمہاری فضول ہے کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل والے ہیں۔ سورج پانی کے برتنوں سے جدا اور سورج سے پانی کے برتن بھی جدا ہیں۔ تب ہی عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو اُنکا عکس کبھی نہ ہو سکتا۔
اور جیسے پرمیشور کے بے شکل۔ محیط کل۔ آکاش کی مانند محیط ہونے کی وجہ سے برہم کوئی شئے یا کسی شئے سے برہم جدا نہیں ہو سکتا اور ویاپیہ (محاط) ویاپک (محیط کل) کے رشتے کے باعث ایک بھی نہیں ہو سکتے یعنی

---

۱ انتہ کرن لفظی معنی اندر کا آلہ یعنی من وغیرہ۔
(ب) روح کا وہ اندرونی لطیف آلہ جس سے وہ سوچنے سمجھنے کا کام کرتی ہے اُسے من کہتے ہیں۔ مترجم

۲ من کا دوسرا نام چت ہے۔ اور جو چت میں عکس ہو اُسکو چداَبھاس کہتے ہیں۔ (نوٹ منجانب مترجم)

(سِدھانتی) اچھا۔ تمہارے اعتقاد میں بغیر ایک غیر محدود برہم وان تعقل کے دوسرا کوئی تعقل ہے یا نہیں۔ اور محدود والتعقل کہاں سے آیا؟

ہاں اگر مانو کہ محدود والتعقل تعقل برہم سے جدا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصے میں برہم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصوں میں لاعلمی پھیل جائے۔ جیسے جسم میں پھوڑے کی درد سب جسم کے حصوں کو نکما کر دیتی ہے۔ اسی طرح برہم بھی ایک حصے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کل برہم بھی لاعلم اور درد کو محسوس کرنے والا ہو جائے۔

(نوین ویدانتی) یہ سب اُپادھی (عارضہ) کا وصف ہے برہم کا نہیں۔

(سِدھانتی) اُپادھی غیر تعقل ہے یا تعقل اور سچ ہے یا جھوٹ۔

(نوین ویدانتی) انروچنیہ (گونگو) ہے یعنی جس کو غیر تعقل یا تعقل سچ یا جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔

(سِدھانتی) یہ تمہارا کہنا "वदतो व्याघात:" یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے۔ کیونکہ کہتے ہو کہ لاعلمی ہے جس کو غیر تعقل۔ تعقل۔ سچ۔ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہو اُس کا صراف سے امتحان کرایا جائے کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہیگا کہ اس کو ہم سونا یا پیتل نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں۔

(نوین ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) مٹھ آکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت آکاش (آکاش عظیم) کی اُپادھیاں یعنی گھڑا۔ گھر۔ اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں درحقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کُلیت جزویت اور انتہ کرنوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برہم جدا جدا معلوم ہوتا ہے درحقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کہا گیا ہے۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव।

एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च।

कठ० वल्ली ५। मं० ९॥

قدیم پاک ۔ علیم ۔ آنند وغیرہ والے برہم کو تم نے ناپاک ۔ لاعلم اور مقید وغیرہ
عیوب والا اور جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو حصوں والا کر دیا ٭

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا
ہے ۔ وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے ۔ اسی طرح برہم کا بھی
سب انتہ کرنوں میں عکس پڑتا ہے ٭

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے تو اُس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ۔
جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دیگی ۔ گہری یا
لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے بے شکل نہیں ٭

(نوین ویدانتی) یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے اور وہی آئینہ میں نظر آتا ہے ۔ کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب ۔ خاک ۔ اور آتش کے ذرات ہیں ۔ جہاں سے
کہ بارش ہوتی ہے ۔ وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو؟
اس لئے جو دور دور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے وہ پانی کا حلقہ ہے ۔ جیسے
کُہر دور سے دُھندلا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے ویسا ہی آکاش
میں پانی نظر آتا ہے ٭

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسی سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں ٭

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ اُلٹی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں ۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ
کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم کو ٭

(سدھانتی) برہم محدود العقل ہے یا ہمہ دان ٭

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان اور نہ محدود العقل ۔ کیونکہ ہمہ دانی اور کمتر دانی عارضہ والے
میں ہوتی ہے ٭

(سدھانتی) اُپادھی (عارضہ) والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم ۔

(سدھانتی) تو برہم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا ۔ تو تم نے ہمہ دان اور محدود العقل
کی تردید کیوں کی تھی ۔ اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے تو کلپک یعنی
فرض کرنے والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) جیو برہم ہے یا کچھ اور ہے؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے ۔ کیونکہ اگر برہم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برہم ہی نہیں

"اُسو پدیشی ربیک بھاو" (لازم ملزوم اور صفات) کے لحاظ سے دیکھنے کے باعث
تاظ اور محیط بنے ہوئے اور ہمیشہ جدا رہتے ہیں۔ اگر ایک ہوں تو اپنے میں محافظ
اور محیط کے ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہی برہدارنیک کے انتریامی براہمن
میں صاف طور سے لکھا ہے +

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے +
اور اگر انتہ کرن کے عارضہ کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو سو تمہاری یہ بات بچے
کی مانند ہے۔ (کیونکہ) انتہ کرن تو تبدیلی پذیر اور جدا جدا ہیں اور برہم
غیر متبدل اور حصوں میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جدا جدا نہ مانو تو
اس کا جواب دو کہ جہاں جہاں انتہ کرن جائیگا وہاں وہاں کے برہم کو
اگیانی اور جس جگہ کو انتہ کرن چھوڑے گا وہاں وہاں کے برہم کو گیانی
کر دیگا یا نہیں؟

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے وہاں وہاں روشنی کو
ڈھانپ لیتا ہے اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اٹھا
دیتا ہے ویسے ہی انتہ کرن برہم کو ہر ایک لحہ میں گیانی۔ اگیانی مقید اور
آزاد کرتا جائیگا۔ اگر مانا جاوے کہ اکھنڈ (لاینقسم) برہم کے ایک حصے میں
سے پردہ کا پربھاو (زور) سب جگہ پھیلتا ہے تو کل برہم اگیانی ہو جائیگا۔
کیونکہ وہ متصل ہے +

اور متھرا میں جس انتہ کرن والے برہم نے جو چیز دیکھی اُس کی یاد اسی
انتہ کرن والے سے کاشی میں نہیں ہو سکتی کیونکہ

"अन्यदृष्टमन्यो न स्मरतीति न्यायात्"

ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی + جس چدآبھاس نے متھرا میں
دیکھا تھا وہ چدآبھاس کاشی میں نہیں رہتا کیونکہ جو متھرا والے انتہ کرن
کا مظہر ہے وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا +

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہیئے۔ اگر برہم
کا عکس جدا ہے تو پرتیہ بھگیا یعنی پہلے دیکھے سنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہیئے +
اگر کہو کہ برہم ایک ہے اسلئے یاد رہتا ہے تو ایک مقام پر لاعلمی یا درد
ہونے سے کل برہم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہیئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے

اگر اُنکی اور تمہاری بات ناقابلِ تردید ہوتی تو تم اُن کی دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں نہ کر سکتے۔ اگر یہ کر سکو تو تمہاری اور اُنکی بات قابلِ تسلیم ہو جائے +

اغلب ہے کہ شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے ہی کیلئے یہ اعتقاد اختیار کیا ہو کیونکہ ملک اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے خود غرض عالم اپنے آتما کے علم کے خلاف بھی کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان باتوں کو یعنی جیو ایشور کا ایک ہونا۔ جہان کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو اُن کی بات سچی نہیں ہو سکتی +

نشچل داس کی لیاقت دیکھئے۔

"जीवो ब्रह्माऽभिन्न चेतनत्वात्"

یہ اُنھوں نے "برتی پربھاکر" میں جیو اور برہم کے ایک ہونے پر دلیل دی ہے۔ کہ ذی عقل ہونے کے سبب جیو برہم سے جُدا نہیں۔ یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے۔ کیونکہ فقط تعمیم سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہو جاتی۔ تخصیص تفریق کا باعث ہوتی ہے + مثلاً کوئی کہے کہ۔

"पृथिवी जलाऽभिन्ना जडत्वात्"

زمین اور پانی غیر ذی عقل ہیں اس لئے ایک ہیں تو جیسے یہ بات درست کبھی نہیں ہو سکتی ویسے نشچلداس جی کی بھی یہ تعریف فضول ہے۔ کیونکہ محدود العقل اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں برہم کے اور محیط کُل ہمہ دان اور غلطی سے مبرّا ہونا وغیرہ مخصوص صفات برہم میں جیو کی صفات کے خلاف ہیں۔ اس لئے برہم اور جیو الگ ہیں۔ مثلاً بُو۔ ٹھوس پن۔ خاک کی صفات ذائقہ اور مائع پن سے جو کہ آب کی صفات ہیں برخلاف ہیں اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہو سکتے +

اسی طرح جیو اور برہم میں تخصیص ہونے سے جیو اور برہم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے۔ اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ نشچلداس میں کتنی لیاقت تھی +

جس نے یوگ وسشٹھ بنایا ہے وہ کوئی نیا ویدانتی تھا۔ والمیک۔

ہوسکتا جسکا خیال جھوٹا ہے وہ سچا کب ہوسکتا ہے ؟

(نوین ویدانتی) ہم راستی اور دروغ کو جھوٹ مانتے ہیں اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے ۔

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹ کیوں نہیں ؟

(نوین ویدانتی) کچھ ہی ہو جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے - اور ہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں ۔

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہوئے لہذا تم قابل اعتبار بھی نہیں رہے - کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سچ مانے - سچ بولے - اور سچ ہی کرے - جھوٹ نہ مانے - جھوٹ نہ بولے اور جھوٹ ہرگز نہ کرے - جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹ کرتے ہو تو تم خود دروغگو بنتے ہو ۔

(نوین ویدانتی) اناد مایا کو جو کہ برہم کے سہارے رہکر برہم ہی پر پردہ ڈالتی ہے اُس کو مانتے ہو یا نہیں ؟

(سدھانتی) نہیں مانتے - کیونکہ تم مایا کے معنی ایسے کرتے ہو کہ جس کا وجود نہ ہو اور عکس پڑے اس بات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ پھوٹ گئی ہو کیونکہ جسکا وجود ہی نہیں اُس کا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے - مثلاً عقیم کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں ہوسکتا اور یہ بات

ﻠﮧ

"सन्मूलाः सोम्येमाः प्रजाः"

چھاندوگیہ اپنشد کے ان اقوال کے خلاف کہتے ہو ۔

(نوین ویدانتی) وسشٹھ - شنکر آچاریہ وغیرہ سے لیکر نشچل داس تک جو تم سے بڑھ کر پنڈت ہوگئے ہیں اور جو اُنہوں نے لکھا ہے کیا تم اُس کی تردید کرتے ہو؟ ہم کو تو وسشٹھ - شنکر آچاریہ اور نشچل داس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں۔

(سدھانتی) تم عالم ہو یا بے علم ۔

(نوین ویدانتی) ہم بھی قدرے عالم ہیں ۔

(سدھانتی) اچھا تو وسشٹھ - شنکر آچاریہ اور نشچل داس کے دعوے کو ہمارے سامنے ثابت کرو - ہم تردید کرتے ہیں جس کا دعوے ثابت ہوجائے وہ ہی بڑا ہے ۔

ﻠﮧ (ترجمہ منجانب مترجم) اے عزیز! مخلوقات کی ابتدا ہستی سے ہے ۔

پاک نہیں ہوتا تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کرکے اپنے انتریامی برہم کو حاصل کرکے سرور میں قائم نہیں ہو سکتا ۱ + +

اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرا ہوکر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برہم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے ایسا جیمنی آچاریہ کا اعتقاد ہے ۲ + +

جب نہ علمی وغیرہ عیبوں سے مبرا ہوکر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے تب ہی

"तदात्मकत्व"

یعنی برہم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے ۳ + +

جب برہم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو (حاصل کرکے) زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کر لیتا ہے ایسا ویاس منی جی کا اعتقاد ہے ۴ +

جب یوگی کا ارادہ صحیح ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے - وہاں محتاج بالذات اور خود مختار رہتا ہے - جیسے دنیا میں کوئی اعلیٰ کوئی ادنیٰ ہوتا ہے ویسا مکتی (میں) نہیں - بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں ۵ +

नेतरोऽनुपपत्तेः ॥ १ । १ । १६ ॥ — اگر ایسا نہ ہو تو

भेदव्यपदेशाच्च ॥ १ । १ । १७ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ १ । २ । २२ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ १ । १ । १९ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ १ । १ । २० ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ १ । १ । २१ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ १ । २ । ११ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ १ । २ । ३ ॥

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १ । २ ॥१८॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ १ । २ । २० ॥

व्यासमुनिकृतवेदान्तसूत्राणि ॥

وسشٹھ - اور رامچندر کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے کیونکہ وے سب وید کے پیرو تھے وید کے خلاف نہ بنا سکتے اور نہ کچھ کہہ سن سکتے تھے ⁘

۲۳ (سوال) ویاس جی نے جو شاریرک سوتر بنائے ہیں اُن میں بھی جیو برہم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے - دیکھو :-

> شاریرک سوتروں کے صحیح ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ رشی ویاس جی بھی جیو برہم کو ایک نہیں مانتے تھے -

सम्पद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १ ॥
ब्राह्मेण जैमिनिरुपन्यासादिभ्यः ॥ २ ॥
चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥
एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥
अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ वेदान्तद० अ० ४ । पा० ४ । सू० १।५-७।९ ॥

یعنی جیو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر ہوتا ہے جو کہ پہلے برہم سروپ تھا کیونکہ لفظ **स्व** (سو) سے اپنی برہم ذات سمجھی جاتی ہے ۱ +

"य आत्मा अपहतपाप्मा"

اس قسم کے اشاروں اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برہم سروپ سے قایم ہوتا ہے ایسے جیمنی آچاریہ کا مت ہے ۲ +

اور اوڈولومی آچاریہ برہدارنیک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ (برہم) ہی ہے یہ مانتا ہے کہ مکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن سروپ ہو کر رہتا ہے ۳ +

ویاس جی انہی مذکورۂ بالا اشاروں وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برہم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں ۴ +

یوگی جلال پا کر اپنے برہم سروپ کو حاصل کرکے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برہم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے +

(جواب) ان سوتروں کے معنی ایسے نہیں بلکہ انکے سچے معنی یہ ہیں سنئے! جب تک جیو اپنی سچی پاک ذات کو حاصل کرکے یعنی سب آلائشوں سے مبرا ہو کر

دیوتا کہلانے والے عالموں سے بھی پرمیشور ٹھہرا ہے + + ۲

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके"

اِس قسم کے اُپ نشدوں کے اقوال سے جیو اور پرمیشور جدا ہیں +
ایسا ہی اپ نشدوں میں بہت مقامات پر ذکر آیا ہے + + ۲

"शरीरे भव: शारीर:"

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف ـ عمل اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے + ۸

جب وید یہ ـ من وغیرہ اور حواس وغیرہ اشیاء ـ پرتھوی وغیرہ بھوت سب جیووں میں پرماتما ضابطہ المطلوب ہو کر قائم ہے کیونکہ اُسی پرماتما کے بیدکُل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ اُپ نشدوں میں مشہور ہیں + + ۹

قالب رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے + + ۱۰

اس قسم کے شاریرک سوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے +
ویسے ہی ویدانتیوں کی آفرینش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی کیونکہ "آپ کرم" یعنی شروع برہم سے اور "آپ سنگھار" یعنی پرلے (فنا) بھی برہم ہی میں کرتے ہیں ـ جب دوسرا کوئی وجود نہیں مانتے تو آفرینش اور فنا بھی برہم کے وصف ہو جاتے ہیں ـ مگر آفرینش اور فنا سے مبرّا برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے ـ پرمیشور نوین ویدانتیوں پر خفا ہوگا کیونکہ لاتغیر ـ غیر متبدل ـ پاک ـ ازلی ـ غلطی سے مبرّا وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی ـ آفرینش ـ اور لاعلمی وغیرہ کا امکان کسی طرح نہیں ہو سکتا +

اور فنا کے ہونے پر بھی برہم ـ حالتِ علت میں مادہ ـ اور جیو برابر قائم رہتے ہیں اِسلئے آپ کرم (آفرینش) اور آپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی اِن (نوین) ویدانتیوں کی گھڑنت جھوٹی ہے +

اِس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستر اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں کے خلاف ہیں +

+ (نوٹ مترجم) پرتیکش پرمان کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا سملاس +

برہم کے علاوہ دوسرا یعنی جیو دُنیا کا بنانے والا نہیں ہے کیونکہ اس محدود طاقت اور محدود علم والے جیو پر کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا لہٰذا جیو برہم نہیں + ۱۸
[1]

"रसं ह्येवायं लब्ध्वा नन्दीभवति"

یہ اُپ نشد کا قول ہے +

جیو اور برہم جُدا جُدا ہیں کیونکہ ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برہم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے یہ مدعا حصول برہم اور حاصل کرنے والے جیو کا بیان نہیں بن سکتا۔ اس لئے جیو اور برہم ایک نہیں +

दिव्यो ह्यमूर्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः । अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ मुण्डकोपनिषदि मुं० २। खं० १। मं० २॥

دو یہ یعنی پاک۔ شکل والا ہونے کی خاصیت سے مبرّا۔ سب میں حاضر ناظر۔ باہر بھیتر بغیر تفاوت کے محیط ہونے والا۔ اج یعنی پیدائش موت جسم اختیار کرنے وغیرہ سے مبرّا۔ سانس لینے یعنی جسم اور من کے تعلق سے آزاد۔ نور مجسم وغیرہ پرمیشور کی صفات ہیں۔ اور اکشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اس سے بھی پرے برہم یا پرمیشور لطیف ہے۔ پرکرتی اور جیو سے برہم کا فرق بتلانے والی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیووں سے برہم جُدا ہے + ۳ +

اسی محیط کُل برہم میں جیو کا یوگ (وصل) اور جیو میں برہم کا ملاپ بیان کرنے سے جیو اور برہم جُدا جُدا ہیں۔ کیونکہ یوگ (ملاپ) مختلف چیزوں کا ہوتا ہے + ۴ +

اس برہم کے ضابط القلوب وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے ضابط جیو محیط برہم سے الگ ہے کیونکہ ضابط اور محیط کُل کا تعلق بھی جُدا جُدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے + ۵ +

جیسے پرمیشور جیو سے ذات میں جُدا ہے ویسے حواس۔ انتہ کرن۔ پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) سمت۔ ہوا۔ سورج وغیرہ نورانی صفات کے یوگ کے باعث اور

[1] (ترجمہ جناب مترجم) رس (برہم) کو پاکر (جیو) آنند ہوتا ہے +

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک اِن لوگوں نے بنائے اور کہنے لگے کہ جس کے ماتھے پر بھسم اور گلے میں رُدراکش نہیں ہے اُس پر لعنت ہے۔

"त्यजेदन्त्यजं यथा"

اُس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہیئے۔

جو گلے میں ۳۲ بتیس۔ سر میں ۴۰ چالیس۔ چھ چھ کانوں میں۔ ۱۲ بارہ بارہ ہاتھوں میں۔ ۱۶ سولہ سولہ بازوؤں میں۔ ایک چوٹی میں اور چھاتی پر ۱۰۸ ایکسو آٹھ رُدراکش پہنتا ہے وہ مہادیو کی مانند ہے۔ ایسا ہی شاکت بھی مانتے ہیں۔ پھر اِن وام مارگی اور شیوؤں نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا۔ جس کو جلادھاری اور لنگ کہتے ہیں اور اُس کی پرستش کرنے لگے اُن بے شرموں کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ مکروہ کام ہم کیوں کرتے ہیں؟

کسی شاعر نے کہا ہے کہ

"स्वार्थी दोषं न पश्यति"

خود غرض لوگ اپنی غرض کے پورا کرنے میں بُرے کاموں کو بھی اچھا سمجھ کر عیب کو نہیں دیکھتے ہیں۔ اُسی پاشان وغیرہ مورتی اور بھگ لنگ کی پرستش میں تمام دھرم ارتھ۔ کام۔ موکش وغیرہ سدھیاں ماننے لگے۔ راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ اپنے بُت خانوں میں بُت قائم کرنے اور اُن کے دیدار اور زیارت کو آنے جانے لگ گئے۔ تب تو اِن پوپوں کے چیلے بھی جینیوں کے بُت خانوں میں جانے آنے لگے اور اُدھر مغرب میں کچھ دیگر مذہب شروع ہوگئے اور مسلمان لوگ بھی آریہ ورت میں آنے جانے لگ گئے تھے اُس وقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا:۔

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि।
हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम्॥

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مُبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلمانی زبان) منہ سے نہ بولے۔ اور مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا ہوا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو تو بھی جین مندر میں داخل نہ ہو۔ بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے

۱۴۔ اس کے بعد کچھ جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیرووں کے اپدیش کے خیالات آریہ ورت میں پھیلے تھے اور باہم تردید و تائید بھی جاری تھی۔ شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اوجین شہر میں وکرم آدتیہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا جسنے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو رفع کر امن قائم کیا۔ بعد ازاں بھرتری ہری راجا شاعری وغیرہ شاستر اور دیگر (علوم) میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا۔ اسنے تارک الدنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا۔ وکرم آدتیہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اسنے تھوڑی سی صرف و نحو اور شاعری صنعت وغیرہ کی اتنی اشاعت کی کہ اس کے عہد سلطنت میں کالیداس بکری چرانے والا بھی رگھو ونش کاویہ کا مصنف ہوا۔ راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا اُس کو بہت سی دولت دیتے تھے اور اس کی عزت ہوتی تھی۔ اُسکے بعد راجاؤں اور امیروں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا ٭

بکرماجیت۔ بھرتری ہری۔ بھوج اور کالیداس۔

۱۵۔ اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ سمپردائی مت والے بھی ہوئے تھے لیکن انکا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرم آدتیہ سے لیکر شیووں کا زور بڑھتا گیا ٭

شیو مت

شیووں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئی تھیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہا ودیا وغیرہ کی شاخیں ہیں ٭ لوگوں نے شنکر آچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھیرایا۔ ان کے پیرو سنیاسی بھی شیو مت میں شامل ہو گئے۔ اور وام مارگیوں کو بھی ملتے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوئے جو کہ شوجی کی عورت ہے۔ اور شیو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے ٭

۱۶۔ یہ دونوں رودراکھش اور بھسم (خاک) آج تک لگاتے ہیں لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہیں ویسے شیو نہیں ہیں ٭

رودراکھش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان

धिक् धिक् कपालं भस्मरुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥
रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभिः पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलयति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥ २ ॥

۲۹ اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلائے کلا یعنی مشین کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا جو یہ دونوں چیزیں آج تک بنی رہتیں تو یورپ والے لوگ اتنے مغرور نہ ہو جاتے۔

اُس زمانہ میں ایک عجیب کلا کا پنکھا بھی ایجاد ہوا تھا۔

۳۰ جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیوں سے روکنے لگے تو بھی مندروں میں جانے سے نہ رک سکے اور جینیوں کی کتھا میں بھی لوگ جانے لگے۔ جینیوں کے پوپ ان پرانیوں کے پروہتوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پرانیوں نے سوچا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائیں گے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار۔ مندر۔ مورتی۔ اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ ان لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار مندر اور بت بنائے اور جیسے جینیوں کے اول اور آخر پران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پران بنانے لگے۔

پرانیوں نے جینیوں کی نقل پر بت خانے وغیرہ بنائے۔

۳۱ راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنو مت کا آغاز ہوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجروں میں پیدا ہوا تھا اُس سے تھوڑا سا پھیلا۔ اُس کے پیچھے منی واہن۔ بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یاونا چاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعد ازاں براہمن خاندان میں پیدا شدہ چوتھا رامانج ہوا اُسنے اپنا مت پھیلایا۔

ویشنو مت کا آغاز

۳۲ شیووں نے شیو پران وغیرہ۔ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ۔ ویشنووں نے وشنو پران وغیرہ بنائے۔ اُنہیں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانے گا اس لئے ویاس جی وغیرہ رشی منیوں کے نام رکھ کر پران بنائے۔ نام بھی اُنکا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہیئے تھا لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام شہنشاہ اور نئی چیز کا نام قدیم رکھدے تو کیا تعجب ہے؟ اب اُنکے باہمی جیسے جھگڑے ہیں ویسے ہی پرانوں میں بھی لکھے ہیں۔

وشنو پران وغیرہ ویشنووں نے بنائے۔

۳۳ دیکھو! دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی ملکہ لکھی ہے اُسی نے سب دنیا کو بنایا اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ جب اُس دیوی کی خواہش ہوئی تب اُسنے اپنا ہاتھ گھسا اُس سے ہاتھ میں ایک آبلہ ہوا۔ اُس میں سے برہما

دیوی بھاگوت پران کی کہانی کا پول۔

سامنے جاکر مرجانا اچھا ہے - ایسے ایسے اپنے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے - جب اُن سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے یا تو

۲۷- کہتے تھے کہ ہاں ہے - جب وے پوچھتے تھے کہ دکھلاؤ تب مارکنڈے پران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سناتے تھے + جیسا کہ درگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے - راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں ویاس جی کے نام سے مارکنڈے اور شیو پران کسی نے بنا کر شائع کیا تھا - اُس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر اُن پنڈتوں کو ہاتھ کاٹنے وغیرہ کی سزا دی - اور اُن سے کہا کہ جو کوئی کتب و نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بناوے - رشی منیوں کے نام سے نہیں + یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے کہ جو گوالیار کے راج "بھنڈ" نامی شہر کے تیواڑی براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھنا کے راؤ صاحب اور اُن کے گماشتے رامدیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے - اُس میں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور اُن کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کل دس ہزار شلوکوں کے اندازہ مہابھارت بنایا تھا وہ مہاراجہ وکرم آدتیہ کے زمانہ میں بیس ہزار - مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملتی ہے - جو ایسی ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب ایک اونٹ کا بوجھ ہو جائیگی اور رشی منیوں کے نام سے پران وغیرہ کتابیں بناویں گے تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پڑکر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے + اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو کچھ کچھ ویدوں کا خیال تھا - ان کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے کہ

راجہ بھوج کے عہد میں مارکنڈے اور شیو پران بنائے گئے -

घट्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपुष्कलं विना मनुष्येण चलत्यजस्रम्॥

۲۸- راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اُس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنہوں نے گھوڑے کی شکل والی ایک سواری بذریعہ کلا والی بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹے میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی - وہ زمین اور ہوا میں بھی چلتی تھی +

زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا -

کے آنسو گرنے سے جو درخت ہوا اُسی کا نام رُدر آکشن ہے۔ اسی لئے اُس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے ایک بھی رُدر آکشن پہنے تو سب گناہوں سے چھوٹ کر سورگ کو جائے۔ یم راج (ملک الموت) اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہ رہے۔

(جواب) کال آگنی رُدر آپ نشد کسی "رکھوڑیا" انسان یعنی خاک رمنے والے نے بنائی ہے کیونکہ

"यस्याप्रथमा रेखा सा भूर्लोकः"

اس قسم کے قول اُس میں فضول ہیں۔ جو روز ہاتھ سے خط بنایا جاتا ہے وہ بھولوک یا اُس کا مفہوم کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جو

"चक्षुर्वं जमदग्निः"

اس قسم کے منتر ہیں وہ راکھ یا ترپنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ

"चक्षुर्वै जमदग्निः" ॥ शतपथ ।

اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی اپنے دھرم کے کام کروں کہ میں بے بینائی ضائع نہ ہوں۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا ہے۔ کیا پرمیشور کے قانونِ قدرت کو کوئی اُلٹا کر سکتا ہے؟ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اُسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے اور طرح پر نہیں۔ اس لئے جتنے رُدر آکشن بھسم۔ تلسی۔ کمل آکشن۔ گھاس۔ چندن وغیرہ کو گلے میں پہنتا ہے وہ سب جنگلی وحشی انسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیو بہت اُلٹے کام کرنے والے۔ مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ اُن میں جو کوئی نیک مرد ہے وہ ان باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ جو رُدر آکشن بھسم رمانے سے یم راج کے دوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہونگے۔ جب رُدر آکشن بھسم رمانے والوں سے کتا۔ شیر۔ سانپ۔ بچھو۔ مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے (یم راج) کے گن (نوکر) کیوں کر ڈریں گے؟

۳۵ (سوال) وام مارگی اور شیو تو اچھے نہیں لیکن وشنو تو اچھے ہیں۔

(جواب) یہ بھی وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ بُرے ہیں | وشنو بھی وید ورودھی ہیں

کی پیدائش ہوئی اُسکو دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برہما نے کہا کہ تو میری ماں ہے میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ ایسا سُنکر ماں کو غصہ ہوا اور لڑکے کو خاکستر کر دیا اور پھر ہاتھ گھس کر اُسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا اُس کا نام وشنو رکھا اُسکو بھی اُسی طرح کہا۔ اُسنے بھی نہ مانا تو اُس کو بھی راکھ کر دیا۔ پھر اُسی طرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اُس کا نام مہادیو رکھا اور اُسکو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا کہ میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ تو دوسری عورت کا جسم بنالے۔ دیوی نے ویسا ہی کیا۔ تب مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے؟ دیوی نے کہا کہ یہ دونوں تیرے بھائی ہیں اِنہوں نے میرا حکم نہ مانا اسلیئے راکھ کر دیئے مہادیو نے کہا کہ میں اکیلا کیا کروں گا؟ اِن کو زندہ کر دے اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہوگی ایسا ہی دیوی نے کیا۔ پھر تینوں کی تینوں کے ساتھ شادی ہوئی۔ واہ رے! ماں سے شادی نہ کی اور ہمشیرہ سے کر لی۔ کیا اِسکو جائز سمجھنا چاہیئے؟ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما۔ وشنو۔ رودر اور اندر اِنکو پالکی کے اُٹھانے والے کہار بنایا + اس قسم کے گپوڑے جیسے چاہے ویسے طبع زاد لکھے ہیں + کوئی اُنسے یہ پوچھے کہ اُس دیوی کا جسم اور اُس شری پور کا بنانے والا اور دیوی کے والدین کون تھے؟ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے تو بھائی بہن کی شادی میں کونسی اچھی بات ہے؟ جیسی اِس دیوی بھاگوت میں مہادیو۔ وشنو۔ اور برہما وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے۔ اِسی طرح شیو پُران میں دیوی وغیرہ کی بہت حقارت لکھی ہے۔ یعنی یہ سب مہادیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے جو رُدراکش یعنی ایک درخت کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہیں تو راکھ میں لوٹنے والے گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگرو وغیرہ کے پہننے والے بھیل کنجر وغیرہ مکتی کیوں نہ پائیں اور سُور کتے گدھا وغیرہ حیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مکتی کیوں نہیں ہوتی؟

۴۴ (سوال) کال اگنی رُدر اُپنشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے وہ کیا جھوٹی ہے؟ اور

رُدراکش بھسم تلک کی اجازت وید میں لکھی ہے

“त्र्यायुषं जमदग्नेः०” यजुर्वेद वचन।

اِس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پُرانوں میں رُدر کی آنکھ -

اِس میں بِدوان سمجھ لیں ایسا جھگڑا ہو جاتا ہے جیسے :-

اِن متوں کے جھگڑوں کو ایک پُر مذاق مثال ٹھیک ظاہر کرتی ہے

۴۷ - ایک کسی بیراگی کے دو چیلے تھے روزمرہ گرو کے پاؤں دبایا کرتے تھے ایک نے دہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی - ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا - اتنے میں گرو جی نے کروٹ بدلی تو اُس کے پاؤں پر دوسرے گرو بھائی کا مخدوم پاؤں پڑا - اُس نے لے سونٹا پاؤں پر کھینچ مارا - گرو نے کہا کہ ارے بدکار! تو نے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اوپر یہ پاؤں کیوں آ چڑھا؟ اتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار دکان کو گیا تھا آ پہنچا - وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا - دیکھا تو پاؤں سوجا پڑا ہے - بولا کہ گرو جی یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہوا؟ گرو نے سب ماجرا سنا دیا - وہ بھی بے وقوف تھا نہ بولا نہ چالا چپ چاپ سونٹا اُٹھا کر بڑے زور سے گرو کے دوسرے پاؤں پر دے مارا - گرو نے بہ آواز بلند پکار مچائی تب دونوں چیلے سونٹے لیکر دوڑے اور گرو کے پاؤں کو پیٹنے لگے تب تو بڑا شور و شر مچا اور لوگ سنکر آئے اور کہنے لگے کہ سادھو جی کیا ہوا؟ اُنہیں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھڑا کر پھر اُن بے وقوف چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں تمہارے گرو کے ہیں - اُن دونوں کی خدمت کرنے سے اُسی کو آرام ملتا اور تکلیف دینے سے بھی اُسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے ۔

جیسے ایک گرو کی خدمت کرنے میں چیلوں نے تماشہ کیا اِسی طرح جو ایک لازوال - ہست مطلق - عین علم - عین راحت - غیر محدود پرمیشور کے وشنو - رودر وغیرہ کئی نام ہیں - اِن ناموں کے معنی جیسے کہ اول سملاس میں ظاہر کر آئے ہیں (جاننے چاہئیں) اُن سچے معانی کو نہ جان کر شیو - شاکت - ویشنو وغیرہ سمپردائی لوگ باہم ایکدوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں - بے وقوف ذرا بھی اپنی عقل کو وسیع کر کے نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب وشنو - رودر - شیو وغیرہ نام ایک لاشریک - منتظم کل - ہمہ دان - پرمیشور کے کئی اوصاف افعال - عادات والا ہونے کے باعث اُسی کے مفہوم ہیں - بھلا کیا ایسے لوگوں پر پرمیشور کا غضب ہوتا ہوگا؟

۴۸ - اب دیکھئے چکرانکت ویشنوؤں کی عجیب کارروائی -

چکرانکت ویشنوؤں کی لیلا

तापः पुण्ड्रं तथा नाम माला मंत्रस्तथैव च ।

(سوال) "नमस्ते रुद्रमन्यवे"
"शैवमसि"। "वामनायच"।
"गणानान्त्वा गणपतिं हवामहे"।
"भगवती भूयाः"। "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۳۴-اس قسم کے وید کے حوالوں سے شَیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں پھر کیوں رد کرتے ہو؟

شیو وغیرہ مت وید سے ثابت نہیں ہوتے

(جواب) ان لفظوں سے شَیو وغیرہ سمپردائے ثابت نہیں ہوتے کیونکہ "रुद्र" (رودر) پرمیشور۔ پران وغیرہ ہوا۔ روح۔ آگ وغیرہ کا نام ہے۔ غصہ کرنے والے رودر یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جھکانا۔ پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا۔ (اس کا مطلب ہے)

[नम इति अन्ननाम—निघं० २।७]

جو منگل کاری سب دنیا کی پوری بہتری کرنے والا ہے اُس پرمیشور کو سر جھکانا چاہئے۔

"शिवस्य परमेश्वरस्यायं भक्तः शैवः"। विष्णोः परमात्मनोऽयं भक्तः वैष्णवः" "गणपतेः सकल जगत् स्वामिनोऽयं सेवको गाणपतः"। "भगवत्या वाण्या अयं सेवकः भागवतः"॥ "सूर्यस्य चराचरात्मनोऽयं सेवकः सौरः"[1]

= سب رودر۔ شیو۔ وشنو۔ گنپتی۔ سُوریہ وغیرہ پرمیشور کے اور بھگوتی سچائی کے کہنے والی کلام کا نام ہے۔

[1] نوٹ منجانب مترجم: شَیو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شَیو ہے۔ وِشنو یعنی دیاپک پرماتما کے بھگت کا نام ویشنو ہے۔ گنپتی یعنی تمام جماعتوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ذریعے مانتے ہیں۔ان منتروں کے معنی:۔

میں نارائن کو نمسکار کرتا ہوں۔ اور میں لکشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں اور شری یُت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اُس کو میرا نمسکار ہو۔ جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں ویسے چکرانکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور اپنے سنسکرۃ۔ چکر (وغیرہ) سے داغ دینے کے لئے جو وید منتر کا حوالہ رکھا ہے۔اُس کی عبارت اور معنی حسب ذیل ہیں۔

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः।
अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १ ॥
तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥ २ ॥ ऋ० मं० ९। सू० ८३। मं० १। २॥

اے کائنات اور ویدوں کی حفاظت کرنے والے پرمیشور طاقت کل۔ قادر مطلق آپ نے اپنی ویاپتی (حضوری) سے عالم کے سب حصوں کو ویاپت کر (چھا) رکھا ہے۔ وہ آپکی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے اُس کو برہمچریہ۔ راست گفتاری۔ شم (من کا ضبط) دم (ضبط حواس) یوگابھیاس۔ نفس کُشی۔ نیک صحبت وغیرہ تپسیا سے مبرّا جو خام روح انتہکرن[1] والی ہے وہ اُس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں ویسے ہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے اُس تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں+ جو نور مجسم پرمیشور کی دُنیا میں عظیم نیک چلنی مجسم ریاضت کرتے ہیں ویسے ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں +

اب غور کیجئے کہ راما نجی وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرانکت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں؟ بھلا کہئے وہ عالم تھے یا جاہل؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنی اس منتر کے کیوں کرتے؟ کیونکہ اس منتر میں "**अतप्ततनूः**" لفظ ہے نہ کہ

"**अतप्तभुजैकदेशः**" "**अतप्ततनूः**"

[1] من ۔ بدھی۔ چت۔ اور اہنکار ان ہر چہار کے مجموعہ کو انتہکرن کہتے ہیں۔ (مترجم)

अमी हि पञ्च संस्काराः परमैकान्तिहेतवः ॥

अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इति श्रुतिः ॥

रामानुजपटलपद्धती ॥

تاپ یعنی شنکھ - چکر - گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے برتن میں بجھاتے ہیں اور کئی اُس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں اب دیکھئے جو بھو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اُس میں آتا ہوگا - ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدون شنکھ - چکر وغیرہ سے جسم داغے جیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا کیونکہ وہ [आमः] یعنی کچا ہے اور جیسے بادشاہت کی چپڑاس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جان کر اُس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی وشنو کے شنکھ - چکر وغیرہ اوزاروں کے نقش دیکھ کر یم راج اور اُسکے گن ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

دوہا -

بانا بڑا دیال کا - تلک چھاپ اور مال
یم ڈرپے کالو کہے - بھئے مانے بھو پال

یعنی بھگوان کا بانا تلک چھاپ اور مالا پہننا بڑا ہے جس سے یم راج اور راجہ بھی ڈرتے ہیں - تیرشولوں کی مانند پیشانی پر نقش بنانا - نارائن داس - وشنو داس یعنی (جیسے) داس لفظ اخیر میں ہو (ایسا) نام رکھنا - مالا کنٹھی کی رکھنا اور پانچواں منتر جیسے :-

ॐ नमो नारायणाय ॥ ८ ॥

ویشنوں نے معمولی آدمیوں کے لئے منتر بنا رکھا ہے نیز

श्रीमन्नारायणचरणं शरणं प्रपद्ये । श्रीमते नारायणाय नमः ॥

श्रीमते रामानुजाय नमः ॥

اِس قسم کے منتر امیروں اور معززین کے لئے بنا رکھے ہیں - دیکھئے یہ بھی ایک دکان ٹھہری! - جیسا منہ ویسا تلک - ان پانچ سنسکاروں کو چکرانکت مکتی کے

کچھ بھاشا کی کتابیں بنی ہوئی تھیں۔ رامانج نے کچھ سنسکرت پڑھ کر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سوتر اور اُپنشدوں کی ٹیکا ۔ شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی۔ جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے کہ ادویت یعنی جیو برہم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں۔ دوسری کوئی شئے درحقیقت نہیں۔ دُنیا۔ پرپنچ سب جھوٹھا مایا روپ حادث ہے۔

اِس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی روح) برہم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں۔ یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برہم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں۔ اور رامانج کا اِس جز میں جوکر وششٹ ادویت روح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے۔ اِن تینوں کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے۔ بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد روح کا ماننا۔ کنٹھی۔ تلک مالا (تسبیح) مورتی پوجن (بت پرستی) پاکھنڈ مت وغیرہ رائج کرنے (گویا یہ) بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں جس قدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں۔ اُس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۴۹ (سوال) مورتی پوجا (بُت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی۔

بُت پرستی جینیوں سے شروع ہوئی۔

(جواب) جینیوں سے

(سوال) جینیوں نے کہاں سے چلائی ؟

(جواب) اپنی بے عقلی سے۔

(سوال) جینی لوگ کہتے ہیں کہ چپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بُت کو دیکھکر اپنی روح کی بھی نیک حالت ویسی ہی ہوجاتی ہے۔

(جواب) روح مدرک اور بُت غیر مدرک۔ کیا بُت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہوجائیگی؟ یہ بُت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے اور جینیوں نے جاری کی ہے۔ اِن کی تردید بارھویں سملاس میں کریں گے۔

(سوال) شاکت وغیرہ نے بُتوں (کے بنانے) میں جینیوں کی نقل نہیں کی ہے کیونکہ جینیوں کے بُتوں کی مانند وِشنو وغیرہ کے بُت نہیں ہیں۔

(جواب) ہاں یہ ٹھیک ہے اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں مل جاتے اس لئے جینیوں کے بُتوں سے خلاف بناتے ہیں۔ کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی اِنکا کام اور اِنکی مخالفت کرنا خاص اُنکا کام تھا۔ جیسے جینیوں نے بُت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں۔ اُنکے برخلاف وِشنو وغیرہ نے اچھی طرح سجی ہوئی عورت کے ساتھ۔ رنگ و راگ عیش عشرت کی صورت

یہ ناخن (یعنی لیکر) چوٹی تک مجموعہ کا نام ہے۔ اس بات کو مانکر اگر آگ ہی سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلادیں تو بھی اس منتر کے معنی سے خلاف ہے کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے۔

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः ॥
तैत्तिरी० प्र० १० । अ० ८ ॥

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا۔ سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ سچائی پر عمل کرنا دلکو ادھرم میں نہ جانے دینا۔ بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا یعنی جسم حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتاؤ کرنا۔ وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا۔ وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ افضل دھرم کے کاموں کا نام تپ ہے۔ دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہاتا۔ دیکھو! چکرانکت لوگ اپنے کو بڑے ویشنو مانتے ہیں لیکن اپنے بد رواج اور بد فعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے اول جو اسکا بانی "شٹھ کوپ" ہوا ہے (اس کی بابت) چکرانکتوں ہی کی کتابوں اور بھگت مال کی کتاب میں جو نابھا ڈوم نے بنائی ہے لکھا ہے:-

विक्रीय मुष्टिं विचचार योगी ॥

اس قسم کے قول چکرانکتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں شٹھ کوپ[1] یوگی سُوپ کو بنا بیچکر پھرتا تھا یعنی کنجر ذات میں پیدا ہوا تھا۔ جب اس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سننا چاہا ہوگا تب براہمنوں نے بے عزتی کی ہوگی۔ اسنے براہمنوں کے برخلاف سمپردا۔ تلک چکرانکت وغیرہ شاستر کے خلاف من گھڑت باتیں چلائی ہونگی۔ اس کا چیلا "منی واہن" جو کہ چانڈال ورن میں پیدا ہوا تھا اس کا چیلا "یامناچاریہ" جو کہ مسلمانی خاندان میں پیدا ہوا تھا جس کا نام بدلکر بعض لوگ "یامناچاریہ" بھی کہتے ہیں اُن کے بعد "رامانج" برہمن خاندان میں پیدا ہوکر چکرانکت ہوا۔ اس کے پہلے

[1] (نوٹ منجانب مترجم) سُوپ یا چھاج جس کو پنجابی زبان میں چھج کہتے ہیں جس سے کر اناج چھانٹا جاتا ہے ۔

یہ کہتے ہو کہ بُت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ جب وہ بُت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا پاکر و یکھ کر چوری زنا کاری وغیرہ بد فعلی کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اسوقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اسی لئے وہ خرابی کئے بغیر نہیں چوکے گا۔ اس قسم کے کئی عیب پتھر وغیرہ (کی پرستش یعنی) بُت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں + اب دیکھئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ بُتوں کو (خدا) نہ مانتا ہوا ہمیشہ محیط کُل ہمہ دان عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے وہ ہمیشہ ہر جگہ پر پرمیشور کو سب کے بُرے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لمحہ بھی پرمیشور سے اپنے کو دُور نہ سمجھ کر بد فعلی کرنی تو در کنار بلکہ دل میں بُری خواہش (تک) بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دل کلام اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جیسا کہ قند قند کہنے سے منہ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا یا کڑوا پن جانا جاتا ہے +

۱۴ (سوال) کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پرانوں میں نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے؟

(جواب) نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے جس طریق پر تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے۔

پرانک نام سمرن کی تردید اور ویدک نام سمرن کے افضل اور مدلل طریق کا بیان۔

(سوال) بھلا کیسا طریق ہے؟

(جواب) وید کے برخلاف۔

(سوال) بھلا اب آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتلائیے؟

(جواب) نام سمرن اس طرح کرنا چاہئے مثلاً "نیاکاری" (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے۔ اس کے جو معنی ہیں (یعنی) جیسے طرفداری سے مُبرا ہو کر پرمیشور سب کا ٹھیک ٹھیک انصاف کرتا ہے ویسے اُس کو قبول کر کے ہمیشہ انصاف سے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنی۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے +

والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے (بُت) بناتے ہیں + جینی لوگ بہت سے سنکھ گھنٹے
گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں۔ اسوجہ سے ایسی
لیلا کے کرنے سے ویشنو وغیرہ سمپردائی پوپوں کے چیلے جینیوں کے جال سے بچ کر
انکی لیلا میں آپھنسے اور بہت سی ویاس وغیرہ مہرشیوں کے نام سے من گھڑت
بے معنی فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں اُن کا نام "پُران" رکھ کر کتھا بھی سنانے
لگے اور ایسے ایسے عجیب مکر کرنے لگے یعنی پتھروں کے بت بنا کر خفیہ کہیں پہاڑ یا
جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ دیئے۔ بعد ازاں اپنے چیلوں میں
ظاہر کیا کہ مجھ کو رات کو خواب میں مہادیو۔ پاربتی۔ رادھا۔ کرشن۔ سیتا۔ رام
یا لکشمی۔ نارائن اور بھیرو۔ ہنومان وغیرہ نے کہا ہے کہ ہم فلاں فلاں جگہ ہیں۔
ہم کو وہاں سے لاکر مندر میں قایم کرو اور تو ہی ہمارا پوجاری بنے تو ہم حسب دلخواہ ثمرہ دینگے۔
جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سنی تب سچ ہی
مان لی اور اُس سے پوچھا کہ ایسا مورت کہاں پر ہے؟ تب پوپ جی بولے کہ فلاں پہاڑ یا
جنگل میں ہے۔ چلو میرے ساتھ دکھلا دوں + تب تو وے اندھے اُس دغاباز کے ساتھ
چلکر (گئے)۔ وہاں پہنچ کر دیکھا متعجب ہو کر اُس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپ کے
اوپر اس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے۔ اب آپ اس کو لے چلیئے اور ہم مندر بنوا دینگے
اُس میں اس دیوتا کو قایم کر کے آپ نے ہی پرستش کرنا۔ اور ہم لوگ بھی اس صاحب
اقبال دیوتا کے درشن (دیدار) سپرشن کر کے حسب دلخواہ ثمرہ پائینگے + اسی
طرح جب ایک نے لیلا کی تب تو اُس کو دیکھ سب پوپ لوگوں نے اپنی گزران کے
لئے مکر و فریب سے بت قایم کئے +

بت پرستی کی مدلل تردید

۴ (سوال) پرمیشور بےشکل ہے وہ تصور میں نہیں آسکتا اسلئے ضرور بت ہونا
چاہیئے۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں تو بت کے سامنے
جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں اس میں کیا ہرج ہے؟
(جواب) چونکہ پرمیشور بےشکل محیط کل ہے اس لئے اُس کا مورت بن ہی نہیں
سکتا اور اگر بت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے تو پرمیشور کی بنائی ہوئی
زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اور نباتات وغیرہ کئی اشیاء جن میں کہ پرمیشور نے
عجیب صنعت رکھی ہے (انسے یاد کیوں نہیں ہوتی) کیا ایسی صنعت والی زمین
پہاڑ وغیرہ کے دیکھنے سے جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے بڑے بت ہیں اور جن
سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم

سے چھوڑ کر ایک چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا۔ دیکھو! یہ کتنی بڑی توہین ہے ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو۔ جب محیط کل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے؟ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے؟ دھوپ کو جلا کر کیوں دیتے؟ گھنٹہ۔ گھڑیال۔ جھانجھ۔ پکھاوجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ کیوں ہاتھ جوڑتے؟ سر میں ہے۔ کیوں سر جھکاتے؟ خورد و نوش وغیرہ میں ہے۔ کیوں تبرک دھرتے؟ اور پانی میں ہے۔ کیوں غسل کراتے ہو؟ کیونکہ اُن سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے اور تم محیط کل کی پرستش کرتے ہو یا ویاپیہ (محاط) کی۔ اگر محیط کل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر چندن پھول وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو؟ اور اگر ویاپیہ (محاط) کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم پتھر وغیرہ کے پجاری (عبادت کنندہ) ہیں یہ سچ کیوں نہیں کہتے؟

اب کہیے کہ بھاؤ (تصور) سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصور کے تابع ہونے سے پرمیشور مقید ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں طلاء۔ نقرہ وغیرہ۔ پتھر میں ہیرا پنا وغیرہ۔ سمندر جھاگ میں موتی۔ پانی میں گھی۔ دودھ۔ دہی وغیرہ اور خاک میں میدہ۔ شکر وغیرہ کا تصور کرکے اُنکو ویسے کیوں نہیں بنا لیتے؟ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے؟ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو وہ کیوں نہیں میسر ہوتا؟ اندھا انسان آنکھ کا تصور کرکے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے کیوں مر جاتے ہو؟ اسلئے تمہارا تصور سچا نہیں۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنے کا نام بھاؤ یا تصور ہے مثلاً آگ میں آگ۔ پانی میں پانی جاننا (تصور) اور پانی میں آگ۔ آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس کو ویسا جاننا علم اور اُسکے خلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اس لئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو۔

۴۴ (سوال) اجی۔ جب تک وید منتروں سے آواہن (بلانا) نہیں کرتے تب تک دیوتا نہیں آتا اور بلانے سے جھٹ آتا اور وسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

ویدوں میں مورت پرستی اور پرمیشور کے آواہن وغیرہ کا ذکر تک نہیں

(جواب) جو منتر کو پڑھکر بلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو مورت مدرک کیوں نہیں ہوجاتا؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے؟

۴۴ (سوال) ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُس نے شیو - وشنو - گنیش - سورج اور دیوی وغیرہ کے جسم اختیار کرکے رام کرشن وغیرہ اوتار لئے۔ اس لئے اُس کا بُت بنایا جاتا ہے۔

پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا اور نہ ہی اوتار لیتا ہے۔

کیا یہ بھی بات سچی ہے؟

(جواب) ہاں ہاں جھوٹی ہے۔ کیونکہ

"अज एकपात्"

"अकायम्"

اِن صفات کے باعث پرمیشور کو پیدائش موت اور جسم میں آنے سے مُبرّا ویدوں میں کہا گیا ہے۔ علاوہ اس کے دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں حلول کرنا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ محیط غیر محدود اور رنج و راحت (وغیرہ) محسوس ہونے والی صفات سے مُبرّا ہے وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ - رحم - اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اُس کا آنا جانا ہو سکتا ہے لیکن جو لاتبدل - غائب جس کے بغیر ایک ذرہ بھی خالی نہیں ہے اُس کا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا عقیم کے لڑکے کی شادی کرکے اُس کے فرزند کے دیکھنے کی بات کا کہنا ہے۔

۴۵ (سوال) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو بُت میں بھی ہے پھر خواہ کوئی شے ہو اُس میں تصور کرکے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟ دیکھو

محیط کُل پرمیشور کو کسی ایک محدود شے میں ہی تصور نہیں کر سکتے۔

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये।
भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम्॥

پرمیشور نہ لکڑی نہ پتھر نہ مٹی سے بنائی اشیاء میں ہے بلکہ پرمیشور تو تصور میں موجود ہے جس میں تصور کریں وہاں ہی پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔

(جواب) جب پرمیشور محیط کُل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصور کرنا دوسری میں نہ کرنا یہ ایسی بات ہے کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت

(سوال) اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے اور اگر ممانعت ہے تو

پرمیشور کی جگہ کسی اور کو معبود ماننے کی ویدوں میں سخت ممانعت ہے

“प्राती सर्वा निषेधः”

بت (پرستی) کے ہونے ہی سے ممانعت ہو سکتی ہے۔

(جواب) حکم تو نہیں لیکن پرمیشور کی جگہ میں کسی غیر چیز کو معبود نہ ماننا (لکھا ہے) اور بالکل ممانعت کی ہے۔ کیا اپرودھی (موجودگی سے پیشتر حکم) نہیں ہوتا؟ شلوک یہ ہے:-

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूतिमुपासते । ततो भूय इव ते
तमो य उ सम्भूत्याᳬ रताः ॥ १ ॥ यजुः० ॥ अ० ४० । मं० ९ ॥
न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥ २ ॥ यजुः० ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥
यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ३ ॥
यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥
यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यति ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥
यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदᳬ श्रुतम् ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥
यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥
केनोपनि० ॥

جو اسمبھوتی یعنی نہ پیدا ہونے والی پرکرتی یعنی علت مادی کی پرمیشور کی جگہ میں عبادت کرتے ہیں وہ تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سمبھوتی جو علت مادی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) پتھر اور

سنو بھائی! بھلا کہیں پرمیشور آتا اور جاتا ہے اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بلا لیتے ہو تو انہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں روح کو کیوں نہیں بلا لیتے؟ اور دشمن کے جسم سے روح کو رخصت کر کے کیوں نہیں مار سکتے؟

سنو بھائی! بھولے بھالے لوگو! یہ پوپ جی تم کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور پرمیشور کے بلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک حرف بھی نہیں ہے۔

(سوال)

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा। आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा। इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा॥

اس قسم کے وید منتر موجود ہیں پھر کیوں کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

(جواب) اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی کتابوں کے ویدوں کے مخالف پوپ رچت (یعنی پوپ کے بنائے ہوئے) فقرات ہیں۔ وید کے قول نہیں۔

(سوال) کیا تنتر جھوٹا ہے؟

تنتر گرنتھ جھوٹا ہے

(جواب) ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بلانے) پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ پتھر وغیرہ بت کے متعلق ویدوں میں ایک منتر بھی نہیں۔ ویسے ہی

"प्राणं समर्पयामि"

اس قسم کے قول بھی نہیں یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ۔

"पाषाणादि मूर्तिं रचयित्वा मन्दिरेषु संस्थाप्य गंधादिभिरर्चयेत"

یعنی پتھر کا بت بنا مندروں میں قائم کر چندن اکشت (چاول) وغیرہ سے پرستش کرے ایسا کچھ بھی نہیں۔

لائق ہونے سے (دروغگوئی وغیرہ) وید میں ناجائز ہیں۔ جیسے فرض کو عمل میں لانا دھرم اور اُس کا نہ کرنا ادھرم ہے ایسے ہی ممنوع فعل کا کرنا ادھرم اور نہ کرنا دھرم ہے۔ جب ویدوں میں ممنوع کئے گئے بُت پرستی وغیرہ افعال کو تم کرتے ہو تو گنہگار کیوں نہیں؟

۴۸ (سوال) دیکھو! وید ادی ہے۔ اُس وقت بُت کا کیا کام تھا کیونکہ پہلے تو دیوتا عیاں تھے۔ یہ رواج تو پیچھے سے تنتر اور پرانوں سے چلا ہے جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہو گئے تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لا سکے اور بُت کا دھیان تو کر سکتے ہیں۔ اس لئے جاہلوں کے لئے بُت پرستی ہے۔ کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھے تو محل پر پہنچ جائے۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کر اوپر جانا چاہے تو نہیں جا سکتا۔ اس لئے بُت (پرستی) پہلی سیڑھی ہے اس کی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور باطن پاکیزہ ہو جائیگا تب پرمیشور کا دھیان کر سکے گا۔ جیسے نشانہ انداز اول کثیف نشانہ میں تیر، گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا پھر لطیف میں بھی نشانہ مار سکتا ہے ویسے ہی کثیف بت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے لڑکیاں گڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں کہ جب تک سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں۔ اس قسم کے دلائل سے بُت پرستی کرنا خراب کام (ثابت) نہیں ہوتا۔

بُت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہو سکتی۔

(جواب) جب وید کے مطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادھرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بُت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا۔ جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں ان اُن کا حوالہ دینا گویا ناستک ہونا ہے سنو۔

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ १ ॥ मनु० २ । ११ ॥
या वेदबाह्याः स्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।
सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्य तमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः ॥ २ ॥
उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोऽन्यानि कानिचित् ।
तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥ मनु० अ० १२ । ९५ । ९६ ॥

درخت وغیرہ اور تیو (جڑ) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں کرتے ہیں۔ وے اُس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدت تک سخت تکلیف مجسم نرک میں گر کر سخت اذیت اُٹھاتے ہیں + (۱)

جو سب دُنیا میں موجود ہے اُس نے شکل پرمیشور کی تصویر-ماپ-مشابہت یا بُت نہیں ہے + (۲)

جو کلام کی "यद्वाचा" یعنی یہ بانی ہے لیجئے دیا وشے (مضمون) نہیں اور جسکے سہارے اور ہستی سے کلام کی پرورتی (تقاضا) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر اور جو اُس کے سوائے دوسرا ہے وہ معبود نہیں۔ (۱)

جو من سے "यन्मना" کر کے دل میں نہیں آتا جو من کو جانتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو اُس کے سوائے دوح اور انتھکرن ہے اُس کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں مت کر + ۲ + جو آنکھ سے نہیں نظر آتا اور جس سے آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور جو اُس کے سوائے سورج - بجلی - اور آگ وغیرہ غیر مدرک اشیاء ہیں اُن کی عبادت مت کر + ۳ +

جو کان سے نہیں سُنا جاتا اور جس سے کان سُنتا ہے اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور اُس کے سوائے آواز وغیرہ کی عبادت اُس کی جگہ میں مت کر + ۴ +

جو پرانوں سے جاندار نہیں ہوتا اور جس سے پران حرکت کو حاصل کرتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو یہ اُس کے سوائے ہوا ہے اُس کی عبادت مت کر + ۵ +

اِس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے + ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) کی بھی ہوتی ہے + "پراپت" کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اُس کو وہاں سے اُٹھا دینا - "اپراپت" کی جیسے اے بیٹے! تو نے چوری کبھی مت کرنا کنوئیں میں مت گرنا - بدوں کی صحبت مت کرنا - بے علم مت رہنا - اس طرح اپراپت کی بھی ممانعت ہوتی ہے - جو انسانوں کے علم میں اپراپت ہے وہ پرمیشور کے علم میں پراپت ہے اس لئے اس کی ممانعت کی ہے - لہذا پتھر وغیرہ بُت پرستی سخت ممنوع ہے +

۱۲ (سوال) بُت پرستی میں ثواب نہیں تو گناہ بھی نہیں ہے -

بُت پرستی کے کرنے والے گنہگار ہیں -

(جواب) فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں :- ودھیت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کی وجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں - دوسرے نشدھ (ممنوع) جو کہ نیکے

(جواب) شکل والی چیز میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا کیونکہ اس کو من فوراً قبول کر کے اس کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور بے شکل پرمیشور کے قبول کرنے میں جتنا مقدور من شتابی دوڑتا ہے تب بھی انتہا نہیں پاتا۔ حصوں سے مبرا ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا بلکہ اسی کے صفات افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہو کر قائم ہو جاتا ہے۔ اور اگر مجسم اشیا میں قائم ہوتا تو کل دنیا کا من قائم ہو جاتا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی عورت۔ بیٹے۔ دولت۔ دوست وغیرہ مجسم (چیزوں) میں غلطاں رہتا ہے تاہم کسی کا من قائم نہیں ہوتا جب تک کہ غیر مجسم میں نہ لگا دے۔ کیونکہ حصوں سے مبرا ہونے کے باعث اس میں من قائم ہو جاتا ہے اس لئے بت پرستی کرنا ادھرم ہے۔ (۱)

بت پرستی سے متعدد خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

دوم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کر کے (لوگ) مفلس ہوتے ہیں اور اس میں کاہلی ہوتی ہے۔

سوم۔ عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زنا کاری۔ لڑائی جھگڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چہارم۔ اسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مکتی کا ذریعہ مان کر سست ہو کر انسانی جامہ رائیگاں کھوتے ہیں۔

پنجم۔ مختلف قسم کی متضاد اشکال۔ نام اور حالات والے بتوں کے پجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رہتا اور متضاد عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق بڑھا کر ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم۔ اسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں انکی ہار ہو کر سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام ان کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے اور آپ محتاج بالغیر۔ بھٹیارے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشست گاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اس پر خفا ہو کر مارتا یا گالی دیتا ہے ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بت دھرتے ہیں۔ ان بدعقل والوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ بے راہ ہو کر مندر بمندر ملک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم۔ دنیا اور عاقبت برباد کرتے چور وغیرہ سے عذاب پاتے (اور) ٹھگوں سے ٹھگے رہتے ہیں۔

نہم۔ بدچلن پجاریوں (مجاوروں) کو دولت دیتے ہیں وے اس دولت کو بیسوا۔

سمرتی بھی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نندا یعنی ان کے قدر کی بےقدری، ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہلاتا ہے۔ (۱)

جو خیراز وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ دنیا کو تکلیف کے سمندر میں ڈبانے والی ہیں وے سب بیفائدہ جھوٹی تاریکی مجسم دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں (۱) جو ان ویدوں سے خلاف کتابیں پیدا ہوتی ہیں وے کچھ جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ انکا ماننا بیفائدہ اور باطل ہے + اسی طرح برہما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی پر عمل کرنا دھرم ہے کیونکہ وید صحیح معانی کا مظہر ہے۔ اس سے خلاف جتنے تنتر اور پران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں اور جو وید سے خلاف چلتے ہیں اُن میں کہی ہوئی بُت پرستی بھی ادھرم ہی ہے + انسانوں کا علم غیر مدرک کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے اسلئے عالموں کی خدمت۔ صحبت سے علم بڑھتا ہے پتھر وغیرہ سے نہیں۔ کیا پتھر وغیرہ بت پرستی سے پرمیشور کو دھیان میں کبھی کوئی لا سکتا ہے؟ نہیں! نہیں! بُت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک بڑی خندق ہے جس میں گر کر (انسان) چکنا چور ہو جاتا ہے پھر اُس خندق سے نکل نہیں سکتا بلکہ اُسی میں مر جاتا ہے + ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلےٰ عالم یوگیوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالاخانہ میں جانے کا زینہ ہوتا ہے البتہ بت پرستی کرتے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا برخلاف اس کے بت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ رائگاں کھو کر بہت سے مر گئے اور جو اب ہیں یا ہونگے وے بھی انسانی جامہ کے مقاصد یعنی دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کے حصول سے محروم رہکر بیفائدہ برباد ہو جائینگے۔ بت پرستی پرمیشور کے حصول میں گنجفہ نشانہ کی طرح نہیں۔ بلکہ دھرم پر چلنے والے فاضل اور علم بھی (نشانہ ہیں۔) انکو (علم نجی) بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بت پرستی گڑیوں کی کھیل کی طرح نہیں بلکہ اوّل حروف شناسی۔ نیک تربیت کا ہونا گڑیوں کی کھیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے سمجھئے جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کر لیگا +

۴۹ (سوال) شکل والی چیز میں من ٹھیرتا ہے اور بے شکل میں ٹھیرنا مشکل ہے

من غیر مجسم میں ہی ٹھیرتا ہے نہ کہ مجسم شئے میں

اسلئے بت پرستی رہنی چاہیئے +

(سوال) پنچایتن پوجا (ہے) جو کہ شیو - وشنو - امبکا - گنیش اور سورج کا بُت بنا کر پرستش کرتے ہیں - یہ پنچایتن پوجا (جائز) ہے یا نہیں؟

(جواب) کسی قسم کی بُت پرستی نہ کرنی - لیکن "مورتی مان" جو ذیل میں کہیں گے اُنکی پوجا یعنی تعظیم کرنی چاہئے وہ پنچ دیو پوجا ہے - پنچایتن پوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے - لیکن بے علم جاہلوں نے اُس کے اچھے معنی چھوڑ کر خراب معنی لے لئے - جو آجکل شِو وغیرہ پانچوں کے بُت بنا کر پرستش کرتے ہیں اُن کی تردید تو ابھی کر چکے ہیں لیکن سچی پنچایتن وید میں کہی ہوئی اور وید کے مطابق کہی گئی دیو پوجا اور مورتی پوجا (جو) ہے وہ سنو -

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ यजु० ।
अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्य्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥
अथर्व० कां० ११ । व० ५ । मं० १७ ॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ अथर्व० ॥
कां० १५ । व० १३ । मं० ६ ॥

अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ऋग्वेदे ॥

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ॥
तैत्तिरीयोपनि० ॥ वल्ली० १ । अनु० १ ॥

कतम एको देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥
शतपथ० कां० १४ । प्रपाठ० ६ । ब्राह्म० ७ । कण्डिका १० ।

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ व० १ । अनु० ११ ॥

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ मनु०
अ० ३ । ५५ ॥

उपचर्य्यः स्त्रिया साध्व्या सततं देववत्पतिः ॥ मनुस्मृतौ ॥

زناکاری۔ شراب گوشت کے کھانے۔ لڑائی جھگڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے +

دہم۔ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر پتھر وغیرہ بتوں کی عزت کرکے محسن کُش ہو جاتے ہیں +

یازدہم۔ اُن بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چور لیجاتا ہے تب ہائے ہائے کرکے روتے رہتے ہیں +

دوازدہم۔ پوجاری غیر عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہوکر عورت مرد کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں +

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کی آگیا کی فرمانبرداری پوری طرح نہونے سے باہم مخالفت ہوکر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں +

چہاردہم۔ غیر مدرک کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کند ہو جاتی ہے کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انتہ کرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیاء ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں اُنکو پوجاری جی توڑکر یہ نہ جانتے ہوئے کہ اُن پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی (کرتی) اور پوری خوشبو کے وقت تک اُن میں رہتی اُس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑکر اُلٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبودار اشیا بنائی ہیں؟

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں اُس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے براز کی۔ اور ہزاروں جاندار اُس میں پڑتے اُسی میں مرتے سڑتے ہیں +

ایسے ایسے کئی بت پرستی کے کرنے سے عیب واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے۔ کرتے ہیں اور کرینگے وے مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچے نہ بچتے ہیں اور نہ بچینگے +

اھ (سوال) کسی قسم کی بت پرستی کرنی کرانی تو نہیں لیکن جو اپنے آریہ ورت میں پنچ دیو پوجا کا لفظ قدیم سے سلسلہ وار چلا آتا ہے اُسکا | پنچایتن پوجا سے کیا مراد ہے

بجانے وغیرہ کاموں میں لگا کر کھانے پینے کو دیکر گذران کراتا ہے۔

۵۳ (سوال) جس طرح پر کہ عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بُت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے ویسے تارک الدُنیا شانت (انسان) کا بُت دیکھنے سے ویراگ (ترک) اور شانتی حاصل کیوں نہ ہوگی؟

(جواب) نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ وہ مُورت کا خاصہ جڑ پن روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ ویویک کے بغیر نہ ویراگ اور ویراگ کے بغیر وگیان (علم معرفت) وگیان کے بغیر شانتی حاصل نہیں ہوتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اُن کی صحبت۔ اُپدیش۔ اور اُنکی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کی صفات یا عیب نہ جانے اُس کے محض بُت دیکھنے سے محبت (پیدا) نہیں ہوتی۔ محبت ہونے کا باعث اوصاف کا جاننا ہے۔ ایسی بُت پرستی وغیرہ بُرے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمّے پُجاری۔ بھکاری۔ سُست۔ کم ہمت۔ کروڑوں آدمی ہوگئے ہیں + سارے جہان میں جہالت انہوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت سا پھیلا ہے۔

بکسی خاص قسم کے بُت کے دیکھنے سے شانتی حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ شانتی وگیان کا نتیجہ ہے

۵۴ (سوال) دیکھو کاشی میں "اورنگ زیب" بادشاہ کو "لاٹ بھیرو" وغیرہ نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے۔ جب مسلمان اُنکو توڑنے گئے اور اُنھوں نے جب اُن پر توپ گولہ وغیرہ چلائے تب بڑے بڑے بھنوروں (نے) نکل کر سب فوج کو تنگ کر کے بھگا دیا۔

بنارس کے بُتوں کے معجزے اور اُن کی تردید

(جواب) یہ پتھر کا معجزہ نہیں تھا۔ وہاں بھنوروں کے چھتّے لگے ہوتے ہونگے اُنکا خاصہ ہی موذی پن ہے جب کوئی اُن کو چھیڑے تو وہ کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔ اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا وہ پُجاری جی کی لیلا تھی۔

۵۵ (سوال) دیکھو مہادیو میچھ کو صورت نہ دکھلانے کے لئے کنوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ بھی معجزہ نہیں ہے؟

(جواب) بھلا جس کے کوتوال کال بھیرو لاٹ بھیرو وغیرہ بھوت پریت اور گرڑ وغیرہ گنوں (فوجوں) نے

مہادیو کے کنوئیں میں گرنے اور بُت کے برہمن کے گھر میں چھپنے کی تردید۔

له (نوٹ مترجم) ہر ایک چیز کو علیحدہ علیحدہ بہ اُس کی اصلیت میں سوچنا ویویک ہے
مله ،، بُرے کاموں کے ترک کرنے کا کام ویراگ ہے۔
سله ... ،، راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

"اول ماں مورتی متی (مجسم) تعظیم کے قابل دیوتا" یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کر کے والدہ کو خوش رکھنا (چاہیئے)۔ حصہ یعنی تاڑنا کبھی نہ کرنا۔ دوسرا باپ راست اعمال والا دیو اُس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی۔ تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے اُس کی تن من دھن سے خدمت کرنی۔ چوتھا درویش جو فاضل دھرم پہ چلنے والا فریب سے مبرّا۔ سب کی ترقی کا خواہاں۔ دنیا میں پھرتا ہوا سچے اُپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے اُسی کی خدمت کریں ۔

پانچویں۔ عورت کے واسطے خاوند اور مرد کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے ۔

یہ پانچ مورتی مان دیو جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش (ہوتی اور انسان کو) سچی تعلیم، علم اور سچا اُپدیش حاصل ہوتا ہے۔ یہی پرمیشور کو حاصل کرنے کی سیڑھیاں ہیں اِن کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں وے وید کے سخت مخالف ہیں ۔

۵۲ (سوال) ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں اور بُت پرستی بھی کریں تب تو کوئی عیب نہیں۔؟

> بُت پرستی کسی حالت میں بھی نہ کرنی چاہئے۔

(جواب) پتھر وغیرہ بُت پرستی کو قطعی چھوڑنے اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ (لوگوں نے) سامنے موجود ماتا وغیرہ ظاہراً راحت بخش دیوتوں کو چھوڑ کر اَدیو پتھر وغیرہ میں سر مارنا قبول کیا۔ اس کو لوگوں نے اسی لئے قبول کیا ہے کہ جہاں ماں باپ وغیرہ کے سامنے نذرانہ یا بھینٹ پوجا دھریں گے تو وے خود کھا لیں گے اور بھینٹ پوجا لیں گے تو ہمارے منہ یا ہاتھ میں کچھ نہ پڑیگا۔ اسلئے پتھر وغیرہ کے بُت بنا اُسکے آگے نذرانہ دھر گھنٹے کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا۔ شور مچا (اُن کو) انگوٹھا دکھا دے گئے ۔

"[illegible]"

جیسے کوئی کسی کو چھلے یا چڑا دے کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھا دے اُس کے آگے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسے ہی لیلا ان پجاریوں یعنی پوجا یعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک چمک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بے وقوف غریبوں کا مال اُڑا کر موج کرتے ہیں۔ اگر کوئی دھارمک راجا ہوتا تو اِن پتھر کے دلدادہ لوگوں کو پتھر توڑنے بھیجتے اور گھر

۸۵ (سوال) بھلا یہ تو جانے دو لیکن جگن ناتھ جی میں ظاہرا معجزہ ہے۔ ایک کلیور (قالب) بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود آتی ہے۔ چولھے پر اوپر اوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پکتی ہیں اور جو کوئی وہاں جگن ناتھ کی پرسادی (شیرینی) نہ کھائے تو جذامی ہو جاتا ہے اور رتھ (گاڑی) خود بخود چلتا۔ گنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے۔ اِندرمن کے راج میں دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے۔ قالب بدلنے کے وقت ایک راجہ ایک پانڈا اور ایک بڑھئی مر جانے وغیرہ معجزوں کو تم جھوٹا نہ کر سکوگے؟

جگن ناتھ کی پرستش اور اس کے متعلق معجزات کی تردید۔

(جواب) جس نے بارہ برس تک جگن ناتھ کی پوجا کی تھی وہ ورکت (تارک الدنیا) ہو کر متھرا میں آیا تھا۔ مجھ سے ملا تھا۔ میں نے اِن باتوں کا جواب پوچھا تھا اُنہوں نے یہ سب باتیں جھوٹ بتائیں لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں وہ سمندر کی لہروں سے کنارے لگ جاتی ہے اُس کو لیکر کاریگر لوگ بت بناتے ہیں۔ جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کر کے باورچیوں کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں۔ زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل کا چولھا بناتے ہیں۔ اُن ہانڈیوں کے نیچے گھی مٹی اور راکھ لگا چھ چولھوں پر چاول پکا اُن کے تلے مانج کر اُس بیچ کی ہانڈی میں اُسی وقت چاول ڈال چھ چولھوں کے مونھ لوہے کے توؤں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولتمند ہوں بلا کر دکھلاتے ہیں۔ اوپر اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھلا نیچے کے کچے چاول نکال دکھا کر اُن سے کہتے ہیں کہ کچھ ہانڈیوں کے لئے رکھ دو۔ آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپے اشرفی رکھتے اور کئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کر دیتے ہیں۔ شودر رذیل لوگ مندر میں نیویدیہ (تبرک) لاتے ہیں۔ جب نیویدیہ ہو چکتا ہے تب وے شودر رذیل لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں۔ بعد ازاں جو کوئی روپیہ دیکر ہنڈیا لیوے اُس کے گھر پہنچاتے اور غریب گرہستی اور سادھو سنتوں سے لیکر شودر اور چنڈال تک ایک قطار میں بیٹھ جوٹھا ایک دوسرے کا کھاتے ہیں۔ جب اُس قطار کے آدمی اُٹھتے ہیں تب انہیں پتلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں نہایت پلید کاروائی ہے۔ اور بہت سے لوگ وہاں جا کر اُن کا جوٹھا نہ کھا کر اپنے ہاتھ سے بنا کھا کر چلے آتے ہیں۔ کوئی بھی جذام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی اور اُس جگن ناتھ پوری میں بھی بہت سے پرسادی نہیں کھاتے اُن کو بھی جذام وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں اُس جگن ناتھ پوری میں بھی بہت سے

مسلمانوں کو لڑکر کیوں نہ ہٹا دیا ؟ جیسی مہا دیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے کہ کئی ایک ترشول برہمسر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اسلحوں کو خاکستر کر دیا تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہیں کیا ؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وے بیچارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے ؟ جب مسلمان مندر اور مورتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے کاشی کے نزدیک آئے تب پوجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت (موت کے فرشتے) نہیں جاتے اور پرلے کے وقت بھی کاشی کی تباہی ہونے نہیں دیتے تو ملیچھوں کے دوت (سپاہی) کیوں نہ ڈرائے ؟ اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی ؟ یہ سب پوپ مایا (فریب) ہے ۔

۹۵ (سوال) گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں جاتے اور پتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے ؟

گیا میں مردوں کے شرادھ کرنے کی تردید۔

(جواب) بالکل جھوٹ ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی وہی طاقت ہے تو جن پنڈوں[1] کو پتروں کے سکھ کے لئے لاکھوں روپے دیتے ہیں اُس کو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ گناہ کیوں نہیں دور ہوتا ؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے ۔ کبھی کسی دغا باز نے زمین میں گڑھا کھود کر اُسمیں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا پھر اُس کے مونھ پر کُشا (گھاس) رکھا پنڈ دیا ہوگا اور اُس مکار نے اُٹھا لیا ہوگا کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہیں ۔ جیسے ہی بیج ناتھ کو راون لایا تھا یہ بھی جھوٹی بات ہے ۔

۷۵ (سوال) دیکھو ! کلکتہ کی کالی اور کاماکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں ہے ؟

کلکتہ کی کالی اور کاماکشا دیویوں کی پرستش کی تردید۔

(جواب) کچھ بھی نہیں یہ اندھے لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چلتے ہیں ۔ کوئیں (یا) گڑھے میں گرتے ہیں ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک جاہل کے پیچھے دوسرے چل کر بت پرستی کے گڑھے میں پھنس کر تکلیف پاتے ہیں ۔

[1] (نوٹ منجانب مترجم) پنڈوں یعنی گیا کے پجاری لوگوں ۔

چھوڑتے ہیں ٭

دیوتا مانو تو اُنھیں کاریگروں کو مانو کہ جن مندروں نے مندر بنایا۔ راجا۔ پنڈا اور پجاری اُس وقت نہیں مرتے لیکن وے تینوں وہاں مردار (پڑے) رہتے ہیں۔ چھوٹوں کو تکلیف دیتے ہونگے اتفاق کرکے اُسی وقت یعنی کلیوگ بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں۔ بُت کا پیٹ کھوکھلا رکھا ہے اُس میں سونے کے خانہ میں ایک سالگرام رکھتے ہیں کہ جس کو ہر روز دھوکر چرنامرت بناتے ہیں۔ اُس پر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں اُن لوگوں نے زہریلا تیزاب لگا دیا ہوگا اُس کو دھوکر اُنھی تینوں کو پلایا ہوگا کہ جس سے وے کبھی مرگئے ہونگے۔ مرے تو اس طرح لیکن بھگتوں کے بندوں نے مشہور کیا ہوگا کہ جگناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہیں ٭

رامیشور کی لیلا کی تردید

۵۹ (سوال) جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

(جواب) جھوٹی۔ کیونکہ اُس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں تب اُس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے جتنے کا اُتنا بنا رہتا ہے ایسی لیلا کرکے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے ہیں ٭

(سوال) رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا ہے اگر بُت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رامچندر بُت کو قائم کیوں کرتے اور والمیک جی رامائن میں کیوں لکھتے؟

(جواب) رامچندر کے زمانہ میں اُس لنگ یا مندر کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکھن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے۔ آکاش کے راستہ میں غبارہ پر بیٹھ ایودھیا کو آرہے تھے تب سیتا جی سے کہا تھا کہ:-

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः ।
सेतुबन्ध इति विख्यातम् ॥ वाल्मीकि रा० ।
लंकाकां० सर्ग १२५ । श्लो० २० ॥

اے سیتا تیری جدائی سے ہم بیقرار ہوکر گھومتے تھے اور اسی مقام پر چار ماہ تک

پُجاری ہیں۔ جیسا جو جھوٹا کھانے سے بھی مرض زور نہیں ہوتا ۔

اور اسی جگن ناتھ میں وام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے کیونکہ سوبھدرا سری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے اُسی کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی ۔ اور رتھ کے پہیوں کے ساتھ کل لگی ہوئی ہیں جب اُن کو سیدھا گھماتے ہیں (کل) گھومتی ہیں تب رتھ چلتا ہے جب میلے کے بیچ میں پہنچتا ہے تب ہی اُس کی کیل کو اُلٹا گھما دیتے ہیں۔ رتھ ٹھہر جاتا ہے ۔ پجاری لوگ پکارتے ہیں خیرات کرو۔ ثواب کا کام کرو جس سے جگن ناتھ خوش ہو کر اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دھرم رہے جب تک نذر آتی رہتی ہے تب تک اسی طرح پکارتے جاتے ہیں جب آ چکتی ہے تب ایک برج باسی اچھے کپڑے دوشالہ اوڑھ کر آگے کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ تعریف کرتا ہے "کہ اے جگن ناتھ سوامی! آپ مہربانی کرکے رتھ کو چلائیے ۔ ہمارا دھرم رکھئے"[1] اس قسم کے الفاظ بول کر ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کرکے رتھ پر چڑھتا ہے۔ اُسی وقت کیل کو سیدھا گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسی کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے ۔ بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں ۔ اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ اُن بتوں کے آگے کھینچ کر لگانے کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایک طرف والے نے پردے کو کھینچا جھٹ بت آڑ میں آ جاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پجاری پکارتے ہیں تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جائیں گے تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو۔ وے بچارے سادہ لوح آدمی دھگا بازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تب ہی زیارت ہوتی ہے ۔ تب جے کا لفظ بول خوش ہو کر دھکے کھا ذلیل ہو کر چلے آتے ہیں۔

اندردمن وہی ہے جس کے خاندان کے آدمی اب تک کلکتہ میں ہیں ۔ وہ دولت مند راجا اور دیوی کی پرستش کرنے والا تھا۔ اُس نے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا اسلئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے پینے کا جھگڑا اس طرح سے دور کریں لیکن وے جاہل کب

(نوٹ منجانب مترجم) [1] آٹھ اعضاء کے سمیت ڈنڈے (لکڑی) کی مانند لیٹ کر سلام کرنا ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کہلاتا ہے۔

وہ اعضاء یہ ہیں۔ (۱) زانو (۲) پاؤں (۳) ہاتھ (۴) چھاتی۔ (۵) عقل (۶) سر (۷) زبان (۸) آنکھیں یا نظر ۔

ابھی ہمارا دیوتا ظاہر ہوتا ہے۔ پھر تو ان گزنگا اور بھیرو نے خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کر دیں گے تا وے بیچارے بھولے راجا اور کھشتری پوپوں کے بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے۔ کتنے ہی نجومی پوپوں نے کہا کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت نہیں ہے۔ ایک نے آٹھواں چندرماں بتلایا دوسرے نے یوگنی سامنے دکھلائی۔ اس قسم کی بہکاوٹ میں رہے جب ملیچھوں کی فوج نے آکر گھیر لیا تب ذلت سے بھاگے۔ کتنے ہی پوپ پجاری اور اُن کے چیلے پکڑے گئے۔ پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپیہ لو مندر اور بت مت توڑو۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بت پرست نہیں بلکہ بت شکن ہیں۔ جا کر جھٹ مندر توڑ دیا جب اوپر کی چھت ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونے سے بت گر پڑا۔ جب بت توڑا تب سنتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ کے جواہرات نکلے۔ جب پجاری اور پوپوں پر کوڑے پڑے تب رونے لگے۔ کہا کہ خزانہ بتلا دو۔ مار کے مارے جھٹ بتلا دیا تب سب خزانہ لوٹ مار غارت کر پوپ اور اُن کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی۔ گھاس کھدوایا۔ بول و براز وغیرہ اٹھوایا اور چنے کھانے کو دئے۔ ہائے! کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ و برباد ہوگئے۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی؟ جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے! اور خود فتح پاتے۔ دیکھو! جتنے بت ہیں اُن کی جگہ میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی۔ پجاریوں نے اِن پتھروں کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی اُن دشمنوں کے سر پر اڑ کر نہ لگا۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو حتی الوسع بچاتا اور اُن دشمنوں کو مارتا۔

نرسی مہتہ کی ہنڈی کی لیلا کی تردید۔

۴۴ (سوال) دوارکا جی کے رنچھوڑ جی جس نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈی بھیجدی اور اُس کا قرضہ اتار دیا اِس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے؟

(جواب) کسی ساہوکار نے روپیے دیدیئے ہونگے۔ کسی نے جھوٹا نام اُڑا دیا ہوگا کہ شری کرشن نے بھیجے۔ جب سمبت ۱۹۱۴[1] کے سال میں توپوں کے مارے مندر اور بت انگریزوں نے اُڑا دئے تھے۔ تب بت کہاں گئے تھے؟ خلاف اس کے باگھیر (یعنی بگھیلے) لوگوں نے جتنی بہادری کی اور لڑے۔ دشمنوں کو مارا لیکن بت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ جو سری کرشن کی مانند کوئی ہوتا تو اِن کے

(نوٹ) [1] مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی۔ یعنی ستاون کے غدر کا زمانہ (مترجم)

قیام کیا تھا اور پرمیشور کی اپاسنا دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہ موجود ہیں تاؤں کا دیوتا مہادیو پرمیشور ہے اُس کے فضل سے ہم کو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور دیکھ یہ پل ہم نے باندھ کر لنکا میں آ کر اُس راون کو مار پھینکو لے آئے۔ اس کے سوا وہاں رامیشور کا اور کچھ بھی نہیں لکھا ✦

۶۰ (سوال) "رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلایا ستنت کو" دکھن میں ایک کالیا کنت کا بت ہے وہ اب تک حقہ پیا کرتا ہے جو بت پرستی جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے ✦

> کالیا کنت کے معجزے کی تردید۔

(جواب) جھوٹی جھوٹی یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اُس بت کا منہ کھو کھلا ہوگا اُس کی پیٹھ میں سوراخ نکال کر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی جب پجاری حقہ بھر یا نیچوان لگا کر منہ میں نالی جما کر پردے ڈال کر نکل آتا ہوگا تب پیچھے والا آدمی منہ سے کھینچتا ہوگا تو ادھر حقہ گڑ گڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا۔ جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا تب ناک اور منہ کے سوراخوں سے دھواں نکلتا ہوگا۔ اُس وقت بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیاء لوٹ کر اُنکو مفلس کر دیتے ہونگے ✦

۶۱ (سوال) دیکھو ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا رتی سونے میں کئی من کا بت تل گیا کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

> ڈاکور جی کے معجزے کی تردید

(جواب) نہیں۔ وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا اور سوا رتی کے برابر بت کا وزن ہونا کسی جنگلی آدمی نے گپ ہانکی ہوگی ✦

۶۲ (سوال) دیکھو سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے اور بڑا معجزہ تھا کیا یہ بھی جھوٹی بات ہے؟

> سومناتھ کے معجزے اور لیلا کی تردید۔

(جواب) ہاں جھوٹی ہے سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس لگا رکھا تھا اُس کی کشش سے وہ بت درمیان کھڑا تھا جب محمود غزنوی آ کر لڑا تب یہ معجزہ ہوا کہ اُس کا مندر توڑا گیا اور پجاری بھگتوں کی ذلت و خواری ہوگئی اور لاکھوں آدمیوں کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی جو پوپ پجاری پرستش۔ پرشچرن حمد و ثنا۔ دعا کرتے تھے کہ

"اے مہادیو! اس ملیچھ کو تو ہمارے زوال جلدی رکھشا کر"

اور وے اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے کہ "آپ بے فکر رہیئے مہادیو جی بھیرو یا ویر بھدر کو بھیج دیں گے وہ سب ملیچھوں کو مار ڈالیں گے یا اندھا کر دیں گے

پانی اپنا ہوگا اس لئے اس کا نام امرت سر رکھ دیا ہوگا۔ اگر آب حیات ہوتا تو پرانیوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا؟

دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی جس سے جھلکتی ہوگی اور گرتی نہیں۔ شیشے کنول کے پتوں کی ہونگے یا کپ ہوگی۔ دیوال میں بڑے تیر لگنے میں کچھ کاریگری ہوگی۔ امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں پھر پانی کا جو کر چھوٹے لنگ۔ (کی شکل کا) بننا کونسا تعجب ہے۔ اور کبوتروں کے جوڑے پالتو ہوں گے۔ پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہوں گے۔ دکھلا کر کے لوٹتے ہوں گے۔

> ہردوار۔ تپوبن۔ اُترکاشی۔ دیوپریاگ۔ گپت کاشی۔ کیدار اور بدری ناراین کی پرستش کی تردید۔

۶۶ (سوال) ہردوار بہشت کا دروازہ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا ہے۔ دیو پریاگ۔ گنگوتری میں گومکھ۔ اُترکاشی میں گپت کاشی۔ ترجگی نارائن کے درشن ہوتے ہیں۔ کیدار اور بدری نارائن کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں۔ مہادیو کا منہ نیپال میں پشوپتی۔ چوتڑ (سرین) کیدار ہے اور ٹخنے ناتھ میں زانو۔ پاؤں امرناتھ میں۔ اُن کے درشن پرسن غسل کرنے سے مکتی ہوجاتی ہے۔ وہاں کیدار اور بدری سے بہشت جانا چاہے تو جاسکتا ہے اس قسم کی باتیں کیسی ہیں؟

(جواب) ہردوار شمال سے پہاڑوں میں جانے کے ایک راستے کا آغاز ہے۔ ہر کی پوڑی غسل کے لئے کنڈ کی سیڑھیوں کو کہا ہے۔ سچ پوچھو تو "ہاڑ پوڑی" ہے کیونکہ ملک بھر کے مردوں کی ہڈیاں اس میں پڑا کرتی ہیں۔ گناہ کبھی بھی بغیر بھوگے نہیں چھوٹ سکتے بھی نہیں کٹتے۔ تپوبن جب ہوگا تب ہوگا اب تو "بھکشک بن" (یعنی بھکھاریوں کا جنگل) ہے۔ تپوبن میں جانے رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاضت تو کرنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہاں بہت سے دوکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں۔

“हिमवत: प्रभवति गंगा”

پہاڑ کے اوپر سے پانی گرتا ہے گؤ کے منہ کی شکل بنا لیے انہوں نے بنائی ہوگی اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اُترکاشی وغیرہ مقامات جانے والوں کے لئے اچھے ہیں لیکن دوکانداروں کے لئے وہاں بھی دوکانداری ہے۔ دیو پریاگ پُران کے

دھڑ سے اڑا دیا اور یہ جاتے چھوڑ کے بھلا یہ تو کہو کہ جس کا محافظ مار کھائے اُس کے پناہ گزین کیوں نہ پیٹے جائیں؟ اور

۶۴ (سوال) جوالا مکھی تو ظاہرا دیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے اور پرساد دیا جائے تو آدھا کھا جاتی اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اُس پر نہریں چھڑوائیں اور لوہے کی چادریں جڑوا دیں تھیں تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رکی۔ ویسے ہی ہنگلاج بھی آدھی رات کو سواری کئے ہوئے پہاڑ پر دکھائی دیتی۔ پہاڑ پر گرج کرتی ہے۔ چندرکوپ بولتا اور یونی جنتر سے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ٹھمرا باندھنے سے پورا بزرگ کہلاتا۔ جب تک ہنگلاج نہ ہو آوے تب تک نصف بزرگ کہلاتا ہے۔ اس قسم کی سب باتیں کیا قابل تسلیم نہیں؟

جوالا مکھی اور ہنگلاج کی پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ وہ جوالا مکھی (آتش فشاں) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے اُس میں پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گھر کے چولہے میں شعلہ[1] آجاتا علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا باقی چھوڑ جاتا ہے اُس کی مانند وہاں بھی ہے۔ جیسے چولہے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے سب خاکستر ہو جاتا۔ جنگل یا گھر میں آگ لگ جانے سے سب کو کھا جاتا ہے اِس سے وہاں کیا بڑھ کر ہے سوائے ایک مندر، حوض اور اِدھر اُدھر نالیوں کی بناوٹ کے۔

ہنگلاج میں نہ کوئی سواری نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے جس کے نیچے سے بلبلے اٹھتے ہیں اُس کو سپھل یاترا (تیرتھ زیارت) ہونا جاہل مانتے ہیں۔ یونی کا جنتر اُن لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنوا رکھا ہے اور ٹھمرے بھی اُسی طرح بیچ لیا کرتے ہیں۔ اس سے بزرگی ہوتی ہو تو ایک حیوان پر ٹھمرے کا بھار لاد دیں تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا؟ بڑا آدمی تو اعلیٰ دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے۔

۶۵ (سوال) امرتسر کا تالاب مثل آب حیات، مکتیسر کا پھل آدھا میٹھا (ہے) اور دیوار جھکتی ہے لیکن گرتی نہیں۔ ریوال سر میں بیڑے تیرتے (ہیں)۔ امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے۔ ہمالیہ سے کبوتر کے جوڑے آ کر سب کو درشن دے کر چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

امرت سر، ریوال سر، امرناتھ وغیرہ کے پرستش کی تردید۔

(جواب) نہیں۔ اُس تالاب کا صرف نام ہی امرت سر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا تب اُسکا

---

[1] (نوٹ) یعنی شعلہ (مترجم)

پریاگ میں کسی حجام سے شلوک بنانے والے یا پوپ جی کو کچھ روپیہ دیکر سر منڈانے کا مہاتم (بزرگی) بنایا یا بنوایا ہوگا۔ پریاگ میں غسل کرکے بہشت کو جا تا تو واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں ✤

جو کوئی وہاں ڈوب مرتا (ہے) اُس کا جیو (روح) بھی آکاش میں ہوا کے ساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا۔ تیرتھ راج بھی نام ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے۔ غیر مدرک پتھر میں راجہ رعیت کی تمیز کبھی نہیں ہو سکتی ✤

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ایودھیا کا شہر آبادی۔ کتے گدھے۔ بھنگی۔ چمار اور جائے ضرور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا۔ بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کی وہاں ہے۔ لیکن پوپ جی کے زبانی گھڑدوں میں ایودھیا بہشت کو اڑ گئی۔ یہ گپوڑہ لفظوں کی صورت میں اُڑتا پھرتا ہے ایسے ہی نیمشار آرنیہ وغیرہ بھی دھنی لوگوں کی لیلا جانو ✤

متھرا تینوں لوک سے نرالی ہے تو نہیں لیکن اُس میں تین جانور بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جن کے مارے تری۔ خشکی اور ہوا میں کسی کو آرام ملنا مشکل ہے۔ ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے ہو کر بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ بھجمان! بھانگ مرچی اور لڈو کھائیں پئیں۔ بھجمان کی جے جے منا دیں ✤ دوسرے پانی میں کچھوے کاٹ ہی کھاتے ہیں۔ جنکے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسرے آکاش میں اوپر لال منہ کے بندر پگڑی۔ ٹوپی۔ زیور اور پاپوش تک بھی نہ چھوڑیں۔ کاٹ کھاویں۔ دھکے دے گرا کر مار ڈالیں اور یہ تینوں پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں۔ کچھووں کی منوں بھر چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے۔ گڑ وغیرہ سے اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں ✤

اور برندابن[1] جب تھا تب تھا اب تو بیوابن کی، رنڈ چھوکرا چھوکری اور گرو چیلے وغیرہ کی لیلا پھیل رہی ہے ✤ ویسے ہی دیپ مالیکا (دیوالی) کے میلے پر گوبردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے ✤

کورو کھشیتر میں بھی وہی روزی کی لیلا سمجھ لو۔ انہیں جو شخص دھارمک (اور) دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے۔ وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے ✤

۴۸ (سوال) یہ بُت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جھوٹے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ ✤

(جواب) تم قدیم کسے کہتے ہو۔ جو ہزار دو ہزار برس ہوئے۔ دنیا کو تو اس سے پہلے یہاں بُت پرستی نہ تھی

(نوٹ) [1] برندابن کے لغوی معنی پاک جنگل کے ہیں (مترجم)

گھوڑوں کی لیلا ہے یعنی جہاں الکھ نندا اور گنگا ملی ہے اس لئے وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ ایسی گپیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدھ کاشی (ظاہرا کاشی) ہے۔ تین جگوں کی دھونی تو نہیں نظر آتی لیکن پوپوں کی دس بیس پشتوں کی ہوگی۔ جیسی خاکیوں کی دھونی اور پارسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔

تپت کنڈ (گرم چشمہ) (چونکہ) پہاڑوں کے اندر سخت حرارت ہوتی ہے (اسلئے) اس میں گرم پانی آتا ہے۔ اس کے نزدیک دوسرے حوض میں اوپر کا پانی یا جہاں گرمی نہیں وہاں کا آتا ہے + اسلئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہ بہت اچھی ہے لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے پتھر پر پجاری یا اُن کے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پجاری پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پوروں سے مال اُڑا کر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ ودیا والے بہت سے بیٹھے ہیں۔ "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت چھوڑ بہت سی کر بیٹھے ہیں +

پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی بت کا نام رکھ چھوڑا ہے۔ جب کوئی نہ پوچھے تب ہی ایسی لیلا زور میں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز مال اُڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے۔ وہاں کی زمین پر فضا اور پاک ہے +

۱۴ (سوال) وندھیاچل میں وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھجی ظاہرا موجود ہے۔ وندھیشوری تین وقتوں میں تین شکلیں بدلتی ہے اور اُس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی نہیں ہوتی + پریاگ تیرتھ راج وہاں سر منڈانے سے سدھی اور گنگا جمنا کے مقام اتصال میں غسل کرنے سے مراد بر آتی ہے۔ ویسے ہی ایودھیا کئی دفعہ اُڑ کر تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھکر۔ برندابن لیلا کا مقام۔ اور گوبردھن پربت یاترا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سورج گرہن میں کوروکھشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں؟ +

وندھیشوری۔ کالی۔ اشٹ بھجی پرباگ۔ ایودھیا۔ متھرا۔ برندابن کوروکھشیتر کی زیارت یا پرستش کی تردید۔

(جواب) ظاہرا تو آنکھوں سے تینوں مورتیاں نظر آتی ہیں کہ پتھر کے بت ہیں اور تین وقتوں میں تین قسم کی شکلیں ہونے کا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے وغیرہ زیور پہنانے کی چالاکی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے +

اس قسم کے شلوک پوپ پُرانوں میں ہیں جو سینکڑوں ہزاروں کوس دُور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اُس کے گناہ دور ہو جائیں اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنت) کو جاتا ہے۔ "ہری" ان دو حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ ویسے ہی رام۔ کرشن۔ شو۔ بھگوتی وغیرہ ناموں کا مہاتم ہے۔ اور جو آدمی صبح کے وقت شو یعنی لنگ یا اُس کے بُت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا۔ دوپہر میں درشن سے عمر بھر کا۔ شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے۔ یہ درشن کا مہاتم ہے۔ کیا جھوٹا ہو جائیگا ؟

(جواب) جھوٹ ہونے میں کیا شک (ہے)؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہرے۔ رام۔ کرشن۔ نارائن۔ شو اور بھگوتی کا نام لینے سے گناہ کبھی نہیں چھوٹتے اگر چھوٹیں تو دُکھی کوئی نہ رہے اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے۔ جیسے کہ آجکل پوپ لیلا میں گناہ بڑھکر ہو رہے ہیں۔ جاہلوں کو یقین ہے کہ ہم گناہ کر کے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کرینگے تو گناہ دور ہو جائیں گے۔ اسی یقین پر گناہ کر کے دُنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہُوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے۔

(سوال) تو کوئی تیرتھ نام سمرن سچا ہے یا نہیں۔

سچے تیرتھ اور سچا نام سمرن

(جواب) ہے۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ دھارمک عالموں کی صحبت۔ سب کی بھلائی کرنا۔ دھرم پر چلنا۔ یوگ کا ابھیاس۔ دشمنی اور فریب کا نہ کرنا۔ راست بازی۔ سچائی کا اعتقاد۔ راست گفتاری۔ برہمچریہ رکھنا۔ استاد۔ درویش۔ ماں۔ باپ کی خدمت۔ پرمیشور کی استتی۔ پرارتھنا۔ اُپاسنا[1]۔ شانتی نفس کشی۔ نیک سیرتی۔ نیک کوشش۔ علم۔ علم حق۔ وغیرہ اچھے اوصاف افعال دُکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں۔ اور جو تری خشکی والے ہیں وہ تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ

"जना यैस्तरन्ति तानि तीर्थानि"

انسان جن کے ذریعہ دُکھوں کو عبور کریں اُن کا نام تیرتھ ہے۔ تری و خشکی تیرانے والے نہیں بلکہ ڈبا کر مارنے والے ہیں۔ برخلاف اس کے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے کیونکہ اُن سے بھی سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] استتی پرارتھنا۔ اُپاسنا کی تشریح کے لئے دیکھو ساتواں سمّلاس۔

(جواب) تم قدیم کس کو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور برہمن وغیرہ رشی منیوں کی تصنیف کردہ کتابوں میں انکا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے ادھر پیچھے وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے۔ پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی۔ اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے۔ جب جینیوں نے گرنار۔ پالی تانہ۔ شکھر۔ شترونجے اور آبو وغیرہ تیرتھ (زیارت گاہ) بنائے۔ تو ان کے مطابق ان لوگوں نے بھی بنا لیے۔ جو کوئی ان کے آغاز کا امتحان کرنا چاہیں وے پنڈوں کی پرانی سے پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھیں۔ تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچ سو یا ایک ہزار برس سے ادھر پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہیں۔

۶۶ (سوال) جو جو تیرتھ یا نام کا مہاتم یعنی جیسے

تیرتھ کے نام لینے یا تیرتھ جانے سے گناہ نہیں چھوٹتے۔

لہ "अन्यक्षेत्रे कृतं पापं काशीक्षेत्रे विनश्यति"

اس قسم کی جو باتیں ہیں وے سچی ہیں یا نہیں؟

(جواب) نہیں کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہوں تو مفلسوں کو دولت۔ بادشاہت۔ اندھوں کو آنکھ ملجاتی۔ کوڑھیوں کے جذام وغیرہ امراض دور ہو جاتے۔ ایسا نہیں ہوتا اسلئے گناہ یا ثواب کسی کا نہیں چھوٹتا۔

۶۷ (سوال) گنگا۔ ہرے۔ رام۔ نام سمرن اور شو درشن سے پاپ نہیں چھوٹتے

गङ्गागङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥ १ ॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥ २ ॥
प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशि पापं विनश्यति।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम् ॥ ३ ॥

لہ (ترجمہ) دوسرے مقام میں کیا ہوا گناہ کاشی کے مقام میں دور ہو جاتا ہے۔ (مترجم)

गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः॥

اس قسم کا گرو ماہاتم تو سچا ہے؟ گرو کے پاؤں دھو کر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گرو لالچی ہو تو وامن (اوتار) کی مانند۔ غصہ والا ہو تو نرسنگھ (اوتار) کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند۔ اور شہوتی ہو تو کرشن کی مانند گرو کو جاننا چاہئے۔ خواہ گرو جی کتنا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا (بے اعتقادی) نہ کرنی۔ سنت یا گرو کے دیدار کو جانے میں قدم قدم پر اشومیدھ (یگیہ) کا ثمرہ ملتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

(جواب) ٹھیک نہیں۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشور اور پاربرہم پرمیشر کے نام ہیں۔ اس کے برابر گرو کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ گرو ماہاتم۔ گرو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گرو تو ماں باپ استاد اور اپدیشک ہوتے ہیں۔ اُن کی خدمت کرنی اُن سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور استاد کا کام ہے۔ لیکن جو گرو لالچی۔ غصہ ور۔ محبت میں مبتلا۔ اور شہوتی ہو تو اُس کو بالکل ترک کر دینا۔ تنبیہ کرنی۔ معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی مار تا سزا دینا جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ اچھے اوصاف میں بڑا نہیں ہے۔ جھوٹ موٹ کنٹھی تلک۔ وید کے برخلاف منتر اُپدیش کرنے والے ہیں وہ گرو ہی نہیں بلکہ گڈریئے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریے اپنی بھیڑ بکریوں سے دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں ویسے ہی شاگردوں چیلے چیلیوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا۔

لوبھی گرو لالچی چیلا دونوں کھیلیں داؤ
بھوساگر میں ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

گرو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دیں گے ہی اور چیلا سمجھے کہ چلو گرو جھوٹی قسم کھانے گناہ دور کرنے وغیرہ لالچ سے دونوں کپٹ منی بھوساگر کے عذاب میں غرقاب ہوتے ہیں۔ جیسے پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ویسے ہی گرو اور چیلوں کے منہ پر خاک مٹی پڑے اُس کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ دکھ عذاب میں ڈوبے گا۔

جیسی لیلا پجاری پرانیوں نے چلائی ہے ویسی ان گڈریئے گروؤں نے بھی چلائی ہے یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیر خواہ ہیں وہ خود تکلیف اُٹھا دیں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے اور گرو ماہاتم گرو گیتا

समानतीर्थे वासी ॥ अ० ४ । पा० ४ । १०७ ॥

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः ॥ अ० १६ ॥

جو برہمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں وے سب سیتیرتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی (ہم جماعت) ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور ستیہ بھاشن وغیرہ دھرم کی صفات میں سادھو (تدابیر کرنے والا) ہو اُس کو اناج وغیرہ اشیاء کا دینا اور اُن سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے +

نام سمرن اِس کو کہتے ہیں کہ

यस्य नाम महद्यशः ॥ यजुः । अ० ३२ । मं० ३ ॥

پرمیشور کا نام بڑے یش یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے۔ جیسے برہم۔ پرمیشور۔ ایشور۔ نیاے کاری (عادل) دیالو (رحیم) سرب شکتیمان (قادر مطلق) وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں۔ مثلاً برہم سب سے بڑا۔ پرمیشور سب کا مالک۔ ایشور قدرت والا۔ نیاے کاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا۔ دیالو جو سب پر نظر عنایت رکھتا۔ سرب شکتیمان اپنی قدرت ہی سے سب دُنیا کی پیدائش۔ قیام اور فنا کرنے والا۔ مدد کسی کی نہیں لیتا۔ برہما طرح طرح کی دُنیوی اشیاء کا بنانے والا۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا۔ مہادیو سب دیوتوں کا دیو۔ رُدر پرلے (فنا) کرنے والا وغیرہ ناموں کے معنوں کو اپنے میں دھارن (جذب) کرے یعنی بڑے کاموں کے کرنے سے بڑا ہو۔ طاقتوروں میں طاقتور ہو۔ قابلیتوں کو بڑھاتا جائے۔ ادھرم کبھی نہ کرے۔ سب پر رحم کرے۔ سب قسم کے سادھنوں (تدابیر) کو سمرتھ (نشو و نما) کرے۔ صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بنائے۔ سب دُنیا میں اپنی روح کی مانند رنج و راحت سمجھے۔ سب کی حفاظت کرے۔ عالموں میں عالم ہو۔ بُرے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا (دے) اور شریفوں کی حفاظت کرے۔ اِس طرح پرمیشور کے ناموں کے معنی جان کر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق ہی اپنے اوصاف۔ افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے

गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः । (۲۷ سوال) گرومت کی تردید

باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں۔ بلکہ یہ کام مخالف۔ خود غرض جاہل لوگوں کا ہے۔ اتہاس (تواریخ) اور پُران شری بھاگوت وغیرہ کا نام نہیں بلکہ :-

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति।

یہ براہمن اور سوتروں کا قول ہے۔

ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام۔ اور گوپتھ براہمن کتابوں ہی کے اتہاس۔ پُران۔ کلپ۔ گاتھا۔ اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں :-

(اتہاس) جیسے جنک اور یاگیہ ولکیہ کا مباحثہ۔

(پُران) دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان

(کلپ) ویدک الفاظ کے سامرتھ (وسعت) کا بیان اور معنوں کو ظاہر کرنا۔

(گاتھا) کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر کہانی کی صورت میں بیان کرنا۔

(ناراشنسی) انسانوں کے قابلِ تعریف یا قابلِ مذمت افعال کا بیان کرنا۔

اِن ہی سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ پِتری کرم یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں کچھ سننا۔ اشومیدھ کے اختتام پر بھی اِنہی کا سُننا لکھا ہے کیونکہ جو ویاس کی تصانیف ہیں اُن کا سننا سُنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے۔ پیشتر نہیں۔ جب ویاس جی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب وید ارتھ کو پڑھتے پڑھاتے سُنتے سُناتے تھے۔ اسی لئے سب سے پُرانی براہمن کتابوں ہی پر یہ سب (نامیں) صادق آ سکتی ہیں۔ اِن جدید فرضی شری مد بھاگوت شِو پُران وغیرہ جھوٹی یا بُرائیز عیب کتابوں پر نہیں صادق آ سکتیں ٭

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لئے اُن کا نام "وید ویاس" ہوا۔ کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لے کر اتھروید کے آخر تک چاروں وید پڑھے تھے اور شُک دیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھائے بھی تھے۔ ورنہ اُن کا جنم کا نام تو "کرشن دویپاین" تھا ٭ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ ویاس جی کے باپ۔ دادا۔ پڑدادا۔ پراشر۔ شکتی۔ وششٹ۔ اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے یہ بات کیونکر ٹھیک ہو سکے؟ ٭

بھی انہی بدکردار گرو لوگوں نے بنائی ہے ✦

۴۳ ۔ (سوال)

اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ تمت چھند وغیرہ
برہمن کتابوں کا نام اصل میں پران ہے ۔

अष्टादशपुराणानां कर्त्ता सत्यवतीसुतः ॥ १ ॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् ॥२॥ महाभारते

पुराणान्यखिलानि च ॥ ३ ॥ मनु० ॥

इतिहासपुराणः पञ्चमो वेदानां वेदः ॥ ४ ॥

छान्दोग्य० प्र० ७ ॥ खं० १ ॥

दशमेऽहनि किञ्चित्पुराणमाचक्षीत ॥ ५ ॥

पुराणविद्या वेदः ॥ ६ ॥ सूत्रम् ॥

(۱) اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہئے (۲) اتہاس مہابھارت اٹھارہ پرانوں سے ویدوں کے معنی پڑھیں پڑھاویں کیونکہ (۳) اتہاس اور پران ویدوں ہی کے معنی کے مطابق ہیں (۴) پتری کرم میں پران اور ہری ونش کی کتھا سُنیں (۵) اشومیدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پران کی کتھا سُنیں (۶) پرانوں کا علم وید کے معنی جاننے ہی سے وید ہے (۷) اتہاس اور پران پانچواں وید کہلاتے ہیں ✦

اس قسم کے حوالوں سے پرانوں کا مستند (ہونا) اور ان کے حوالوں سے بت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں کیونکہ پرانوں میں بت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے ✦

(جواب) جو اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو اُن میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سوتر۔ یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم۔ راستباز۔ دھارمک یوگی تھے۔ وہ ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپردائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید فرضی کتابیں بنائی ہیں اُن میں ویاس جی کے اوصاف کا شمہ بھی نہ تھا اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی

کھلا تھا۔ اور کمل میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اس نے برہما سے کہا کہ اے بیٹے تو دنیا کو بنا۔ برہما نے اس کو کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں بلکہ تو میرا بیٹا ہے۔ ان میں جھگڑا برپا ہوا اور دو دیویہ ہزار[1] برس تک وہ دونوں پانی پر لڑتے رہے۔ تب مہادیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وہ دونوں آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب ان دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور وہ فوراً آسمان میں چلا گیا۔ اس کو دیکھ کر دونوں متحیر ہو گئے۔ سوچنے لگے کہ اس کی ابتدا و انتہا معلوم کرنی چاہیئے۔ جو ابتدا و انتہا معلوم کر کے جلد آوے وہی باپ اور جو پیچھے یا پتہ لے کر نہ آوے وہ بیٹا کہلائے۔ وشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے نیچے کو چلا اور برہما ہنس کا جسم اختیار کر کے اوپر کو اڑا۔ دونوں من کی تیز رفتاری سے چلے۔ دو دیویہ ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اس کی حد نہ پائی۔ تب نیچے سے اوپر آ (نیچے والے) وشنو اور اوپر سے نیچے (جانے والے) برہما نے سوچا کہ اگر وہ پتہ لے آیا ہوگا تو مجھ کو بیٹا بننا پڑے گا۔ ایسا سوچ رہا تھا کہ اسی وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اتر آیا۔ ان سے برہما نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہیں۔ برہما نے پوچھا کہ اس لنگ کی حد ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ برہما نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ میں اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار برساتی تھی۔ اور درخت کہے کہ میں پھول برساتا تھا۔ ایسی گواہی دو گے تو میں تم کو منزل پر پہنچاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جھوٹی گواہی نہیں دیں گے۔ تب برہما خفا ہو کر بولا کہ اگر گواہی نہیں دو گے تو میں تم کو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں۔ تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دیں گے۔ تب تینوں نیچے کی طرف چلے۔ وشنو پہلے ہی آ گیا تھا۔ برہما بھی آ پہنچا (اس نے) وشنو سے سوال کیا کہ تو نے حد معلوم کی ہے یا نہیں؟ تب وشنو بولا کہ مجھ کو اس کی حد نہیں ملی۔ برہما نے کہا کہ میں پتہ لے آیا ہوں۔ وشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونوں لنگ کے سر پر تھے۔ تب لنگ میں سے آواز آئی (اور اس نے) اول درخت کو بد دعا دی کہ چونکہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیرا پھول مجھ پر یا کسی اور دیوتا پر دنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا اور جو کوئی چڑھائے گا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] دو دیویہ ہزار برس برہما دن کا نام ہے اس کی تشریح آٹھویں سملاس کے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھ لو۔

۳۷ (سوال) پُرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں یا کوئی سچی بھی ہے؟

پُرانوں میں بہت سی باتیں جھوٹی اور تھوڑی سی سچی ہیں۔ جو سچی ہیں وہ وید آدی شاستروں کی ہیں۔ پُرانوں کے گپوڑوں کا نمونہ۔

(جواب) بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھنّا کشر نیائے (مشل گھن سے الفاظ بن گیا) سے سچی بھی ہے۔ جو سچی ہے وہ وید وغیرہ ستیہ شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وے ان پوپوں کے پران روپ گھر کی ہیں۔ جیسے شِو پُران میں شیووں نے شِو کو پرمیشور مان کر وشنو، برہما، اندر، گنیش اور سُورج وغیرہ کو اُن کے غلام قرار دیا ہے۔ وشنوؤں نے وشنو پُران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شِو وغیرہ کو وشنو کا غلام (قرار دیا ہے)

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شِو، وشنو وغیرہ کو اُس کا غلام بنایا۔ گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان سمپردائی (فرقہ والے) لوگوں کی نہیں تو کس کی ہے؟ جب ایک آدمی کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس میں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری جھوٹی اور اگر تیسری کو سچی مانیں تو باقی سب جھوٹی ہو جاتی ہیں۔ شِو پُران والے نے شِو سے، وشنو پُران والوں نے وشنو سے، دیوی پُران والے نے دیوی سے، گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے، سُورج پُران والے نے سُورج سے اور وایو پُران والے نے وایو سے دُنیا کی پیدائش (اور) پرلے لکھ کر پھر ہر ایک سے دُنیا کے ایک ایک سبب یعنی خلقت کی پیدائش لکھی ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش قیام اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا (ہو سکتا) اور جو پیدا ہونے والی چیز ہے وہ جہان کی علت کبھی ہو سکتی ہے؟ تو صرف چپ رہنے کے بدون کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے۔ اور ان سب کے جسم کی پیدائش بھی اُن سے ہوئی ہوگی پھر وے خود مخلوق اور محدود ہونے کے باعث دُنیا کی پیدائش کے کرنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں؟

اور پیدائش بھی عجیب عجیب طور سے مانی ہے جو کہ بالکل ناممکن ہے۔ جیسے:-

شِو پُران میں شِو نے خواہش کی کہ میں دُنیا کو پیدا کروں تو ایک نارائن نامی تالاب کو پیدا کر کے اُس کے ناف سے کنول۔ کنول میں سے برہما پیدا کیا۔ اُس نے دیکھا کہ سب پانی ہی پانی ہے (اُس نے) ایک چُلّو پانی اُٹھا دیکھ پانی میں ٹپک دیا۔۔ اُس سے ایک

(نوٹ صاحب مترجم) لے جہاں فقرے پر علامت لگ جائے وہاں اُس کے اوپر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بن جاتی ہے۔ اُسے دیکھ کر کوئی کہہ اُٹھے کہ یہ کسی نے لکھا ہوا ہے۔

وغیرہ کا پیدا ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ حیف ہے ان لوگوں کی بناوٹ ہوئی اس سخت ناممکن لیلا پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔ بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وہ اندھے پوپ اور بیرونی اندرونی پھوٹی آنکھوں والے اُن کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!!! ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم ہی میں ضائع ہو گئے؟ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہیں گئے؟ کیونکہ وہ ان گناہوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا۔

۵ ۔ (سوال) ان باتوں میں اختلاف نہیں آ سکتا کیونکہ "جس کا بیاہ اُسی کے گیت"

مارکنڈے پران اور پوپ دیو کی تصنیف کردہ بھاگوت پران کی گپوں کا نمونہ

جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور دوسروں کو غلام۔ جب شو کے گن گانے لگے تب شو کو پرمیشور دوسرے کو غلام بنا دیا۔ اور پرمیشور کی مایا لامحدود ہے سب کر سکتا ہے انسان سے پیدا ہونا کیسے پرمیشور کر سکتا ہے؟ دیکھو! بغیر علت اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اُس میں کونسی بات ناممکن ہے؟ جو کرنا چاہے سو سب کر سکتا ہے۔

(جواب) ارے بھولے لوگو! بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اُس کو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابل مذمت یا اُس کو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے؟ کہو پوپ جی تم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھکر گپی (لاف زن) ہو یا نہیں؟ کہ جس کے پیچھے لگو اسی کو سب سے بڑا بناؤ اور جس سے مخالفت کرو اس کو سب سے ادنےٰ ٹھیراؤ تمکو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب؟ بلکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ مایا (دھوکا) انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکے باز فریبی ہیں انہیں کو مایا والے کہتے ہیں۔ پرمیشور میں مکر و فریب وغیرہ عیب نہونے سے اُس کو مایا والا نہیں کہہ سکتے۔ اگر آغاز آفرینش میں کشیپ اور کشیپ کی عورتوں سے چوپائے۔ پرندے۔ سانپ۔ درخت وغیرہ ہوتے ہوتے تو آجکل بھی ویسی اولاد کیوں نہیں ہوتی؟ پیدائش کا سلسلہ جو پہلے لکھ آئے ہیں وہی درست ہے۔
اور قیاس پڑتا ہے کہ پوپ جی یہیں سے دھوکا کھا کر بکے ہوں گے۔

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ श॰ ७ । ५ । १ । ५ ॥

شت پتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں۔

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति ॥ निरु॰ अ॰ २ । खं॰ ॥

عالم کے صانع پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی۔

اُس کا ستیاناس ہو گا۔ کاشی کو بددعا دی کہ جس ہونٹھ سے تو جھوٹ بولی ہے اُسی سے برا (گندی شئے) کھایا کریگی۔ تیرے موتھ کی پرستش کوئی نہیں کریگا لیکن دُم کی کرینگے اور برھما کو بددعا دی کہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دُنیا میں کہیں نہ ہوگی + اور وشنو کو ور[۱] دیا کہ چونکہ تو سچ بولا ہے اسلئے تیری پرستش سب جگہ ہوگی۔ پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی اُس (التعریف) سے خوش ہو کر اس لنگ میں سے ایک جٹا جوٹ صورت نکل آئی اور کہنے لگی کہ تم کو بیٹے خلقت پیدا کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ (تم) جھگڑے میں کیوں پڑ گئے؟ برھما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں۔ تب مہادیو نے اپنے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا (اور کہا) کہ جاؤ اس میں سے سب خلقت پیدا کرو وغیرہ وغیرہ + بھلا کوئی ان پُرانوں کے بنانے والوں سے پوچھے کہ جب ذرات اور پانچ مہا بھوت (عناصر) بھی نہیں تھے تو برھما۔ وشنو۔ مہادیو کے جسم۔ پانی۔ کمل۔ لنگ۔ کاشی اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے باپا کے گھر میں سے آگرے؟ +

ویسے ہی بھاگوت میں (لکھا ہے) وشنو کی ناف سے کنول۔ (پھول پیدا ہوا) (اور) اُس (کنول) سے برھما اور برھما کے دہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوائمبھو اور بائیں انگوٹھے سے ست روپا رانی۔ ماتھے سے رودر۔ اور مریچی وغیرہ دس لڑکے (پیدا ہوئے) اُن سے دس پرجاپتی (ہوئے اور) اُن کی تیرہ لڑکیوں کی بیاہ شادی کا کشیپ سے (ہونا لکھا ہے) اُن میں سے دِتی کے بطن سے دَیت۔ دنو کے بطن سے دانو۔ ادتی کے بطن سے آدتیہ۔ ونتا کے بطن سے پرندے۔ کدرو کے بطن سے سانپ۔ سرما کے بطن سے کتے۔ شغال وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ گدھے۔ بھینسے۔ گھاس پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے + واہ رے واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا! تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ محض اندھا ہی بن گیا + عورت مرد کے حیض اور منی کے اتصال سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانونِ قدرت کے خلاف۔ چارپائے پرندے۔ سانپ وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور ہاتھی اونٹ شیر کتے۔ گدھے اور درخت وغیرہ کو عورت کے رحم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ کہاں ہو سکتی ہے؟ اور شیر وغیرہ پیدا ہو کر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے؟ اور انسانی جسم سے حیوان۔ پرند۔ درخت

(نوٹ منجانب مترجم) [۱] ور یعنی دُعائے خیر۔

صفت ہونے سے رجسیہ بھی دوبارہ ہے جب بُنیادی شلوک کے معنی یہ ہیں تو کتاب کے معنی کیوں نہیں؟ برہما جی کو ور (نیک دعا) دیا کہ

भवान् कस्यचित्कल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित ॥

भाग० स्कं० २ । अ० ९ । श्लोक ३६ ॥

آپ کلپ (یعنی سرشٹی) اور وکلپ (یعنی پرلے) میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہ پڑوگے۔ ایسا لکھ کر پھر دسویں سکندھ میں موہ بس ہو کر بچھڑا چرایا۔ ان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں ۔

جب بیکنٹھ (جنت) میں رغبت۔ نفرت۔ غصہ۔ حسد۔ تکلیف نہیں ہے تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازہ پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ ہی نہیں اُس وقت جے۔ وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ انہوں نے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا؟ اس پر بغیر قصور شاپ (بددعا) ہی نہیں لگ سکتا۔ جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں زمین ہوگی۔ آکاش۔ ہوا۔ آگ اور پانی ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور پانی کس کے سہارے تھے۔ پھر جے۔ وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج! پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے؟

انہوں نے اُن سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کروگے تو سات جنم اور جو مخالفت سے عبادت کروگے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کروگے۔ اس میں سوچنا چاہیئے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے۔ اُن کی حفاظت اور مدد کرنا نارائن کا فرض تھا۔ اگر کسی کے نوکروں کو (کوئی) بلا قصور تکلیف دے (اور) انکو آقا سزا نہ دے تو اُس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کریگا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر (کرتے) اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے۔ کیونکہ انہوں نے اندر آنے کے لیے اصرار کیوں کیا۔ اور نوکروں سے کیوں لڑے؟ شاپ دیا۔ اُن کے بدلے سنک وغیرہ کو زمین پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا۔ جب اتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اُس کے پیرو جو ویشنو کہاتے ہیں اُن کی جس قدر ذلت ہو اتنی تھوڑی ہے ۔

پھر وہ ہرنیاکش اور ہرنیکشیپ پیدا ہوئے اُن میں سے ہرنیاکش کو براہ (سؤر) نے مارا۔ اُس کی کتھا اس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دھر سو گیا۔ وشنو نے سؤر کی شکل بنا کر اُس کے سر کے نیچے سے زمین کو منہ

"पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः"

جو علم سے مبرّا ہو کر ساکن اور متحرک عالم سب روحوں اور اُنکے اعمال اور تمام علوم کو بخوبی دیکھتا یعنی جانتا ہے اور

"आद्यन्तविपर्ययश्च"

اس مہابھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف اخیر میں اور اخیر کا حرف شروع میں آنے سے (لفظ) پشیک سے کشیپ بن گیا ہے۔ اس کے معنی نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائیگاں کھو دی +

جیسے مارکنڈے پُران کے دُرگا پاٹھ میں دیوتاؤں کے جسموں سے نور نکل کر ایک دیوی بنی اُسنے ہی تمام شہر کو مارا (اور) رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اُس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہان میں رکت بیج کا بھر جانا۔ اور خون کی ندی کا بہہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں + جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا تھا تو دیوی دیوی کا شیر اور اُس کی فوج کہاں پر رہی تھی؟ اگر کہو کر دیوی سے دُور دُور رکت بیج تھے تو پھر تمام جہان رکت بیج سے نہیں بھرا ہوگا؟ اگر بھر جاتا تو چوپائے - پرندے - انسان وغیرہ متنفس - تری خشکی - مگرمچھ کچھوے مچھلی وغیرہ نباتات وغیرہ درخت کہاں رہتے؟ یہاں پر یہی یقین جانو کہ دُرگا پاٹھ بنانے والے کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہونگے!!! دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اُڑا دیا جس کا کوئی حد و حساب نہیں ہے۔

اب جس کو "شریمد بھاگوت" کہتے ہیں اُس کی لیلا سنو۔ برہما جی کو نارائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اپدیش کیا۔

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञानसमन्वितम्।

सरहस्यं तदङ्गं च गृहाण गदितं मया॥ भा॰ स्कं॰ २।

अ॰ ९। श्लोक ३०

اے برہما جی! تو میرا پرم گوہیہ (نہایت راز والا) گیان جو وگیان (علم حقیقی) اور رہسیہ یکت (راز سے پُر) اور دھرم ارتھ کام موکش کا جُز ہے اُسی کو مجھ سے حاصل کر۔ جب وگیان یکت گیان کہا تو پرم یعنی گیان کی صفت رکھنی فضول ہے اور گوہیہ

جنم میں بیکنٹھ میں گئے کاور سے کا وک کا تھا کیا اُس کو تہارا نارائن مقبول گیا ؟ بھاگوت کے حساب سے پرتھا پرجاپتی - کشیپ - ہرنیا کشش اور ہرنیہ کشیپ چوتھی پُشت میں ہوتا ہے - ایسی پُشت پر ہاوی تو ہوں تھی نہیں - پھر ایسی بڑی سمگتی (نجات) کو گئے پھر ہرنیا کشپ یہ سمجھی کی بات ہے - اور پھر وہ ہی ہرنیا کشش ہرنیہ کشیپ - راون - کمبھ کرن - پھر ششو پال - دنت وکر - پیدا ہوئے تو بیکنٹھ کا ور کہاں اڑ گیا ؟ ایسی پاگل پن کی باتیں پاگل کرتے سنتے اور مانتے ہیں عالم نہیں ؂

پوتنا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو -

रथेन वायुवेगेन ॥ भा० स्कं० १० । अ० ३८ । श्लोक २८ ॥

जगाम गोकुलं प्रति ॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लो० २४ ॥

اکرور جی کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور چار میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے - شاید گھوڑے بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے یا راستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکرور جی آکر سو گئے ہونگے ؟ پوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے - متھرا اور گوکل کے درمیان میں اُسکو مار کر شری کرشن جی نے ڈال دیا - اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور واسدیو جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا ؂

اور اجامل کی حکایت سراسر بے معنی لکھی ہے - اُس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام "نارائن" رکھا تھا - مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن (خدا) کود پڑے - کیا نارائن اُس کے دل کے خیال کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھکو نہیں - اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن (یاد) کرنے والوں کے دُکھ چھڑانے کو کیوں نہیں آتے ؟ - اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کر کے کیوں نہیں چھوٹ جاتے ؟ ایسا ہی جیوتش شاستر کے خلاف سمیرو پہاڑ کا اندازہ لکھا ہے اور پریہ برت راجہ کے رتھ کے پہیئے کے خط سے

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ قصہ یہ ہے کہ اجامل بڑا پاپی تھا - اُس کے بیٹے کا نام نارائن تھا اُس اس کو آواز دی - نارائن نامی خدا دھوکے میں پڑ گیا کہ مجھے پکارتا ہے ؂

میں رکھ لیا۔ وہ اٹھا۔ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ براہ نے ہرنیاکش کو مار ڈالا۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زمین گول ہے یا چپٹی کی مانند؟ تو کچھ نہ کہہ سکیں گے۔ کیونکہ پرانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہیں۔ بھلا جب لپیٹ کر سرہانے رکھ لی (تو) آپ کس پر سوئے؟ اور براہ جی کس پر قدم دھر کر دوڑ آئے؟ زمین تو براہ جی نے منہ میں رکھ لی پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر لڑے؟ وہاں تو اور کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی۔ شاید بھاگوت وغیرہ پران بنانے والے پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے ہوں گے؟ لیکن پوپ جی کس پر سوئے ہوں گے؟ یہ بات "جیسے گپی کے گھر گپی آئے بولے گپی جی" جب جھوٹ بولنے والوں کے گھر میں دوسرے گپی لوگ آتے ہیں پھر اس قسم کی گپ مارنے میں کیا کمی ہے ۞

اب رہا ہرنیہ کشیپ۔ اس کا جو لڑکا پرہلاد تھا۔ وہ بھگت ہوا ہے اس کا باپ جب اس کو پڑھانے کو پاٹھ شالا (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ استادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی پر رام رام لکھ دو۔ جب اس کے باپ نے سنا تو اس کو کہا کہ تو ہمارے دشمن کا بھجن (عبادت) کیوں کرتا ہے؟ لڑکے نے نہ مانا۔ تب اس کے باپ نے اس کو باندھ کر پہاڑ سے گرایا۔ کوئیں میں ڈالا لیکن اس کو کچھ نہ ہوا۔ تب اس نے ایک لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے اس سے کہا کہ اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو تو اس کو پکڑنے سے نہ جلیگا۔ پرہلاد پکڑنے لگا دل میں شک ہوا کہ جلنے سے بچوں گا یا نہیں؟ نارائن نے اس ستون پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلا دی۔ اس کو یقین ہو گیا (اور جھٹ ستون کو جا پکڑا) وہ ستون پھٹ گیا اس میں سے نرسنگھ نکلا جس نے اس کے باپ کو پکڑ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا بعد ازاں پرہلاد کو لاڈ سے چاٹنے لگا۔ پرہلاد سے کہا ور مانگ۔ اس نے اپنے باپ کی سدگتی (نجات) ہونی مانگی۔ نرسنگھ نے ور دیا کہ تیرے اکیس پشت سدگتی کو گئے۔ اب دیکھئے! یہ بھی دوسرے گپوڑے کا بھائی گپوڑہ ہے۔ کسی بھاگوت سننے یا سنانے والے کو پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گراوے تو کوئی نہ بچاوے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے۔ پرہلاد کو اس کا باپ پڑھنے کے لئے بھیجتا تھا تو کیا برا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی[1] ہونا چاہتا تھا۔ جلتے ہوئے ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور پرہلاد مس کرنے سے نہ جلا اس بات کو جو شخص سچی مانے اس کو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا چاہئے۔ اگر یہ نہ جلے تو جانو وہ بھی نہ جلا ہوگا۔ اور نرسنگھ بھی کیوں نہ جلا؟ پہلے تیسرے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] بیراگی اس فرقہ کو کہتے ہیں کہ جو رام نام کا جاپ ہی نجات کا وسیلہ سمجھتے اور نوشت وخواند کے دشمن ہیں ۞

सुतार्थं द्रौणिविभवलब्धानाद्यापदावनम्।
भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३ ॥
श्रोतुः परीक्षितो जन्मधृतराष्ट्रस्य निर्गमः।
कृष्णमर्त्यत्यागसूचा ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥
इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायार्थः क्रमात् स्मृतः।
स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५ ॥
इति वैराग्ये दार्ढ्योक्तौ प्रोक्ता द्रौण्यादिविजयादयः।
इति प्रथमः स्कन्धः ॥ १ ॥

اسی طرح بارہ سکندھوں کی فہرست مفصّل بھی اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر ہیمادری وزیر کو دی۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ بوپ دیو کی بنائی ہوئی ہیمادری کتاب میں دیکھ لے۔ اسی طرح دیگر پُرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہئے لیکن اُنیس بیس اکیس (یعنی) ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں +

دیکھو! شری کرشن جی کی تواریخ مہابھارت میں نہایت عمدہ ہے اُن کے اوصاف افعال اور عادات اور کام آپت[1] پُرشوں کی مانند ہیں جس میں کوئی بات کبھی ادھرم کی کارروائی (یعنی) شری کرشن جی نے پیدائش سے موت تک بُرا کام کچھ بھی کیا ہو ایسا نہیں لکھا اور اس بھاگوت کے مصنف نے تو واجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری (کے الزام) لگائے اور کبجا باندی سے بدفعلی کرنا اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب شری کرشن جی پر لگائے ہیں۔ اس کو پڑھ پڑھا سن سنا کر دیگر مذاہب والے شری کرشن جی کی بہت سی مذمت کرتے ہیں + اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا تو شری کرشن جی جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیونکر ہوتی ؟ +

شِو پُران میں بارہ نورانی لنگوں (کا ذکر ہے) کہ جن میں روشنی کا نشان بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے میں نظر نہیں آتے۔ یہ سب لیلا پوپ جی کی ہے +

نوٹ مترجم [1] آپت کی تعریف کے لئے دیکھو نمبر ۲ سمولاس

مشہور ہوئے ۔ اُن پاس گرو دیو جی زمین ہے ۔ اِس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جس کا کچھ حد حساب نہیں ۔

یہ بھاگوت بوپ دیو کی تصنیف ہے جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا ہے ۔ دیکھو! اُس نے یہ شلوک اپنی بنائی "ہماوری" نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شریمد بھاگوت پُران میں نے بنایا ہے ۔ اُس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے ۔ اُن میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہے ۔ اُس ورق کے شلوکوں کا جو مطلب تھا اُس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ ہماوری کتاب میں دیکھ لے ۔

हिमाद्रेः सचिवस्यार्थे सूचना क्रियतेऽधुना ।

स्कन्धाऽध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः ॥ १

श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम् ।

विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोऽन्वितम् ॥ २ ॥

اسی قسم کے گم شدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر ہماوری نے بوپ دیو پنڈت سے کہا کہ مجھکو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے کل سننے کی فرصت نہیں ہے ۔ اس لئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو ۔ جس کو دیکھ کر میں شریمد بھاگوت کی کتھا کو مختصر طور پر سمجھ جاؤں ۔ پس مندرجہ ذیل فہرست مضامین اس بوپ دیو نے بنائی ۔ اُس میں سے اُس گم شدہ ورق کے ساتھ دس شلوک گم ہو گئے ۔ گیارھویں شلوک سے لکھتے ہیں ۔ یہ مندرجہ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں ۔

बोधयन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः ।

पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु ॥ ११ ॥

प्रश्नावताराऽयोश्च व्यासस्य निर्वृतिः कृतात् ।

नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म च ॥ १२ ॥

لہ ایک یوجن چار کوس کا ہوتا ہے ۔

मुण्डकं षट्:" — شنکر (کا منتر) (۶)

"यज्ञोदेवी रविष्ठय॰" ।७।

سنیچر (کا منتر) (۷)

"कदा नवित्र शामुघं" ।८।

راہو (کا منتر) (۸)

"केतुं कुथवत्र कितवे" ।९।

اس کو کیتو کی کنڈیکا کہتے ہیں۔ (۹)

(۱) [आद्यकर्म] یہ سورج لوک یعنی تیل (کے بارہ میں ہے)۔

(۲) دوسرا راج گن[1] کا بیان کرتا ہے۔

(۳) تیسرا آگ (کے بارہ میں ہے)

(۴) چوتھا سنیاسی[2] (کے بارہ میں ہے)

(۵) پانچواں عالم (کی صفات کے بارہ میں ہے)

(۶) چھٹا ستی اور خوراک (کے بارہ میں ہے)

(۷) ساتواں۔ پانی۔ ہوا اور پرمیشور (کے بارہ میں ہے)

(۸) آٹھواں۔ دوست (کے بارہ میں ہے)

(۹) نواں۔ گیان کے حاصل کرنے کا بتانے والا منتر ہے۔ گرہوں کو ظاہر کرنے والے نہیں۔

(لوگ) معنی نہ جاننے کے باعث وہم و واہمات میں پڑے ہوئے ہیں۔

گرہوں کے پھل کی لیلا کی تردید — ۸۷۔ (سوال) گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں؟

[1] (فٹ مترجم) راج گن سے مراد راجا کے اوصاف کی ہے۔

[2] جو یگ کرنے والا ہو اسکو سنیاسی کہتے ہیں۔

۱۲۸ (سوال) جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب سمرتی۔ جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ رہی تب شاستر۔ جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ رہی۔ تب پران بنائے۔ صرف عورت اور شودروں کے لئے کیونکہ ان کو وید پڑھنے سننے کا استحقاق نہیں ہے۔

کل نوع انسان کو وید کے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے کا استحقاق ہے۔

(جواب) یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے اور وید پڑھنے سننے کا استحقاق سب کو ہے۔ دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں (کا حال) اور چھاندوگیہ میں (ذکر ہے کہ) جانشروتی شودر نے بھی (وید) رَیکمنی کے پاس پڑھا تھا۔ اور یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے منتر دوم میں صاف لکھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا استحقاق کل نوع انسان کو ہے۔ پھر جو ایسی ایسی جھوٹی کتب بنا کر لوگوں کو سچی کتب سے منحرف (کر کے) دام میں پھنسا اپنی مطلب براری کرتے ہیں وہ کیوں گنہگار نہیں؟

دیکھو گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے کہ جس نے بے علم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے

لوگوں نے جن منتروں سے گرہوں کی لیلا پھیلا رکھی ہے در اصل وہ منتر گرہوں کی لیلا کے متعلق نہیں ہیں۔

"आकृष्णेन रजसा०" । १ ।

سورج کا منتر (۱)

"इमं देवा असपत्नं सुवध्वम्" । २ ।

چاند کا منتر (۲)

"अग्निर्मूर्धा दिवः ककुत्पतिः" । ३ ।

منگل کا منتر (۳)

"उद्बुध्यस्वाग्ने" । ४ ।

بدھ کا منتر (۴)

"बृहस्पते अति यदर्यो" । ५ ।

برہسپتی کا منتر (۵)

اس کو بس میں کر کے خواہ کتنی دولت لے لیا کرو۔ بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو؟ تم کو دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضگی پر تکھشن (ظاہرا) دکھلاؤ + جس کو آٹھواں سورج چاند اور دوسرے کو تیسرا ہو۔ اُن دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتے پہنے تپتی ہوئی زمین پر چلاؤ۔ جس پر خوش ہیں اُن کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں اُن کے جل جانے چاہئیں نیز پوس کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر پورنماسی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ منحوس اور سعید ہوتے ہیں + کیا تمہارے گرہ رشتہ دار ہیں؟ کیا تمہاری ڈاک یا تار گرہوں کے پاس آتی جاتی ہے۔ یا تم اُن کے یا وے تمہارے پاس آتے جاتے ہیں؟ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجا یا دولت مند کیوں نہیں بن جاتے؟ یا دشمنوں کو اپنے بس میں کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ ناستک وہ ہوتا ہے جو وید اور ایشور کے حکم سے وید کے خلاف پوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم کو گرہ دان نہ دے تو جس پر گرہ ہے وہ (خود) گرہ دان کو بھوگے تو کیا فکر ہے؟ اگر تم کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں غیر کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ اگر ٹھیکہ لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر میں بلا کر جل مرو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ گرہ بے جان ہیں وے نہ کسی کو تکلیف اور نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو۔ کیونکہ گرہ لفظ کے معنی بھی تم ہی پر گھٹتے ہیں۔

ये गृहस्थिते ग्रहाः

جو پکڑتے ہیں اُنکا نام گرہ ہے۔ جب تک تمہارے قدم راجا۔ رئیس۔ سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو نو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی۔ جب تم ظاہرا مجسم سورج سنیچر وغیرہ اُن پر جا چڑھتے ہو تب بغیر گرہن کئے اُنکو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو اُس کی مذمت ناستک (دہریہ) وغیرہ کہتے ہوئے پھرتے ہو +

۷۹ (نیو پ جی) دیکھو! جوتش کا ظاہری نتیجہ آکاش میں رہنے والے سورج۔ چاند اور راہو۔ کیتو کے سنجوگ روپ گرہن کو پہلے ہی کہہ دیتے ہیں۔ جیسا یہ ظاہر ہوتا ہے ویسا گرہوں کا بھی نتیجہ ظاہرا ہوتا ہے۔

گرہن کا معلوم کر لینا علم حساب کا نتیجہ ہے اور گرہوں کو رنج و راحت کا باعث جاننا جہالت سے رنج و راحت گرہوں کا ثمرہ نہیں بلکہ کرموں کا۔

(جواب) جیسا پوپ لیلا کا ہے ویسا نہیں - بلکہ جیسے سورج چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا رتو وقت[1] کال چکر کا صرف تعلق ہونے سے اپنی مزاج کے مطابق یا مخالف سکھ یا دکھ کا باعث ہوتے ہیں - لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ "سنو مہاراج سیٹھ جی! یجمانو تمہارے آج آٹھواں چاند سورج وغیرہ منحوس گھر میں آئے ہیں - اڑھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آیا ہے - تم کو بڑی مشکل سامنے آئیگی - گھر بار چھڑا کر پردیس میں گھما ئیگا - لیکن اگر تم گرہوں کا دان - جپ - پاٹھ - پوجا کراؤگے تو تکلیف سے بچوگے"۔

ان سے کہنا چاہیئے کہ سنو پوپ جی! تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے گرہ کیا چیز ہے؟ -

(پوپ جی)

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवताः।

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीनास्तस्माद् ब्राह्मणदैवतम्॥

دیکھو کیسا حوالہ ہے - دیوتاؤں کے تابع سارا جہان - منتروں کے تابع سب دیوتا اور وے منتر برہمنوں کے بس میں ہیں - اس لئے برہمن دیوتا کہلاتے ہیں - کیونکہ (اگر ہم) چاہیں تو اس دیوتا کو منتر کے زور سے بلاتے خوش کر کے مطلب پورا کرانے کا ہمارا ہی اختیار ہے - اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تمہارے سے ویسے ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے ٭

راست گو :- جو چور - ڈاکو - بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہوں گے؟ دیوتا ہی اُنسے بُرے کام کراتے ہونگے؟ اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور راکھشسوں میں کچھ فرق نہ رہے گا - جو تمہارے بس میں منتر ہیں اُن سے تم چاہو سو کرا سکتے ہو تو اُن منتروں سے دیوتاؤں کو بس کر راجاؤں کے خزانے اُٹھوا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھے چین کیوں نہیں اُڑاتے؟ گھر گھر میں سنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایہ[2] دان لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو؟ اور جس کو تم کبیر[3] مانتے ہو

---

[1] موسموں کی تبدیلی کی طرح زمانہ کی گردش کو رتو وقت کال چکر کہتے ہیں - (مترجم)

[2] نوٹ مترجم پوپ لوگ ایک برتن میں گھی ڈال کر اس میں اپنی شکل کو دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے عمر بڑھتی ہے - وہ گھی جس میں منہ دیکھا گیا ہے - چھایہ دان کہلاتا ہے ٭

[3] دولت کے دیوتا کو پوپ لوگ کبیر مانتے ہیں ٭ مترجم

جس کو تم دھرم دوار - ترونی مان کر جنم پتر (زائچہ) بناتے ہو اُسی وقت میں کرۂ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو (یہ کہنا) جھوٹ ہے اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرۂ زمین پر دوسرا شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا؟ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہماری پیٹ بھرنے کی ہے اس کو کوئی مان سکتا ہے۔

۱۸ (سوال) کیا گروڑ پران بھی جھوٹا ہے؟

گروڑ پران کی گپوں کی تردید

(جواب) ہاں جھوٹا ہے۔

(سوال) پھر مرے ہوئے جیو کی کیا گتی (حالت) ہوتی ہے؟

(جواب) جیسے اُس کے کرم (اعمال) ہیں۔

(سوال) جو یم راج راجہ، چترگپت وزیر، اُس کے بڑے خوفناک دوت کاجل کے پہاڑ کی مانند جسم والے جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گناہ و ثواب کے مطابق دوزخ یا بہشت میں ڈالتے ہیں۔ اس کے لئے دان، پُن، شرادھ، ترپن، گئودان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے کرتے ہیں یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں؟

(جواب) یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں اُن کا دھرم راج، چترگپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں اگر وے یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ماننا چاہیئے تاکہ وہاں کے منصف اُنکا انصاف کریں۔ اور پہاڑ کی مانند یم کے نوکروں کے اجسام ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے؟ اور مرنے والے جیو کو لینے میں چھوٹے دروازہ میں اُن کی ایک انگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک گلی میں کیوں نہیں رُک جاتے؟ جو کہو کہ وے لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ڈھیر پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے؟ جب جنگل میں آگ لگتی ہے تب ایکدم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں۔ انکو پکڑنے کے لئے بیشمار یم کے نوکر آویں تو وہاں اندھیرا ہو جانا چاہیئے اور جب آپس میں جیووں کو پکڑنے کو دوڑیں گے تب کبھی اُن کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں گے۔ تو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیاں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے اُن کے بڑے بڑے ٹکڑے گروڑ پران کے سننے سنانے والوں کے صحن میں گر پڑیں گے تو وے دب مریں گے یا گھر کا دروازہ یا سڑک رُک جائیگی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے؟

شرادھ، ترپن، پنڈ کا دینا۔ اُن مرے ہوئے جیووں کو تو نہیں پہنچتا البتہ مُردوں کے قائم مقام پوپ جی کے گھر، پیٹ اور ہاتھ میں پہنچتا ہے۔ جو ویترنی کے لئے گئو کا دان لیتے ہیں وہ تو پوپ جی کے گھر یا قصائی وغیرہ کے گھر میں پہنچتا ہے۔

دیکھو! امیر، غریب، راجہ، کنگال، سکھی، دُکھی، گرہوں ہی کا سے ہوتے ہیں؟

(راست گو) جو یہ گرہن روپ ظاہرا نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے۔ پھلت کا نہیں۔ جو علم ہندسہ ہے وہ سچا اور پھلت ودیا (یعنی گرہوں کے پھل بتلانے والی نجوم) قدرتی تعلقات کے نتائج کے علاوہ (سب) جھوٹی ہے۔ جیسے انولوم[1] حرکت مستقیم پرتی لوم (حرکت معکوس) گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت پر فلاں مقام میں اور فلاں حصے میں سورج یا چاند کا گرہن ہوگا جیسے

छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभाः ॥

(جس طرح) یہ سدھانت شرومنی کا قول رہے، اُسی طرح سوریہ سدھانت میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان میں چاند آ جاتا ہے تب سورج گرہن اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آ جاتی ہے تب چاند گرہن واقع ہوتا ہے یعنی چاند کا سایہ زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ سورج کے منور ہونے سے اُس کے سامنے سایہ کسی کا نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے منور سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ اُلٹا جاتا ہے ویسے ہی گرہن (کیفیات) میں سمجھو۔

(انسان) جو امیر، غریب، رعیت، راجا اور مفلس ہوتے ہیں وے اپنے اعمالوں کے سبب سے ہوتے ہیں گرہوں کے سبب سے نہیں۔ بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے علم حساب کے مطابق کرتے ہیں پھر اُن میں فساد (ہوتا اور) عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے۔ اگر پھل (اثر) سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا؟ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا اثر سُکھ دُکھ بھوگنے میں سبب نہیں (ہو سکتا)۔

بھلا گرہ آکاش میں اور زمین بھی آکاش میں (ایک دوسرے سے) بہت فاصلہ پر ہیں۔ اِن کا تعلق فاعل اور افعال کے ساتھ ظاہر نہیں۔ افعال اور اُن کے ثمرہ کا فاعل اور بھوگنے والا جیو اور اعمال کے نتائج بھگتانے والا پرمیشور ہے۔ اگر تم گرہوں کا اثر مانو تو اس کا جواب دو کہ جس لمحہ میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے

(نوٹ منجانب مترجم) [1] انولوم یعنی حرکت دائیں طرف۔

پرے ہٹ جی اِدھر آؤ۔ (پوپ جی) اچھا دودھ رکھ آؤں۔ (جاٹ جی) نہیں نہیں دودھ کی بٹلوہی اِدھر لاؤ۔ (پوپ جی) بیچارے جا بیٹھے اور بٹلوہی سامنے رکھ دی۔ (جاٹ جی) تم بڑے جھوٹے ہو۔ (پوپ جی) کیا جھوٹ کیا؟ (جاٹ جی) کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟ (پوپ جی) تمہارے باپ کے ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے۔ (جاٹ جی) اچھا تو تم نے وہاں ویترنی کے کنارے پر گائے کیوں نہ پہنچائی؟ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر باندھ بیٹھے۔ نہ جانے میرے باپ نے ویترنی میں کتنے غوطے کھائے ہوں گے؟ (پوپ جی) نہیں نہیں وہاں اِس دان کے ثواب کی طفیل دوسری گائے بن کر اُس کو اُتار دیا ہوگا۔ (جاٹ جی) ویترنی ندی یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟ (پوپ جی) تخمیناً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ اُنچاس کروڑ کوس زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں ویترنی ندی ہے۔ (جاٹ جی) اتنی دور سے تمہارا خط یا تار گیا ہو اُس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پُن (ثواب) کی گائے بن گئی۔ فلاں شخص کے باپ کو پار اُتار دیا تو دکھلاؤ۔ (پوپ جی) ہمارے پاس گرڈ پُران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسری کوئی نہیں۔ (جاٹ جی) اِس گرڈ پُران کو ہم سچا کیسے مانیں؟ (پوپ جی) جیسے سب مانتے ہیں۔ (جاٹ جی) یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے واسطے بنائی ہے۔ چونکہ باپ کو بجز اپنے لڑکوں کے کوئی عزیز نہیں (اس لئے) جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجے گا تب ہی میں ویترنی کے کنارے گائے پہنچا دوں گا اور اُن کو پار اُتار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو میں اور میرے بال بچے پیا کریں گے۔ لاؤ! دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی۔ گائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔ (پوپ جی) تم دان دیکر لیتے ہو تمہارا ستیاناس ہو جائیگا۔ (جاٹ جی) چپ رہو۔ ورنہ تیرہ دن دودھ کے بغیر جتنی تکلیف پہنچی پائی ہے اُس کی سب کسر نکال دوں گا۔ تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے۔

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں تو پوپ لیلا دُنیا میں نہ چلے۔ جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دس گاتر کے پنڈ دان سے دس اعضا بستیاں کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہو کر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یم دوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے۔ تیرھویں دن کے بعد آنا چاہئے۔ اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت۔ اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا۔

ویترنی پر تھا ہے نہیں جاتی پھر کس کی پونچھ پکڑ کر عبور کریگا اور ہاتھ تو یہاں ہی جلا یا
یا گاڑ دیا گیا پھر پونچھ کو کیسے پکڑے گا؟ یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے۔
ایک جاٹ تھا اُس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی اور بیس سیر دودھ دینے والی
تھی۔ دودھ اُس کا بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے منہ میں بھی پڑتا تھا۔ اُس کا
پروہت یہی خیال کر رہا تھا کہ جب جاٹ کا بوڑھا باپ مرنے لگے گا تب اِسی گائے کا سنکلپ
کراؤں گا۔ تھوڑے دنوں میں قضا کار اُس کے باپ کے مرنے کا وقت آ گیا۔ زبان بند
ہو گئی اور چارپائی سے زمین پر اُتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آ پہنچا۔ اُس وقت جاٹ
کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود ہوتے تھے تب پوپ جی نے پکارا کہ یجمان!
اب تو اِس کے ہاتھ سے گئو دان کرا۔ جاٹ نے دس روپیہ نکال باپ کے ہاتھ میں رکھ کر
کہا پڑھو سنکلپ! پوپ جی بولے واہ! واہ! کیا باپ بار بار مرتا ہے؟ اس وقت
تو ساکشات گائے کو لاؤ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہ ہو سب طرح سے اچھی ہو۔ ایسی گائے
کا دان کرانا چاہئے۔

(جاٹ جی) ہمارے پاس تو ایک ہی گائے ہے اُس کے بغیر ہمارے بال بچوں کا گذارہ
نہ ہو سکے گا اس لئے اُس کو نہ دوں گا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو۔ اور ان روپیوں
سے دوسری دودھ دینے والی گائے لے لینا۔

(پوپ جی) واہ جی واہ! تم اپنے باپ سے بھی گائے کو زیادہ عزیز سمجھتے ہو۔
کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں غرق کر کے دکھ دینا چاہتے ہو؟ تم اچھے سعادت مند
فرزند ہوئے؟ تب تو پوپ جی کی طرفدار تمام گھر والے ہو گئے۔ کیونکہ اُن سب کو پہلے
ہی پوپ جی نے بہکا رکھا تھا اور اُس وقت بھی اشارہ کر دیا۔ سب نے مل کر زبردستی اُسی گائے
کا دان اُسی پوپ جی کو دلا دیا۔ اُس وقت جاٹ کچھ بھی نہ بولا۔ اُس کا باپ مر گیا اور
پوپ جی بچھڑے سمیت گائے اور دوہنے کے برتن کو لے اپنے گھر میں آیا اور گائے
باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جا کر جلانے کا
کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی۔ بعد ازاں دس گاتر سپنڈی کرانے
وغیرہ میں بھی اس کو موندا۔ مہا برہمنوں نے بھی لوٹا اور بھکھووں نے بھی بہت سا
مال پیٹ میں بھرا یعنی جب سب کام ہو چکے تب جاٹ جس تس ادھر اُدھر سے دودھ
مانگ کر گذارہ کیا کرتا تھا۔ چودھویں دن علی الصباح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو
گائے دوہ کر بٹلوہی (برتن) بھر پوپ جی کے اُٹھنے کی تیاری تھی۔ اتنے ہی میں
جاٹ جی پہنچے اُس کو دیکھ پوپ جی بولے آیئے! یجمان بیٹھئے۔ (جاٹ جی) تم بھی

کالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایک دفعہ نہ کرے تو اُس کا دشمن بن جانا۔ اوپر سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کو پھسلا کر اپنی مطلب براری کرنا۔ رات دن بھیک مانگنے ہی میں مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشئی اشیا کھا پی کر بہت سا بیگانہ مال کھا جانا۔ پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ راہ راست کی مخالفت اور جھوٹے راستہ کی مطلب براری کے لئے پیروی کرنا۔ ویسے ہی اپنے چیلوں کو صرف اپنی ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا۔ سچے علوم وغیرہ کی اشاعت کے مخالف (بننا) اور دُنیا کے کاروبار یعنی عورت۔ مرد۔ ماں۔ باپ۔ اولاد۔ راجا۔ رعیت۔ عزیز اور دوستوں سے محبت کو ہٹانا یہ کہہ کر کہ سب فانی ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اس قسم کے خراب اُپدیش کرنا وغیرہ کہا تر ول (غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں ۔۔

اور جو برہمچاری۔ نفس کش۔ وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے۔ نیک سیرت۔ راست گو۔ سب کی بہتری کے خواہاں۔ باہمت فیاض۔ علم۔ دھرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے۔ دھرماتما۔ شانت۔ مذمت و تعریف میں خوشی غمی سے مبرا۔ بے خوف۔ پُرجوش۔ یوگی۔ عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام۔ اور پرمیشور کے صفات۔ افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے۔ انصاف پسند۔ غیر متعصب سچے اُپدیشک اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانے والوں کے ممتحن۔ کسی کی خوشامد نہ کریں۔ سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے۔ اپنے روح کی مانند دوسرے کا بھی راحت۔ رنج نفع و نقصان سمجھنے والے۔ جہالت وغیرہ آزار۔ ضد۔ ہٹ دھرمی تکبر سے پاک۔ آب حیات کی مانند بے عزتی۔ اور زہر کی مانند عزت کو سمجھنے والے۔ صابر۔ جو کوئی محبت سے جتنا دیوے اُتنے ہی پر قانع۔ ایک بار تنگدستی کی حالت میں مانگنے پر بھی نہ دیں یا منع کرنے پر بھی رنج یا بُرا خیال نہ کرنا۔ وہاں سے فوراً لوٹ جانا۔ اُس کی مذمت نہ کرنا۔ جو راحت میں ہوں اُن کے ساتھ دوستی۔ جو مصیبت زدہ ہوں اُن پر رحم۔ نیکوں سے خوش اور گنہگاروں سے مستغنی رہنا۔ راست خیال۔ راست گو۔ راست باز۔ مکر۔ حسد۔ کینہ سے مبرا۔ عالی دماغ۔ نکوکار۔ دھرم والے۔ اور بالکل بدچلنی سے مبرا۔ اپنے تن من دھن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے۔ دوسرے کے آرام کے لئے اپنی جان تک کو بھی دے دینے والے۔ اس قسم کی اوصاف حمیدہ والے شخص تر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت

۸۱ (سوال) سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی وہاں ملتا ہے اس لئے سب (قسم کے) دان کرنے چاہئیں ۔

> کیا پوراݨکوں کے سورگ سے یہ دنیا اچھی نہیں

(جواب) اُس تمہارے سورگ سے یہی جہان اچھا جس میں دھرم شالا ہیں ۔ لوگ دان دیتے ہیں ۔ عزیز دوست اور ذات میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں ۔ اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں ۔ تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا ایسے بے رحم ۔ کنجوس ۔ کنگال سورگ میں پوپ جی جا کر خراب ہوں ۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام ؟ ٭

۸۲ (سوال) جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مر کر جیو کہاں جاتا اور ان کا انصاف کون کرتا ہے ؟

> مر کر جیو یم لوک یعنی کرۂ ہوا میں جاتا ہے

(جواب) تمہارے گرُڑ پران کا کہا ہوا (یم) تو ناقابلِ تسلیم ہے ۔ لیکن جو وید میں کہا ہے (وہ درست ہے) ٭

यमेन वायुना सत्यराजन् ॥

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ ”یم“ نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر ہوا کے ساتھ انترکھش (خلا بالائے زمین) میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنے والا ۔ طرفداری سے مبرا پرمیشور ”دھرم راج“ ہے وہی سب کا انصاف کرتا ہے ٭

۸۳ (سوال) تمہارے کہنے کے مطابق گؤ سے دان وغیرہ دان (خیرات) کسی کو نہ دینا اور نہ کچھ خیرات و ثواب کرنا ایسا ظاہر ہوتا ہے ۔

> مستحق آدمیوں کو ضرور دان دینا چاہئے ۔

(جواب) یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے کیونکہ مستحق آدمیوں کو ۔ سب کی بھلائی کرنے والوں کو بھلائی کی خاطر سونا ۔ چاندی ۔ ہیرے ۔ موتی ۔ یاقوت ۔ اناج ۔ پانی ۔ مکان ۔ کپڑے وغیرہ کا دان ضرور دینا چاہئے ۔ لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے ٭

۸۴ (سوال) غیر مستحق اور مستحق کی صفت کیا ہے ؟

> کس طرح کے مستحق اور کیا طریقے غیر مستحق کے ہیں ۔

(جواب) جو فریبی ۔ مکار ۔ خود غرض ۔ عیاش ۔ شہوت ۔ غضب ۔ حرص ۔ دنیا کی محبت میں غلطاں ۔ دوسرے کو نقصان پہنچانے والے ۔ عیاشی کے پتلے ۔ دروغ گو ۔ جاہل ۔ بدصحبت رکھنے والے ۔ سست الوجود ۔ جو کوئی سخی ہو اُس سے بار بار مانگنا ۔ دھرنا مارنا ۔ انکاری جواب پا کر بھی اصرار سے مانگتے ہی جانا ۔ صبر نہ ہونا ۔ جو نہ دے اُس کی مذمت کرنا ۔ بددعا اور

مخالفت کرانے والی یہ کتابیں ہیں - انکا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ انکو ماننا جہالت ہے - دیکھو! شو پُران کے رو سے ترپودشی - سوموار - آدیتہ پُران کے رو سے اتوار - چندر کھنڈ کے رو سے سوم گرہ والے منگل بُدھ - جمعرات - جمعہ - سنیچر - راہو کیتو کی ویشنو ایکادشی - وامن کی دوادشی - نرسنگھ یا اننت کی چودس - چاند کی پورنماسی - دِگ پالوں کی دسمی - درگا کی نومی - وسوؤں کی اشٹمی - منیوں کی سپتمی سوامی کارتک کی ششٹی - ناگ کی پنچمی - گنیش کی چوتھ - گوری کی ترتیا - اشونی کمار کی دوتیا - آدیا دیوی کی پرتی پدا - اور پتروں کی اماوسیں - پُران کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو انسان ان دنوں اور تاریخوں میں کھائے پیئے گا وہ نرک (دوزخ) کو جائیگا + اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہئے کہ کسی دن یا کسی تاریخ کو کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو خوراک کھائی یا پانی پیا تو جہنمی ہوں گے + اب "نرنے سندھو" "دھرم سندھو" "ورت ارک" وغیرہ کتابیں جو کہ پاگل لوگوں کی تصنیف ہیں - اُن میں ایک ایک ورت (روزہ) کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے ایکادشی کو شیو - دشمی ویدھا - کوئی دوادشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں - یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی کرتے ہیں - جنہ ایکادشی کا برت جاری کیا ہے تو اُس میں اپنی خود غرضی ہی ہے - اور رحم کچھ بھی نہیں - وہ کہتے ہیں کہ -

एकादश्यामन्ने पापानि वसन्ति

جس قدر گناہ ہیں وے سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں - اس پوپ جی سے پوچھنا چاہئے کہ کس کے گناہ اُس میں رہتے ہیں؟ تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا ٹھہریں تو ایکادشی کے دن کسی کو تکلیف نہ ہونی چاہئے - ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا بھوک وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے - تکلیف گناہ کا ثمرہ ہے اس لئے بھوکے مرنا گناہ ہے + اس کا بڑا مہاتم بنایا ہے جس کی کتھا سُنا کر بہت ٹھگے جاتے ہیں + اُس میں ایک کتھا ہے کہ

برہم لوک میں ایک بیسوا تھی اُس نے کچھ گناہ کیا اُس کو بد دعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا - اُس نے التماس کی کہ میں پھر سورگ (بہشت) میں کیونکر آسکوں گی؟ اُس نے کہا جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل تجھے کوئی دیگا تب ہی تو سورگ میں آجائیگی - وہ غبارے سمیت کسی شہر میں گر پڑی - وہاں کے راجہ نے اس سے پوچھا

میں اناج - پانی - کپڑا - اور دوائی - پتھیہ (غذا) - مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں ٭

دان کرنے والے تین اقسام کے ہوتے ہیں -

۵۸ (سوال) داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

(جواب) تین قسم کے - اعلےٰ - میانہ اور ادنیٰ ٭ اعلےٰ سخی اُس کو کہتے ہیں جو مقام - وقت - اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی - اور دھرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی کے لئے دے - میانہ وہ ہے جو تعریف یا خود غرضی کے لئے خیرات کرے - اور ادنےٰ وہ ہے کہ اپنا یا بیگانہ کچھ فائدہ نہ کر سکے بلکہ (زناکاری رنڈی بازی) یا بھانڈ بھاٹوں وغیرہ کو دے - دیتے وقت بے حرمتی بے عزتی وغیرہ ناشائستہ حرکات کرے - مستحق غیر مستحق میں کچھ بھی تمیز نہ کرے - بلکہ "سب اناج بارہ پنسیری" کے بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی (کرے) دوسرے نیک سیرتوں کو تکلیف دیکر زنا بازی و آسائش کے لئے خیرات کیا کرے وہ ادنےٰ (قسم کا) سخی ہے - یعنی جو جانچ پڑتال کر عالم دھرماتماؤں کی عزت کرے وہ اعلےٰ اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں اپنی تعریف (کا خیال) ہو اُسکو میانہ - اور جو اندھا دھند بلا تمیز بیفائدہ دان دیا کرے وہ ادنےٰ سخی کہلاتا ہے ٭

۵۹ (سوال) خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ہوتے ہیں یا عاقبت میں؟

دان کا پھل سب جگہ ملتا ہے اور پرمیشور پھل دینے والا ہے -

(جواب) سب جگہ ہوتے ہیں ٭

(سوال) خود بخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے ٭

(جواب) ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خود بخود قید خانہ میں جانا نہیں چاہتا - راجہ اُس کو ضرور بھیجتا ہے - دھرماتماؤں کے سُکھ کی حفاظت کرتا بھگتاتا - رہزن وغیرہ سے بچا کر اُن کو آرام میں رکھتا ہے - ویسے ہی پرمیشور سبکو گناہ و ثواب کے دُکھ اور سُکھ روپ پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگتاتا ہے ٭

۶۰ (سوال) جو یہ گرڑ پُران وغیرہ کتابیں ہیں وید کے مدعا یا وید کی تائید کرنے والی ہیں یا نہیں -

گرڑ پُران وغیرہ سب پُران اور تنتر گرنتھ وید کے برخلاف ہیں

(جواب) نہیں - بلکہ وید کے مخالف اور برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں - جیسے کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پُران اور تنتر کے ماننے والا انسان ہوتا ہے کیونکہ ایک دوسرے سے